مکمل ناول

از قلم۔ماورا بلوچ

◈◈◈

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے اِن کو چھپا دیا ہے،اُن کو جن کہتے ہیں وہ ہم کو دیکھتے ہیں ہم اُن کو نہیں دیکھ سکتے۔اِن میں اچھے اور بُرے ہر طرح کے جن ہوتے ہیں،اِن کی بھی ایک دنیا ہوتی ہے بچے ہوتے ہیں،اِن کے بھی مذہب الگ الگ ہوتے ہیں،میری کہانی بھی ایک اچھے اور نیک جِن کی ہے،جو مسلمان ہو کر ایک ہندو لڑکی سے عِشق کر بیٹھتا ہے۔پیار کی کوئی حد نہیں ہوتی یہ کسی انسان یا جِن کو نہیں دیکھتا اس پر کسی کا بس نہیں چلتا کب کیسے کس سے ہو جائے نہیں پتا چلتا،یہ ذات پات،شکل وصورت وغیرہ کچھ بھی نہیں دیکھتا۔۔۔اُمید کرتی ہوں میری کہانی آپکو پسند آئے گی۔۔۔تو اپنی کہانی شروع کرتے ہیں۔۔۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـ اٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ رحیم پور گاؤں میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر کوئی اپنے گھر والوں کے ساتھ نیند کی وادیوں میں کھویا ہوا تھا۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھائے ہاتھ میں موم بتی پکڑے کمرے سے باہر جا رہی تھی۔ لمبے، گھنے اور کالے بال جو کمر سے نیچے جا رہے تھے، رنگ سانولہ، چہرے پر کَشش اور اندھیرے میں چمکتی نیلے موتیوں جیسی آنکھیں جس میں کالا کاجل وہ ایک سچ میں ایک حسینہ تھی۔۔

گھر میں ہر طرف اندھیرا تھا، معلوم ہوتا ہے کے اُس وقت لائیٹ نہیں تھی وہاں، اُسے کے قدم ایک کمرے کی طرف پہنچ کر رکے تھے۔ جہاں سے کچھ آوازیں آ رہی تھیں جیسے کوئی لڑ رہا ہو۔۔

کتنی بار کہا ہے چھوڑ دے یہ نشہ کرنا تو جانتا بھی ہے ایک بیٹی ہے تیری میرا نہیں اُس کا خیال کر لے اُس کی شادی کرنی ہے، اُس کی بہت سی ضروریات ہوتی ہیں اُن کو پورا کرنا ہوتا ہے، میں جتنا بھی چوڑیاں اور کھلونے بیچ لوں اُس میں گھر کی پوری نہیں ہوتی اُس بیچاری کی کیا ہی ہو نگی۔ تو باپ ہے شرم کر لے کوئی کام ڈھونڈ ڈھنگ کا سُن بھی رہا ہے میں کیا بول رہی ہوں؟؟۔

ہاں ہاں سن رہا ہوں دیکھ ہر روز تو سنتا ہوں تیری یہ بکواس، اور میں نے کہا بھی ہے کے اتاشی کی شادی کروا دیتا ہوں، اپنے دوست راکیش کے بیٹے شیوانش سے وہ ایک ٹکا نہیں لیں گے جہیز کا تو ہی ضد لگا کر بیٹھی ہے اب جوان لڑکی کو کب تک پاس رکھیں گے۔۔

نام بھی مت لینا اپنی گندی زبان سے میری بیٹی کے لیے اُس راکیش کا تو جانتا بھی ہے وہ کتنا بے حیا ہے؟ کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکا ہے؟ اور اُس کا باپ تیری طرح نشائی۔۔

ویملہ اور کبیر دونوں لڑائی میں مصروف تھے اس بات سے انجان کے اُن کی اکلوتی بیٹی اُن کی باتیں سن رہی تھی، یہ اُس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی اسی لیے اب وہ صرف سن کر کمرے کی طرف رُخ کرتی ہے۔۔

ویملہ اور کبیر ہندو ہوتے ہیں جن کا خاندان پاکستان اور ہندوستان کے جدا ہونے پر پاکستان میں رہائش پذیر تھا، وہ ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے، اُن کی ایک بیٹی تھی اتاشہ جو ابھی اُنیس سال کی تھی۔ کبیر نشے کا عادی تھا اور کوئی کام وام نہیں کرتا تھا، ویملہ چوڑیاں اور کھلونے بیچ کر ہی گھر کا گزارہ چلاتی تھی اُسے ہر وقت بس اتاشہ کی فکر رہتی تھی، اُس کے بعد اتاشہ کا کیا ہو گا اُس کی شادی وہ اکثر کبیر سے اس بات پر لڑتی تھی لیکن کبیر کو کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوتے دروازہ بند کرتی ہے، موم بتی کو میز پر رکھتے وہ چارپائی کی طرف جاتی ہے۔۔

کیا ہوا مونی؟؟ ڈر گئے تھے اندھیرے میں؟ ارے اب کیا منہ لٹکایا ہوا ہے ناراض ہو گئے ہم سے؟ تاشی آپ کو اکیلا جو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔ لیکن میں کیا کر سکتی ہوں ماں اور بابا کی باتیں بھی تو سننی پڑتی ہیں، اگر اُن کی لڑائی بڑھ جائے تو بابا ماں پر ہاتھ اُٹھانے لگ جاتے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں ہمیں ماں کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی اچھا چلو ناں اب کب تک آپ ہم سے ناراض رہیں گے؟؟ اتاشہ اپنی چارپائی کے ساتھ رکھے ایک پنجرے میں بند طوطے سے کہہ رہی ہوتی ہے جس کا نام اُس نے مونی رکھا ہوتا ہے، مونی ایک بولنے والا طوطا ہوتا ہے تاشہ اپنے دل کی باتیں مونی سے ہی کیا کرتی تھی۔۔

تاشی گندی ہے گندی ہے ہاں تاشی گندی ہے گندی ہے۔ مونی تاشہ کی بات سُن کر کہتا ہے۔۔۔

اچھا بابا معاف کر دو ہمیں آئیندہ آپکو ساتھ لے کر جائے گے پکا۔ اتاشہ اُس کی ناراضگی پر مناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تاشی کو مونی نے معاف کیا معاف کیا۔ مونی تاشہ کی ساتھ لے جانی والی بات پر خوش ہو کے کہتا ہے۔۔

آہ۔۔۔مہربانی مونی جی، چلیں اب سو یا جائے صبح ماں کے ساتھ دوسرے گاؤں بھی جانا ہے چوڑیاں بیچنے۔اتاشہ کہتے چارپائی پر لیٹ جاتی ہے اور کچھ ہی وقت میں نیند کے آغوش میں آجاتی ہے۔۔

◈◈◈

تاشی۔۔۔بیٹا اُٹھ جا جلدی ہم نے نکلنا ہے اگر ہم ٹھاکُر جی کے گھر سورج نکلنے سے پہلے ناں پہنچے تو وہ خفا ہو جائے گے۔ویملہ چوڑیوں والا چھابا سیٹ کرتے ہوئے اتاشہ سے کہتی ہے۔۔

تاشی اُٹھ جا اُٹھ جا ماں بولا رہی تاشی اُٹھ جا اُٹھ جا۔ویملہ کی آواز پر مونی زور زور سے سوئی ہوئی اتاشہ کو آواز میں اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اُٹھ گئی مونی اُٹھ گئی تاشی۔اتاشہ آنکھیں ملتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔اُففف سانولی رنگت میں بھی قیامت تھی اتاشہ۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں، گھنی پلکیں اور اُن میں جب وہ کاجل پہنتی تھی تو کسی ناگن جیسی ادا رکھتی تھی اور چہرے پر پڑتے دو گڑھے اُسے اور بھی پُرکشش بناتے تھے۔۔

"اور وہ حسینہ تھی اُسے آتا تھا مائل کرنا"

بالوں کی گت بنائے آنکھوں میں کاجل پہنے باہر کا رخ کرتی ہے جہاں ویملہ چھابا لیے اُس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔لباس کے نام پر اُس کے پاس تین ہی فراک تھے۔جو لمبے پاؤں کو چھو رہے ہوتے تھے، ہندو ہونے کی وجہ سے وہ دوپٹے کو اپنے لباس میں شامل نہیں کرتے تھے۔۔

چلیں ماں؟اتاشہ ویملہ کے پاس پہنچ کر کہتی ہے۔

ہاں چل۔ویملہ کہتی اور دونوں ماں بیٹی دوسرے گاؤں کی طرف چل دیتے ہیں۔۔۔

◈◈◈

دوسرے گاؤں پہنچتے ہوئے سورج نکل آتا ہے۔وہ ٹھاکر پرتاب کے گھر پہنچ چکے ہوتے ہیں جنھوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی وجہ سے چوڑیوں کے لیے ویملہ کو بلایا ہوتا ہے کیونکہ اُس کی چوڑیاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔۔

سب چار پائیوں پر بیٹھے ویملہ کو چوڑیاں دیکھانے کا کہتے ہیں،ویملہ نیچے بیٹھے چوڑیاں نکالنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔اتاشہ ادھر اُدھر دیکھنے لگتی ہے جب اُسے دور ایک بلی کا بچا چینختا ہوا نظر آتا ہے ،اتاشہ ماں کو مصروف دیکھے اُنھیں بِنا بتائے بلی کے بچے کے پاس بھاگتی ہے۔۔

ارے ارے کیا ہو گیا کیوں رو رہے ہیں آپ،آپ کی ماں کہاں ہے؟اتاشہ بلی کے بچے کے پاس جاتے کہتی ہے،جس پر بلی کا بچا بھاگنے لگتا ہے۔۔۔

ارے کہاں جا رہے ہیں آپ؟اتاشہ اُس کو بھاگتا دیکھ اُس کے پیچھے بھاگتی ہے،اُسے جانوروں سے دلی محبت تھی اُسکا ماننا تھا کہ جانور بے زبان ہوتے ہیں خود اپنی تکلیف نہیں بتا سکتے اسی لیے ہمیں اُن کی تکلیف کو خود بھانپنا ہوتا ہے۔۔

بلی کا بچہ بھاگتے بھاگتے ایک جنگل میں چلا جاتا ہے،اتاشہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے جنگل میں پہنچ جاتی ہے۔

ارے رُکیں تو۔۔۔ ہم تھک گئے ہیں۔۔اتاشہ اُسے بھاگتا دیکھ کہتی ہے۔۔۔

وہ بلی جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ جاتی ہے جہاں تین اور بلیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔۔

ارے آپ اسی لیے بھاگ رہے تھے بڑے تیز ہیں آپ۔۔اتاشہ دیکھتے بولتی ہے۔۔

ارے ماں یہ ہم کہاں اتنے آگے آ گئے۔۔اتاشہ ادھر اُدھر کا جائزہ لیتے ہوئے کہتی ہے۔اُس کی نظر اُس درخت پر پڑتی ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے،اتاشہ کو اب خوف آ رہا ہوتا ہے اُسے ایسا لگ رہا ہوتا ہے جیسے کسی

کی نظریں اُسے دیکھ رہی ہیں، کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے لیکن اُسے وہاں کوئی نہیں نظر آتا اسی لیے وہ وہاں سے جلدی سے نکلنے لگتی ہے۔۔

◈◈◈

ویملہ چھوڑیاں بیچ چکی ہوتی ہے آج اُس کی اچھی خاصی کمائی ہوئی ہوتی ہے، وہ بہت خوش ہوتی ہے سب سے فارغ ہو کر ویملہ اتاشہ کو ڈھونڈتی ہے۔ جب اُسے تاشہ سامنے سے آتی دیکھائی دیتی ہے۔اتاشہ کے ماتھے پر پسینہ ہوتا ہے جیسے وہ ڈری ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا؟؟ تاشی ٹھیک ہے تو؟؟ اور کہاں سے آرہی ہے؟ ویملہ اتاشہ جو گھبرایا ہوا دیکھ کر کہتی ہے۔۔

و۔۔۔ وہ کچھ نہیں ماں ہم ٹھیک ہیں گھ۔۔۔ر چلیں؟ اتاشہ ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پکی بات ہے ناں لڑکی؟ ویملہ اُس کے اس طرح کا انداز پہلی بار دیکھتی ہے۔۔۔

جی ماں۔۔ اتاشہ سر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا چل۔۔۔ ویملہ کہتے اتاشہ کے ساتھ گھر کا رُخ کرتی ہے۔۔

◈◈◈

گھر پہنچ کر اتاشہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے اور سو جاتی ہے۔اُس کی آنکھ رات کو کھولتی ہے۔۔

ارے آج تو ہم اتنا جلدی سو گئے ماں اور بابا نے پتا نہیں کیا بات کی ہو گی؟ وہ بھی نہیں سنی۔ پتا نہیں کیا ہو گیا تھا ہمیں۔۔ آنکھ کھُلنے پر تاشہ کہتی ہے۔۔۔

چاند آج بہت بڑا اور خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے اتاشہ کے کمرے کی کھڑکی پر جیسے وہ اُس کا انتظار کر رہا تھا۔اتاشہ کی نظر چاند پر جاتی ہے، اتاشہ اُٹھ کر کھڑکی کے پاس جاتی ہے اور چاند کو دیکھنے لگتی ہے چاند کر روشنی اُسکی نیلی آنکھوں کو چھو رہی ہوتی ہے۔ایک دم سے کہیں سے ہلکی ہلکی رانبیل کے پھولوں کی خوشبو آنے لگتی ہے۔۔

یہ، یہ خوشبوں کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔اتاشہ خوشبوں کے آتے کہتی ہے، ہوتی وہ رابیل کے پھولوں کی خوشبو ہے لیکن ایک عجیب سی کشش ہوتی ہے اُس خوشبوں میں سونگھنے والا دوبارہ سونگھنے کی تمنا کرتا، اتنی پر سکون تھی وہ مہک۔۔

اتاشہ کے سر پر وہ خوشبوں سوار ہو گئی تھی اُسے وہ خوشبو سکون دے رہی تھی وہ اُس خوشبوں میں کھو سی گئی تھی۔جب ایک دم سے وہ خوشبوں ختم ہونے لگی۔۔۔اور ہوتی ہی چلی گئی۔۔

یہ خوشبوں کتنی پُر سکون اور مدہوش کرنے والی تھی۔لیکن یہ ختم کیوں ہو گئی؟ آہ کاش یہ واپس آجائے۔اتاشہ خوشبوں کے جاتے ہی کہتی ہے۔۔۔

کافی دیر وہ وہی کھڑکی پر کھڑی رہتی ہے اور پھر چار پائی پر جا کر لیٹ جاتی ہے۔۔

◇◇◇

آسمان پر سورج کی آمد سے لالی چھائی ہوئی تھی، پرندے اپنے گھروں سے رزق کی تلاش میں نکلے تھے ،اُن کی خوبصورت آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں، جن سے اتاشہ کی آنکھ کُھلی تھی۔۔

تاشی اُٹھ گئی تاشی اُٹھ گئی۔۔۔مونی اُسے اُٹھتا دیکھ زور زور سے کہتا ہے۔۔

ہاں اُٹھ گئی مونی اب چپ ہو جاو بہت بولتے ہو آپ۔۔۔اتاشہ آنکھیں ملتے ہوے مونی کے زور زور بولنے پر کہتی ہے۔۔

مونی چُپ نہیں ہو گا نہیں نہیں ہو گا۔۔۔مونی اُس کی بات پر پھر چیختا ہے۔۔

ارے بابا اچھا ٹھیک ہے مونی چپ نہیں ہو۔اب خوش؟ اتاشہ اُس کے زیادہ چیخنے پر کہتی ہے۔۔

وہ اُٹھ کے اپنی ماں کے پاس جاتی ہے جو باہر صحن میں آگ پر ناشتہ بنا رہی ہوتی ہے۔۔

ماں بابا کدھر ہیں؟ اتاشہ۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا رات سے گھر نہیں آیا ہو گا پڑا کسی آوارہ دوست کے گھر۔ شرم نہیں آتی بیوی ہے، بیٹی جوان ہے دونوں کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ میرا دل کرتا ہے کسی دن زہر دے کہ ماردوں اسکو۔ ویملہ آگ جلاتے ہوئے غصے سے کہتی ہے۔۔

ایسا نہیں کہیں ماں، وہ جیسے بھی ہیں لیکن ہیں تو ہمارے بابا ہی۔ اتاشہ۔۔۔۔۔

ہاں تو باپ والا کونسا کام کیا ہے اُس نے ؟ اسے باپ سے بہتر ہے ہو ہی نہ۔۔ ویملہ۔۔۔۔

لیکن ماں۔۔۔۔

بس کر لڑکی جا، جا کر باہر سے لکڑیاں لے آ یہ گھیلی لکڑیاں ہیں جل ہی نہیں رہی۔ اتاشہ بولنے ہی والی ہوتی ہے جب اُس کی ماں اُس کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔

جی اچھا ماں۔۔۔ اتاشہ کہتی باہر جنگل والی سائیڈ پر لکڑیاں لینے چلی جاتی ہے۔۔

◈◈◈

جنگل کی طرف جاتے ہوئے اُسے راستے میں دو آوارہ لڑکے کھڑے نظر آتے ہیں جن میں سے ایک راکیش کا بیٹا شیوانش ہوتا ہے۔۔

ارے وہ دیکھ لڑکی آرہی اکیلی۔۔۔ شیوانش کے ساتھ کھڑا لڑکا اتاشہ کو آتے دیکھ کہتا ہے۔۔

ارے یہ تو اپنے کبیر انکل کی بیٹی ہے، اس کو کچھ نہیں کہنا آپون شادی منانے والا اس سے۔ شیوانش آوارہ انداز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

ارے تو شادی بھی کر لینا ابھی تو مزہ کرنے دے اور ہم تو بس تھوڑی سی مستی کریں گے۔ ساتھ کھڑا لڑکا کہتا۔۔

چل صحیح ہے پھر تو آنے دے۔۔ شیوانش۔۔۔۔

اوئے جانِ جگر کہاں کو چلی ؟؟اتاشہ کے پاس آتے ہی شیوانش کہتا ہے۔۔

جس پر اتاشہ چپ کر کے جلدی سے جانے لگتی ہے جب دوسرا لڑکا اُس کے آگے آجاتا ہے۔۔

ارے میڈم ایسے چھوڑ کر نہیں جاو ہمارا دل ٹوٹ جائے گا۔۔

ج۔۔۔جانے دیں ہمیں، ورنہ ہم ماں کو بتائے گے آپکا۔اتاشہ گھبرائی ہوئی کہتی ہے۔۔

ارے جانِ من بتادینا ہم کون سا آپکی اماں سے ڈرتے ہیں۔شیوانش کہتے ہی اتاشہ کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔

مجھے ج۔۔۔جانے دیں پلیز۔۔۔اتاشہ اب کی بار رونے لگتی ہے۔۔

اچھا ٹھیک ہے جانے دویں گے بس ایک پیار بھرا بوسہ تو لینے دو۔۔شیوانش کہتے ہی اتاشہ کے چہرے کے پاس چہرہ کرنے لگتا ہے۔۔

چٹا۔۔۔۔خ۔۔اُس کے پاس آتے ہی اتاشہ شیوانش کے منہ پر تھپڑ رسید کرتی ہے، وہ خود بھی حیران ہوتی ہے کے اُس نے کیسے تھپڑ مار دیا جب کے وہ ایک بزدل لڑکی تھی، اتنی ہمت کہاں سے آگئی۔لیکن اب وہ اور ڈر گئی تھی کے اب کیا ہوگا۔۔

تو نے مجھے مارا، ہاں چٹا۔۔۔۔خ۔شیوانش نے غصے سے کہا اور اتاشہ کے منہ پر واپسی تھپڑ مارا۔۔جس پر اتاشہ اور رونے لگ گئی۔۔

شیوانش ابھی اور کچھ کہنے ہی والا تھا جب اُسکے دوست نے اُسے پکڑا۔۔

چل شیوانش چل یہاں سے۔شیوانش کا دوست اُسے لیجاتے ہوے کہتا ہے۔۔

دیکھ لونگا تجھے شادی کے بعد میرے منہ پر تھپڑ مارے گی سالی۔شیوانش غصے سے کہتا ہوا چلا جاتا ہے۔۔

اتاشہ وہیں بیٹھی بیٹھی دونے لگ جاتی ہے۔وہ مسلسل رو رہی ہوتی ہے، جب اُس کو وہی دھیمی دھیمی رابیل کی خوشبو آتی ہے، جس پر وہ رونا بند کر دیتی ہے اور اُس خوشبوں میں کھو جاتی ہے۔وہ خوشبو اُسے

سکون دینے لگ جاتی ہے۔اتاشہ کے چپ ہوتے ہی کچھ دیر بعد وہ خوشبو ختم ہونے لگتی ہے۔۔اور آہستہ آہستہ مکمل ختم ہو جاتی ہے۔۔

ارے کہاں گئی؟اتاشی خوشبو جاتے ہی کہتی ہے۔وہ اُس وقت وہ سب بھول چکی ہوتی ہے جو کچھ ہی دیر پہلے اُس کے ساتھ ہوا،اُسے اب دل میں سکون سا پیدا ہو جاتا ہے وہ اُٹھ کر لکڑیاں لینے جنگل کارُخ کرتی ہے۔۔

◈◈◈

شام کا وقت ہوتا ہے جب کبیر گھر آتا ہے۔۔

کہاں مر گئی ویملہ؟؟ارے او ویملہ۔۔کبیر۔

ہاں کیا ہو گیا ہے اور کہاں تھے کل رات سے؟ویملہ اّسے دیکھ کہ غصے سے کہتی ہے۔۔

ارے اُس بات کو دفعہ کر وہ شیوانش نہیں ہے اپنے راکیش کا بیٹا؟کبیر۔۔۔۔

ہاں وہ لوفر کیا تیر مارا پھر اُس نے؟ویملہ۔۔۔۔

کچھ کیا نہیں اُس بیچارے کا گھاس کاٹنے والی مشین میں ہاتھ آ گئے اور اُس کے دونوں ہاتھ کٹ گئے ہیں۔کبیر افسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں تو کوئی اچھا کام کیا ہو تو اچھا ہو اُس کے ساتھ ہو انسان کو اّس کے پاپوں کا صلہ لازمی ملتا ہے۔ویملہ۔

کیسی باتیں کر رہے تو؟دکھ والی بات ہے مجھے تو یہ ٹینشن ہے کے ہماری تاشی کیسے رہے گی اُس کے ساتھ۔کبیر پریشان ہو کر کہتا ہے۔۔۔

میں تو پہلے بھی اُس کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہ کرتی اب تو،تو سوچنا بھی مت۔۔ویملہ غصے سے کہتی ہے۔۔

ارے شادی تو اُسی سے ہو گی، میں جہیز نہیں دے سکتا۔ کبیر۔۔۔۔۔

شرم کرلے اپنی آسانی کے کیے اپنی بیٹی کی قربانی دینے کا سوچ رہا ہے تھو ہے تجھ جیسے باپ پر۔ ناں دینا میری بیٹی کو کچھ میں خود اپنی بیٹی کے لیے سب بنا لو نگی۔۔۔ ویملہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے بنا لینا، آئی بڑی۔۔ کبیر کہتے دروازے کو زور سے مارتا باہر کی طرف چلا جاتا ہے۔۔

◈◈◈

رات کی کالی چادر چھائی ہوئی تھی، چاند اپنی خوبصورتی کی نمائش کرنے نکلا ہوا تھا۔ اتاشہ کھڑکی سے چاند کو دیکھنے میں مگن تھی۔ جب اُسے دھیمی دھیمی رابیل کی خوشبو آنے لگی۔۔

پھر سے وا ہی خوشبو۔۔۔ اتاشہ کہتی ہے۔۔

ہاں ہاں وا ہی خوشبو تاشی وہی خوشبوں، کتنی پیاری ہے ناں؟؟ یہ خوشبوں یہ۔

خوشبوں۔۔۔ اتاشہ کے کہتے مونی کہنے لگتا ہے۔۔

تمھیں بھی آرہی ہے مونی؟ اتاشہ مونی کے کہتے اُسے حیرانگی سے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

ہاں تاشی خوشبوووووو۔۔۔۔ مونی کہتے ہی جھولنے لگتا ہے۔

ہمم۔۔۔ لیکن یہ کہاں سے آتی ہے اور کچھ خیر بعد اچانک ختم ہو جاتی ہے ہمارے آس پاس تو ایسا کوئی پودا یا باغ نہیں ہے۔ اور یہ خوشبو تو پھولوں کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری اور پر سکون ہوتی ہے۔ اتاشہ آنکھیں بند کیے کہتی ہے۔۔

جب ایک دم آنکھیں کھولتی ہے۔۔۔ اُسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہو رہی ہوتی ہے اُڈے ایسا لگتا ہے جیسے اّس کے علاوہ بھی کوئی وہاں موجود ہے۔۔

مونی ؟؟ مجھے ایسا لگتا ہے ہمارے علاوہ بھی یہاں کوئی موجود ہے۔آپ کو بھی لگ رہا ہے۔؟اتاشہ کہتے مونی کو دیکھتی ہے جو خوشبو میں کھویا جھولا جھول رہا ہوتا ہے۔۔

مونی جی ہم آپ سے بات کر رہے ہیں سن رہے ہیں آپ ؟اتاشہ مونی کو مدہوش ہوا دیکھ کر کہتی ہے۔

خوشبووووو۔۔۔۔مونی اتاشہ کے کہنے پر بس یہی کہتا ہے۔۔

کوئی حال نہیں مونی کے بچے۔۔اتاشہ اُسے دیکھ کر کہتی ہے اور چارپائی پر جا بیٹھتی ہے۔۔

آخر کہاں سے آتی ہے یہ خوشبو؟؟آخر ہمیں ایسا کیوں لگتا ہے کے ہمارے علاوہ یہاں کوئی ہے۔اتاشہ خود سے کہتی ہے جب اُس کی گود میں ایک پرچی گرتی ہے۔۔

ارے یہ۔۔۔یہ کہاں سے آئی ؟؟اتاشہ تھوڑا ڈر سی جاتی ہے پھر اُس پرچی کو اُٹھاتی ہے۔۔

آپکو درست لگتا ہے۔۔۔پرچی پر لکھا ہوتا ہے جسے اتاشہ پڑھتی ہے وہ سکول نہیں گئی ہوتی لیکن وہ ملہ ایک ماسٹر کے گھر کھلونے بیچنے جایا کرتی تھی،وہ ماسٹر مسلمان تھے اور اُنھوں نے ہی اتاشہ کو اتنا قابل کیا تھا کے وہ پڑھ لکھ سکتی تھی۔۔

ک۔۔۔کیا درست لگتاہ۔۔ہے۔۔اتاشہ ڈرتے ہوے کہتی ہے،جب اُس کی گود میں ایک اور پرچی گرتی ہے۔۔

کہ آپ کے علاوہ کوئی اور بھی یہاں موجود ہے۔پرچی پر لکھا ہوتا ہے۔۔

ک۔۔۔۔کون ؟؟اتاشہ پھر کہتی ہے۔جس پر پھر ایک پرچی اُس کی گود میں گرتی ہے۔۔

بتادیا تو آپ ڈر جائیں گی،لیکن یقین کریں ہم آپکو نقصان پہنچانے کی غرض سے یہاں نہیں آتے۔اتاشہ پڑھتی ہے۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب آپ پھر کیوں آتے ہیں؟؟اور ہم نہیں ڈرتے بتائیں کون ہیں آپ؟اتاشہ اب ڈر ختم کر کے کہتی ہے۔وہ بھی جاننا چاہتی تھی اُس خوشبوں کی وجہ۔

ہمیں آپ پسند ہیں،اور ہم آپ کو دیکھنے آیا کرتے ہیں۔۔۔پھر ایک پرچی آتی ہے جس پر یہ لکھا ہوتا ہے۔۔

ہم پسند ہیں؟؟اور آپ ہیں کون؟اتاشہ پھر پوچھتی ہے۔۔

آپ ڈریں گی نہیں ناں؟ہم پھر بتائے گے۔پرچی پر جواب ہوتا ہے۔۔

نہیں ڈرتی آپ بتائیں۔۔۔اتاشہ۔

ہم ایک جن ہیں ہم نے آپکو جنگل میں دیکھا تھا جب آپ ایک بلی کے بچے کہ پیچھے بھاگ رہی تھیں۔۔۔اُس دن کے بعد سے ہم روز آپکو دیکھنے آیا کرتے ہیں۔اتاشہ پرچی پر لکھا پڑھتی ہے۔۔

واقعی؟؟کیا آپ جن ہیں؟اتاشہ حیرانی سے پوچھتی ہے۔۔

جی ہم ایک جن ہیں۔۔۔پرچی پر لکھا ہوا اتاشہ پڑھتی ہے۔۔

پھر تو آپ ہمیں مار دینگے؟؟۔۔دیکھیں ہمیں نہیں ماریئے گا ہمارے علاوہ ہماری ماں کا کوئی نہیں ہے۔اتاشہ پریشان ہو کر کہتی ہے۔۔

جس پر پھر ایک پرچی آتی ہے۔۔

ارے ارے نہیں نہیں ہم ویسے جن نہیں ہیں،ہمیں تو آپ سے پسند آگئی ہے ہم تو بس آپکی خوشی چاہتے ہیں،ہم بس آپ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔پرچی پر لکھا ہوتا ہے۔۔

پسند؟؟ہم لیکن کیوں۔۔۔مطلب کیسے۔اتاشہ۔

آپ کی معصومیت آپکی ہمدردی کو دیکھ کر۔پرچی پر لکھا اتاشہ پڑھتی ہے۔۔

وہ اتاشہ سے پرچی کے ذریعے بات کر رہا ہوتا ہے۔۔

چلیں ہم چلتے ہیں کل آئے گے آپ سے ملنے۔۔۔فی امان اللہ اتاشہ کچھ کہنے ہی والی ہوتی ہے جب ایک پرچی پر اُسے یہ لکھا ملتا ہے۔۔

ارے رُکے رُکے کہاں جا رہے ہیں آپ؟اتاشہ کو اُس سے بات کر کے اچھا لگ رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ اکیلی ہی ہوتی ہے نہ کوئی دوست نہ کوئی بات کرنے والا ویملہ سارا دن چوڑیاں بیچنے جاتی ہے اور کبیر گھر نہیں ملتا اور مل بھی جائے تو کیا ہی فرق پڑتا،ایک مونی تھا جسے وہ دل کی باتیں کہتی تھی لیکن تو بس سنتا اور کچھ لفظ ہی بولتا۔

ہمارا وقت ہو گیا ہے اپنی دنیا میں جانے کا ہم اُنہوں کی اجازت کے بغیر یہاں آتے ہیں۔۔

اچھا اور یہ آخر میں کیا لکھا تھا آپ نے یہ کونسی زبان تھی جنوں کی ہے کیا؟؟فی کچھ ایسا ہی تھا۔اتاشہ فی امان اللہ کی بات کر رہی تھی وہ ہندو تھی تو اُسے یہ سب نہیں پتا تھا۔۔۔یہ کہہ کر وہ،وہ پرچی ڈھونڈنے لگی جس پر فی امان اللہ لکھا تھا۔۔

فی امان اللہ۔۔جن پرچی کے ذریعے کہتا ہے۔۔

ہاں ہاں یہی،اسکا مطلب؟؟اتاشہ۔

آپ کو کل بتاؤں گا۔۔پرچی آتی ہے۔

لیکن۔۔۔اتاشہ کہتے کہتے چپ ہو جاتی ہے۔کیونکہ وہ خوشبوں کو جاتے ہوئے محسوس کرتی ہے۔۔

◇◇◇

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ ۷۲:۱ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـَٔامَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ ۷۲:۲ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

تاشی۔۔۔ لڑکی کہاں ہو؟؟ ویملہ زور زور سے آواز لگا رہی تھی۔۔

جی جی ماں آئی۔ اتاشہ جورات کے واقعے کے بعد کھوئی کھوئی سی اُسے سوچ رہی تھی ماں کی آواز پر کہتی ہے۔۔

میں جا رہی ہوں چوڑیاں بیچنے چلنا ہے تو نے؟ ویملہ۔

نہیں ماں آپ جائے ہمیں نہیں جانا۔ اتاشہ۔

چل ٹھیک ہے میں جاتی ہوں، زرا یہ چھابا میرے سر پر رکھوادے۔ ویملہ۔

جی ماں۔ اتاشہ کہہ کے چھابا اُپر کرواتی ہے۔۔

ماں کے جاتے ہی وہ صحن میں لگے درخت پر جھولے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد اُسے رابیل کے پھولوں کی خوشبو آنے لگتی ہے۔۔۔ اُسے اُس کی آمد کا احساس ہوتا ہے جس پر وہ جلدی سے اپنی گود کی طرف دیکھتی ہے۔۔

گود میں پرچی ملتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔۔

آپ مسلمان ہیں؟ اتاشہ سلام کرنے پر پوچھتی ہے۔۔

جی الحمدللہ۔۔۔۔۔میں مسلمان ہوں۔۔

اور ہم ایک ہندو لڑکی ہیں۔آپ جانتے ہیں یہ بات ؟۔

جی بلکل جانتا ہوں۔۔۔

اچھا،اس کے باوجود بھی آپ ہمیں پسند کرتے ہیں؟؟اتاشہ۔۔۔

پسند آنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہوتا۔۔

آپ کا نام؟؟اتاشہ۔۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔

اس نام کا مطلب؟؟اتاشہ۔۔۔

اس نام کا مطلب یہ ہے کے ہم حضرت سلیمان ع کے غلام ہیں۔۔

وہ۔۔وہ کون ہیں؟اتاشہ۔۔۔

حضرت سلیمان ع ہمارے پیغمبر ہیں۔۔اور اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول بھی،اللہ تعالیٰ نے اُنھیں ہمارا پیغمبر بنا کے بھیجا تھا۔آپ جاننا چاہیں گی ان کے بارے؟؟۔

جی ضرور بتائیں ہمیں۔۔۔اتاشہ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بے مثال حکومت اور سلطنت حاصل تھی کہ صرف ساری دنیا پر ہی نہیں بلکہ جنات اور طیور اور ہوا پر بھی اُن کی حکومت تھی۔جنات کی طبعیت میں سرکشی غالب تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خوف سے جنات کام کرتے تھے۔

مطلب کے وہ آپ جنوں کے ساتھ ساتھ انسانوں کے بھی پیغمبر ہیں۔۔؟؟اتاشہ۔۔۔

بلکل۔۔

لیکن ہمیں تو آج تک کسی نے اُن کے بارے نہیں بتایا؟؟اتاشہ معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

آپ کیوں پریشان ہو تیں ہیں آپ کو آج تک نہیں پتا تھا لیکن اب تو پتا چل گیا ناں؟ جن۔

ہاں جی، مطلب کے حضرت سلیمان ع پیغمبر تھے ہمارے بھی اور آپ کے بھی؟ لیکن پیغمبر ہوتے کون ہیں؟اتاشہ۔

پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے وہ لوگ ہیں جو انسانوں کو دین سیکھانے اور اسلام کی تعلیم دینے کے لیے زمین پر بھیجے گئے۔تب جب سب کو صحیح غلط کی سمجھ نہیں تھی جب حرام حلال کا کسی کو پتا نہیں تھا۔۔۔تب اللہ نے پیغمبروں کے ذریعے اپنا پیغام زمین والوں تک پہنچایا، سیدھا راستہ دیکھانے کے لیے یہ بتانے کے لیے کے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں۔۔

پیغمبروں؟؟ مطلب اِن کے علاوہ بھی کوئی اور پیغمبر آئے تھے؟؟اتاشہ۔

جی بلکل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے تھے۔۔

صرف انسانوں کو سمجھانے کے لیے؟؟اتاشہ۔

جی بلکل انسانوں کی ہدایت کے لیے۔۔

اچھا۔۔۔اتاشہ کہتی ہے جس پر جھولا جو کب کا رُکا ہوتا ہے آہستہ آہستہ جھولنا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔

ہم۔۔ ہم آپ کو غلامِ سلیمان بلائیں؟؟ یا جن؟؟اتاشہ۔

جیسا آپ کو ٹھیک لگے روحِ جن۔۔۔

روحِ جن؟؟اتاشہ حیرانگی سے غلامِ سلیمان کے دیئے ہوئے نام کو کہتی ہے۔۔

یہ ہم آپکو کہا کرینگے پیار سے "روحِ جن"

غلامِ سلیمان اتاشہ کو دیکھ سکتا تھا وہ اتاشہ کے پرکشش چہرے کو دیکھنے میں مدہوش تھا جو جھولا کھاتے ہوئے اور بھی حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔کہ اچانک اُسے ایک آواز سنائی دی۔۔

غلامِ سلیمان آپ کہاں ہیں؟؟ غلامِ سلیمان ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔

یہ آواز کسی ضعیف عورت سی تھی۔۔۔جس کو سنتے ہی غلامِ سلیمان پہچان گیا تھا۔۔

ہمیں جانا ہوگا روحِ جن فی امان اللہ۔۔۔اتاشہ کو غلامِ سلیمان پرچی کے ذریعے بتاتا ہے۔۔

ارے لیکن آپ نے آج بھی ہمیں فی امان اللہ کے مطلب سے انجان رکھا ہے۔اتاشہ تیزی سے بولتی ہے پرچی پڑھنے کے بعد۔۔

لیکن خوشبو جاتے ہوئے محسوس ہوتی ہے جس پر اتاشہ آہ بھرتی ہے۔۔۔۔

◈◈◈

غلامِ سلیمان پہنچا تھا اپنی دنیا میں جہاں بہت سے جن ہم انسانوں کی طرح اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے،،اسی طرح کوئی اپنے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔۔

غلامِ سلیمان اُس آواز کی طرف جا رہا ہوتا ہے جو اُسے کب سے بلا رہی ہوتی ہے۔۔

وہ ایک بہت ہی خوبصورت سا گھر تھا جس کی دیواریں رابیل کے پھولوں سے بنی تھیں،وہ گھر میں داخل ہوتا ہے۔

آ گئے آپ؟ کہاں تھے آپ کب سے ہم آپ کو آواز دے رہے تھے۔۔

وہ ہم بس جِن نگری میں گھومنے گئے تھے۔غلامِ سلیمان آنکھیں چراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان آپ ہم سے بھی جھوٹ بولیں گے اب؟؟ جِن کہتی ہیں۔۔

۔نہیں مم جان ہم آپ سے جھوٹ کیسے ؟ غلامِ سلیمان پھر سے نظریں چُراتے ہوے کہتا ہے۔۔

حِزن غلامِ سلیمان کی ماں تھیں جن کے پاس ہر انسان کا اِن کی دنیا میں آنا اور ہر جن کا اِن کی دنیا میں جانے کا احساس ہو جاتا تھا۔۔

غلامِ سلیمان آپ انسانوں کی دنیا میں گئے تھے ؟ حِزن۔

جی مم جان۔۔۔

آپ جانتے ہیں بادشاہِ زاد کو اس بات کا علم ہو گیا تو کتنا بڑا تماشہ ہو گا؟ حِزن۔

جی مم جان۔۔۔ لیکن وہاں تو ہماری دنیا سے بہت لوگ جاتے ہیں۔ غلامِ سلیمان۔

بلکل لیکن وہ سب بادشاہِ زاد کی مرضی سے جاتے ہیں۔ حِزن۔

مم جان ہمیں وہاں جانے سے نہ روکیں۔۔۔ غلامِ سلیمان۔

ہم آپ کو نہیں روکتے لیکن آپ بھی کم جایا کریں وہاں، تاکہ بادشاہِ زاد کو خبر نہیں ہو آپ کے جانے کی۔ حِزن۔

جی مم جان۔۔ ہم خیال رکھیں گے آئیندہ۔۔ غلامِ سلیمان۔

چالیں ہم سب کو آج بادشاہِ زاد نے دعوت دی ہے ہمیں جانا ہو گا وہاں۔۔

لیکن کس بات کی مم جان۔۔ غلامِ سلیمان۔

کسی جن نے انسانوں کی ایک بچی کو تنگ کیا ہے جس کی وجہ سے بچی بہت بیمار ہو گئی تھی، اسی لیے بادشاہِ زاد نے اس جن کو سزا دینے کے لیے دعوت دی ہے۔ حِزن۔

اچھا مم جان۔۔۔ تنگ کرنا غلط ہے لیکن سزا؟؟ غلامِ سلیمان۔

آپ نے حضرت سلیمان ع کا وہ واقعہ نہیں سُنا جب جن انسانوں پر ظلم کرتے تھے۔؟؟ حِرن۔

نہیں مم جان آپ نے کبھی بتایا نہیں۔۔ غلامِ سلیمان۔

اچھا چلیں آپ مجھے ہوائی سواری کروائے ہم آپ کو سناتے ہیں وہ واقعہ۔ حِرن مسکراتے ہوے کہتی ہیں۔۔

جی ضرور مم جان۔۔ غلامِ سلیمان۔

غلامِ سلیمان کو اُڑھنے کی طاقت تھی وہ اُڑھنے والے جنوں کی نسل میں سے تھے اُن کے بابا کی وجہ سے اُنھیں یہ طاقت ملی تھی۔ اور حِرن رابیل کے پھولوں والی بستی کی شہزادی تھیں جس سے غلامِ سلیمان کے بابا نے پسند سے شادی کی تھی۔۔۔ جس سے غلامِ سلیمان سے رابیل کے پھولوں کی خوشبو آتی تھی وہ اپنی دنیا کے جنوں سے بہت الگ تھا۔۔

اچھا تو غلامِ سلیمان واقعہ ایسا تھا کے۔۔۔ جب حضرت داؤد ع کے بیٹے اور ہمارے نبی حضرت سلیمان ع نبی ہوے تو وہ اللہ کے دربار پر دعا مانگنے لگے کہ۔۔ اے اللہ مجھے وہ مرتبہ عطا فرما جو مجھ سے پہلے نہ ہی کسی کو ملا ہو اور نہ ہی کسی کو ملے وہ دور ایک عجیب دور تھا۔۔ لوگ جنات، کالے جادو پر زیادہ یقین رکھتے تھے اللہ تعالٰی نے اپنے نبی حضرت سلیمان ع کے لیے چرند پرند، ہوا، جنات کو ماتحت کر دیا تو بس اللہ کے نبی سلیمان ع جہاں بھی کفر، نفرت اور انسانوں پر ظلم دیکھتے تھے تو آپ کے اپنے معجزات دیکھاتے تھے۔ یوں انسان آپ ع کو اللہ کا نبی سمجھ کر سیدھے راستے پر آجاتے تھے۔ اگر کوئی جن کسی انسان کے گروہ پر حملہ کرتا تھا اُسے نقصان پہنچاتا تھا تو آپ اس جن کو زنجیروں میں جکڑ دیتے تھے، اور آپ کا تخت فضا اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتی تھی آپ آسمانوں میں پرواز کرتے تھے۔ تو ویسے ہی آپ آسمان پر پرواز کر رہے تھے اتنے میں ایک جن آکر آپ ع سے بولا۔۔۔ اے اللہ کے نبی اِس زمین پہ بابُل کے پاس جنات کا ایک گروہ انسانوں پر ظلم کرتا ہے اور وہاں کے جن انسانوں پر غلول کرتے ہیں اور پھر

انسانوں کو تکلیف دے کر یہ منواتے ہیں کے اُن کے پاس غائب کا علم ہے۔اور پھر یوں انسان بھی اُن کی بات مان لیتے ہیں۔ جیسے ہی حضرت سلیمان ع نے اس بات کو سنا تو آپ اپنے تخت کو بابُل کی طرف موڑتے ہیں اور اُس گروہ کے پاس آکر کہتے ہیں۔اے تکبر میں رہنے والوں اللہ سے ڈرو۔۔۔تب وہ جنات کا گروہ حضرت سلیمان ع کی طاقت سے ناواقف تھا۔اُن میں سے ایک جن لیحاف کہنے لگا۔۔ہم۔کسی سے نہیں ڈرتے اور ہم اپنی مرضی چلاتے ہیں اور اُس کے قبائل کے کچھ جن حضرت سلیمان ع کے چاروں طرف سے آجاتے ہیں اور کہتے ہیں اگر تو واقع سچا ہے تو ہمیں قید کر کے دیکھا بس اللہ کے نبی حضرت سلیمان ع جیسے ہی اپنی عَطا اُن جنات کی طرف کرتے ہیں تو ہوا اور مٹی کا ایک عجیب طوفان اُٹھتا ہے اور زمین کو چیر کے لوہا نکلتا ہے اور زنجیروں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ زنجیریں ہر اُس جن کی گردنوں پر آن پڑتیں ہیں بس ہر ایک جن زمین بوس ہو جاتے ہیں اور اللہ کے نبی حضرت سلیمان ع کے قدموں میں آکر کہتے ہیں کے آپ کون ہیں ؟ پھر آپ فرماتے ہیں میں اللہ کا نبی داؤد ع کا بیٹا سلیمان ہوں اور اللہ نے مجھے اس زمین پر امن اور سلامتی کے لیے منتخب کیا اے گروہ جن خبردار ہو جاو اس زمین پہ فساد نہ پھیلاؤ ورنہ اللہ کا عذاب تم کو غرق کر دیگا یوں وہ سارا گروہ آپ کی نبوت اور اللہ کی واحدانیت کو تسلیم کرتا ہے اور پھر سب کے سب امن، محبت اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کبھی بھی کسی بھی انسان کو تکلیف نہیں دینگے تبھی سے یہ اصول ہے ہماری دنیا کا ہم کسی بھی انسان کو نقصان نہیں پہنچاتے اور جو پہنچاتے ہیں اُن کو سزا ملتی ہے۔ جن غلامِ سلیمان کے ساتھ ہوائی سواری کرتے ہوے بتاتی ہے۔۔

ماشاءاللہ مم جان یہ اصول تو بہت ہی اچھا ہے جب ہم نے اپنے نبی حضرت سلیمان ع سے وعدہ کیا ہے تو یہ ہم پر فرض ہے اُسے پورا کریں۔ غلامِ سلیمان۔

بلکل لیکن کچھ جن ہیں جو ایسا نہیں کرتے پھر سزا ملتی ہے اُنکو۔۔ جن۔

مم جان گھر آگیا آپ جا کر دعوت کی تیاری کریں ہمیں کہیں جانا ہے۔ غلامِ سلیمان۔

ٹھیک ہے غلامِ سلیمان لیکن انسانوں کی دنیا سے تھوڑا دور رہیں آپ۔ حِن۔

جی ضرور مم جان۔۔ غلامِ سلیمان۔

________۔

رحیم پور میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، روز کی طرح آج بھی کبیر اور ویملہ کی لڑائی چل رہی تھی۔۔

تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئے میری بیٹی کی شادی بھی تہہ کر آئے وہ بھی مجھ سے پوچھے بغیر؟؟ عقل تو تجھ میں تھی نہیں لیکن اتنی بھی چلی گئی کے وہ تیری اکلوتی بیٹی ہے؟؟ ایسے انسان سے شادی کروا رہا ہے تو میری بچی کی جس کے ہاتھ ہی نہیں آوارہ کہیں کا۔۔ ویملہ کبیر پر چینخ رہی تھی اور اُن دونوں کی باتیں اتاشہ سن رہی تھی۔۔

میں تمھاری اجازت کا محتاج نہیں ہوں۔۔ میری بیٹی ہے اسی لیے میں جانتا ہوں اُس کا بھلا کس میں ہے۔ کبیر بھی چینخ کر کہتا ہے جس پر اتاشہ ڈر سے جھٹکا لیتی ہے اور کمرے کی طرف بھاگتی ہے۔۔

وہ کمرے میں پہنچ کر زور زور سے رونے لگتی ہے۔۔۔۔

تاشی رو رہی تاشی کیوں رو رہی تاشی مونی بھی رونے لگ جائے گا تاشی کیوں رو رہی۔۔ مونی اتاشہ کو دیکھ کر زور زور سے کہتا ہے جس پر اتاشہ کوئی جواب نہیں دیتی اور رونے میں مصروف رہتی ہے پھر اچانک اُسے خوشبو آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔۔ وہ سمجھ جاتی ہے اور جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔۔

اسلام علیکم آپ رو رہی تھیں؟؟ غلامِ سلیمان۔

و۔۔ وہ اتاشہ چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سلام کا جواب دیں روحِ جن۔۔ غلامِ سلیمان۔

وعلیکم اسلام۔۔۔اتاشہ کہتی ہے۔۔

اب بتائیں کیوں رو رہی ہیں آپ، آپ جانتی ہیں ہم آپ کے لیے کچھ لینے گئے تھے لیکن میرے دل میں تکلیف سی اُٹھی مجھے لگا ہی تھا کے آپ تکلیف میں ہیں اسی لیے ہم آپ کے پاس آ گئے ہیں۔۔۔ بتایئے روحِ جن۔

وہ بابا ماں پر غصہ کر رہے تھے ہم ڈر گئے۔۔اتاشہ کہتے کہتے رونے لگتی ہے۔۔

روحِ جن آپ ہمارے سامنے رو رہی ہیں آپ جانتی بھی ہیں ہمارے دل میں کتنی تکلیف ہو رہی ہے؟اور آپ اُن کی فکر نہیں کریں آئندہ آپ کے بابا کبھی آپ کی ماں سے اس لہجے میں بات نہیں کرینگے ہم وعدہ کرتے ہیں اپنی روحِ جن سے اب آپ رونا بند کر دیں۔۔۔ غلامِ سلیمان۔

پکاناں و۔۔۔ وہ ایسا نہیں کرینگے ناں؟؟اتاشہ ہچکیاں لیتے ہوے کہتی ہے۔۔

جی بلکل نہیں کرینگے،اور ذرا مونی کو تو دیکھیں آپ کو روتا دیکھ کیسے منہ نیچے کیے بیٹھا ہے۔۔ غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ جلدی سے مونی کی طرف دیکھتی ہے جو جھولے پر منہ نیچے کیے بیٹھا ہوتا ہے۔۔

آج تو ہمارے آنے پر خوشبو خوشبو بھی نہیں بولا مونی نے۔۔۔ غلامِ سلیمان۔

اتاشہ غلامِ سلیمان کی اس بات پر مسکرا دیتی ہے۔اور مونی کے پاس جاتی ہے۔۔

مونی مونی۔۔۔ آپ ہم سے ناراض ہو گئے؟؟اتاشہ۔

تاشی گندی ہے تاشی روتی ہے وہ بھی زور زور سے تاشی گندی ہے۔ مونی اتاشہ کی بات سن کر زیادہ چینختے ہوے کہتا ہے۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔مونی ہم اب ایسا نہیں کرینگے اور آپ ہم سے راضی نہ ہوے تو ہم غلامِ سلیمان کو جانے کا کہہ دینگے۔اتاشہ مسکراہٹ چھپاتے ہوے منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

مونی راضی ہے تاشی سے خوشبو۔۔۔۔۔خوشبو۔۔۔۔یہ خوشبو تاشی۔۔۔مونی کہتا جھولا جھالنے اور خوشبو میں کھو جاتا ہے۔۔

یہ لیں جی سر تو کھو گئے۔۔۔اُسے کھویا ہوا دیکھ کر اتاشہ مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔

جی روحِ جن وہ اب تب ہوش میں آئے گے جب ہم چلے جائے گے۔۔۔ہم آپ کے لیے کچھ لائے تھے۔غلامِ سلیمان۔

ہمارے لیے؟؟اتاشہ۔

جی روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان۔

کیا لائے ہیں آپ۔۔اتاشہ۔

چارپائی پر دیکھیں اپنے ساتھ۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ چارپائی پر دیکھتی وہاں بہت ہی خوبصورت موتیوں سے بنی ایک مالا ہوتی ہے جو بہت چمک رہی ہوتی ہے۔۔

وہ جلدی سے اُسے اٹھاتی ہے جس سے رابیل کی خوشبو آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔

یہ آپ کہاں سے اتنی خوبصورت۔۔۔اتاشہ اُسے دیکھنے میں مصروف ہو کر کہتی ہے۔۔

یہ ہم اپنی دنیا کے باغات کے پھولوں سے توڑ کر بنا کے لائے ہیں۔یہ پھول ہماری ماں نے لگائے تھے اور یہ پھول رابیل کے پھولوں والی بستی میں پائے جاتے ہیں یہ موتی اُن پھولوں میں ہوتے ہیں ہم وہاں ہی تھے جب آپ کی تکلیف کا احساس ہوا۔۔غلامِ سلیمان۔

بہت ہی خوبصورت ہے یہ۔۔اتاشہ پہنتے ہوے کہتی ہے۔۔

آپ نے پہن لیا تو یہ اور بھی خوبصورت ہو گیا چلیں روحِ جن ہمیں اجازت دیں۔۔۔ غلامِ سلیمان۔

مجھے فی امان اللہ کا مطلب بتاتے جائیے۔۔ اتاشہ جانے کی اجازت مانگنے والی پرچی پڑھ کر جلدی سے بولتی ہے۔۔

فی امان اللہ کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی امان میں رہیں اُن کی حفاظت میں رہیں۔ غلامِ سلیمان۔

اچھا جی ٹھیک ہے اب ہم بھی روز آپ کو جاتے ہوئے کہا کرینگے۔ اتاشہ۔

جی کیوں نہیں روحِ جن۔۔ غلامِ سلیمان۔

ٹھیک ہے غلامِ سلیمان فی امان اللہ۔۔ اتاشہ۔

ماشاءاللہ۔۔۔ اتاشہ کے فی امان اللہ کہنے پر غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے روحِ جن فی امان اللہ۔۔ غلامِ سلیمان کہتا اور اپنی دنیا کی طرف چلا جاتا ہے۔۔

اتاشہ وہ مالا دیکھنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔۔ وہ مالا اُسے سکون دے رہی ہوتی ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۷۲:۱﴾ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

ہر وقت بَک بَک کرتی رہتی ہے، کہتی ہے میری بیٹی کی زندگی کا فیصلہ کرنے والا تو کون ہوتا ہے۔۔۔۔کبیر اپنے دوست راکیش کے پاس بیٹھا اُسے ویملہ کی باتیں بتا رہا ہوتا ہے۔۔

ہاں تو بھابھی کو بتاتا نہ کے تو اُس کا باپ ہے باپ تو فیصلہ نہیں کرے گا تو کیا کوئی دوسرا آکر کرے گا؟راکیش کبیر کو اور بھڑکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں یہی بات اُس کے عقل میں نہیں آتی پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو۔۔کبیر۔

دیکھ اب وہ تیری بیوی ہے اُس کی کیا مجال جو شوہر کے آگے زبان چلائے۔۔۔میری بیوی کو ہی دیکھ لے جوتی کی نوک پر رکھا ہوا ہے مجال ہو جو کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھتی ہو۔راکیش۔

بس اِس کا بندوبست تو کرنا ہی ہو گا اِس کی زبان کچھ کر کہ ہی بند ہو سکے گی۔کبیر۔

ہاں سوچ کچھ میرے یار وقت بہت کم ہے۔۔راکیش شرارتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

◈◈◈

وہ اُس مالا کو ہاتھ لگائے کھوئی ہوئی جھولا جھول رہی ہوتی ہے جب کبیر صحیح غصے میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔۔

بابا کیا ہوا؟؟اتاشہ کبیر کو تیزی سے آتا دیکھ پوچھتی ہے۔۔

تجھے کیا ہے؟؟تو بھی اب اپنی ماں کی طرح سوال کرنا شروع ہو گئی؟؟نکال دی تیری ماں نے تیری بھی زبان کے آج تیری اتنی ہمت ہو گئی کے مجھ سے پوچھ گچھ کرنے لگی۔۔۔کبیر اتاشہ پر زور سے چلاتے ہوئے بولا جس سے اتاشہ بہت ڈر گئی اور آنکھوں سے ایک کے بعد ایک آنسوں گرنے لگا۔۔

پ۔۔۔پر با۔۔۔ باہ۔۔۔ ہم تو بس پو۔۔۔ چھ رہے تھے۔۔۔ چٹاج۔۔۔۔ اتاشہ ہچکچا کر روتے ہوئے کہہ ہی رہی ہوتی ہے جب کبیر اُس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارتا ہے۔۔ جس سے اتاشہ زمین بوس ہو جاتی ہے۔۔

آگے جواب دیتی ہے رک تیرا علاج کرتا ہوں میں۔۔۔ کبیر کہتا ہوا گھر سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

اتاشہ گھر میں اکیلی رو رہی ہوتی ہے ایک دم سے روتے روتے اسے غلامِ سلیمان کی یاد آتی ہے جس پر وہ اُس کی دی ہوئی مالا کو ہاتھ لگاتی ہے۔۔۔۔

اتاشہ کے اُس مالا کو ہاتھ لگانے کی ہی دیر تھی کے رابیل کے پھولوں کی خوشبو ہر طرف پھیلنے لگتی ہے۔۔۔ اتاشہ کو اُس کی موجودگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔۔

وہ روتے ہوئے گود میں دیکھتی ہے اور وہاں موجود پرچی کو کانپتے ہاتھوں سے کھولتی ہے۔۔

اسلام علیکم روحِ جن۔۔۔۔۔

و۔۔ علیکم اسلام۔۔۔ اتاشہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ہوا روحِ جن آپ اس حالت میں کیسے؟؟ آپ کیوں رو رہی ہیں؟؟ غلامِ سلیمان۔

ہ۔۔ ہم نے با۔۔ با سے صرف پوچھا کے بابا کیا ہوا انھوں نے ہم پر ہاتھ ا۔۔ اٹھایا۔۔۔ اتاشہ کہتے ہوئے زور زور سے رونا شروع کر دیتی ہے۔ یہ بات غلامِ سلیمان کو تیر کی طرح چبھی ہوتی ہے۔۔

روحِ جن آپ پہلے زمین سے اُٹھیں ہمیں تکلیف ہو رہی ہے۔ غلامِ سلیمان۔

اتاشہ غلامِ سلیمان کی بات سن کر اٹھ جاتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان کا بس نہیں چل رہا ہوتا اُس کا دل کر رہا ہوتا ہے کے کبیر کو جان سے مار ڈالے لیکن وہ اتاشہ کا باپ تھا بعد میں اُسی کو تکلیف ہوتی اسی لیے اُس نے خود پر قابو پا لیا۔۔

آپ آئیں جھولے پر بیٹھیں۔۔۔۔غلامِ سلیمان۔

اتاشہ آہستہ آہستہ قدم اٹھائے جھولے کی طرف جاتی ہے اور اُس پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اتاشہ کے بیٹھتے ہی جھولا آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔۔

آپ جانتی ہیں روحِ جن ہمیں سب سے پہلے آپ کی کس چیز نے گھائل کیا؟؟ غلامِ سلیمان۔

نہیں۔۔۔اتاشہ جھولے پر بیٹھی کہتی ہے۔۔

آپ کی ان دو ہیرے جیسی چمکتی آنکھوں نے۔۔۔۔کچھ وقت ہمیں یہی سوچنے میں وقت لگا کے آپ ایک انسان ہی ہیں؟؟ یا کوئی حور۔۔۔غلامِ سلیمان کی بات کو پڑھ کر اتاشہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سی رونما ہوتی ہے۔۔

اور پتا ہے اُس کے بعد ہماری نظر پڑی آپ کے بالوں پر اور میں دیوانہ ہو گیا اِن کا۔۔۔آپ بہت خوبصورت ہیں روحِ جن۔۔۔۔غلامِ سلیمان۔

ہم آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ فَٹ سے بولتی ہے۔۔

روحِ جن ابھی وقت نہیں ہے یہ ہمارے سامنے آنے کا۔۔۔غلامِ سلیمان۔

لیکن کیوں ہم آپ کو دیکھ کیوں نہیں سکتے کیوں یہ وقت نہیں ہے۔۔اتاشہ زِد لگانے والے انداز میں کہتی ہے۔۔

ہماری بات مانیں روحِ جن ہم آپ کے سامنے نہیں آ سکتے۔غلامِ سلیمان۔

لیکن ہم آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ۔

ہمارے آپ کے سامنے آنے سے ہماری برادری کے لوگوں کو خبر ہو سکتی ہے، کہ ہم اپنی دنیا کے اصولوں کو توڑ کر آپ سے ملنے آتے ہیں۔۔! غلامِ سلیمان۔

لگنے دیں پتہ اس سے کیا ہو جائے گا؟؟اتاشہ۔

اُن کو پتا چلنا مطلب ہماری جدائی اور ہم آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتے روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان۔

لیکن وہ ہمیں جدا کیوں کریں گے؟؟اتاشہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ آپ انسان ہیں اور ہم ایک جن، ہمارے اصولوں میں انسان کے سایہ سے بھی دور رہنا ہوتا ہے اور پھر آپ تو ایک ہندو خاندان سے تعلق رکھتی ہیں یہ بات تو ایک طوفان سے کم نہیں ہو گی ہماری برادری کے لیے۔غلامِ سلیمان۔

تو کیا ہم آپ کو کبھی نہیں دیکھ پائے گے؟؟اتاشہ مایوس ہو کر کہتی ہے۔۔

صحیح وقت کا انتظار کریں روحِ جن، ہم خود آپ کے سامنے آجائیں گے لیکن فلحال یہ ضد چھوڑ دیں۔۔ غلامِ سلیمان۔

لیکن ہم سے صبر نہیں ہو رہا۔اتاشہ۔

آپ بے صبری مت بنیں، ضرور آپ کے لیے رب نے بہترین سوچ رکھا ہے،اور آپ جانتی ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے اور رب کا وعدہ تو سچا ہوتا ہے۔یقین رکھیں کہ جو دعا آپ کے دل میں ہے وہ ضرور قبول ہو گی اور جو حالات ابھی مشکل ہیں وہ جلد بہتر نہیں بہترین ہو جائیں گے۔ان شاءاللہ۔۔۔آپ بھی صبر کریں، آپ جانتی ہیں اللہ تعالیٰ کو صبر کرنے والے بندے بہت پسند آتے ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان۔

جی ٹھیک ہے غلامِ سلیمان میں صبر کر لیتی ہوں، لیکن ایک دن آپ کو ہمارے سامنے آنا ہو گا۔۔۔اتاشہ۔

جی ضرور روحِ جن اب ہم چلتے ہیں آپ رو یئے گا نہیں۔۔۔غلامِ سلیمان۔

نہیں روتی غلامِ سلیمان آپ کے ہونے کے بعد ہمیں بس وقتی تکلیف ہوتی ہے کوئی بھی ہو۔اتاشہ۔

روحِ جن آپ ہمیشہ ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان کہتے جس پر اتاشہ مسکراتی ہے۔۔

فی امان اللہ غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ۔

فی امان اللہ روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان۔

◈◈◈

مم جان آپ نے اُس دن بتایا کہ جنات انسانوں کو تنگ کرے تو ان کو سزا ملتی ہے،اور اگر انسان ہی انسان کو سزا دے تو تب کیا کرنا چاہیے ؟؟۔۔غلامِ سلیمان اپنی ماں حِرن سے پوچھ رہا تھا۔۔

بیٹا ان کو بھی سزا ملنی چاہیے،اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کو سزا دیتے ہیں، کبھی خود تو کبھی کسی کے ذریعے۔۔۔حِرن۔

اور جو بیٹی پر ہاتھ اُٹھائے اس کی کیا سزا ہو گی ؟؟غلامِ سلیمان۔

غلامِ سلیمان آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں ؟؟حِرن کہتی ہیں جس پر غلامِ سلیمان کو اپنی انجانے میں کی ہوئی بات پر شرمندگی ہوتی ہے۔۔

وہ مم جان میں تو بس پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔غلامِ سلیمان۔

غلامِ سلیمان آپ انسانوں کی دنیا میں کم جاتے ہیں نہ ؟؟؟حِرن کو غلامِ سلیمان کی بات پر شک سہ ہوتا ہے۔۔

جی مم جان ہم کم جاتے ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان۔

پھر ٹھیک ہے،بیٹا جس گھر میں بیٹیاں روتی ہیں اللہ تعالیٰ اُس گھر کا رزق تنگ کر دیتا ہے۔۔۔اور یہی سزا ہوتی ہے ایسے لوگوں کے لیے۔حِرن۔

مم جان اگر اُس سے بھی ان کو فرق نہیں پڑے تو؟؟ غلامِ سلیمان۔

بیٹا پھر تو اللہ ہی ہدایت دے اُن کو۔۔۔ حِسن۔

مم جان کیا ہم رابیل کے پھولوں والی بستی سے کچھ پھول لے سکتے ہیں؟؟ غلامِ سلیمان۔

جی کیوں نہیں بیٹا۔۔۔ حِسن کہتی ہیں اور غلامِ سلیمان کے ماتھے پر پیار کرتی ہیں۔

◈◈◈

آج تو ان دونوں ماں بیٹی کو سبق سیکھا کر رہوں گا پتا نہیں سمجھتی کیا ہیں خود کو۔۔۔ کبیر بڑبڑاتے ہوئے جنگل کے راستے سے گزر رہا ہوتا ہے جب سامنے سے ویملہ بھی چوڑیوں کا چھابا لیے آ رہی ہوتی ہے۔۔

کبیر کی نظر ویملہ پر پڑتی ہے جو بلکل اُس کے سامنے آ کر کھڑی ہوتی ہے۔۔

کہاں جا رہے ہو تم؟؟ ویملہ۔

تجھے کیا تو ماں لگتی ہے میری کیا؟؟ کبیر غصے سے کہتا ہے۔۔

ماں نہیں بیوی لگتی ہوں تیری بیوی۔۔۔ ویملہ بھی غصے سے کہتی ہے۔۔

جس پر کبیر کو بہت غصہ آتا ہے اور وہ اُسے زور سے دھکا دیتا ہے جس سے ویملہ چھابے سمیت کمر کے بل گر جاتی ہے۔۔

میرے سے اونچی آواز میں بات کرتی ہے؟؟ دونوں ماں بیٹی نے پاگل سمجھا ہوا ہے مجھے؟؟ تم دونوں کو میں ٹھیک کرنا جانتا۔۔۔ کبیر غصے میں کہتے کہتے ویملہ کو دیکھتا ہے جس سے اُس کی زبان کو باریک لگ جاتی ہے اور آنکھیں بہت بڑی ہو جاتی ہیں۔۔

و۔۔۔ ویملہ؟؟ کبیر ویملہ کو زمین پر لیٹا دیکھ آواز لگاتا ہے جس کی کمر سے خون نکل رہا ہوتا ہے اور جسم میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی ہوتی۔۔۔ کبیر کانپتے ہاتھوں سے ویملہ کے پاس جاتا ہے۔۔۔

ویملہ ویملہ۔۔۔اے ویملہ۔۔۔۔کبیر اُس کے اپر سے چھابا اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویملہ کی کمر میں درخت کی نوکیلی لڑکی گئی تھی جو کمر سے گھس کر سامنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔۔کبیر دیکھ کر بہت گھبرا جاتا ہے۔۔

ویملہ ویملہ سن مجھے معاف کر دے غلطی ہو گئی سن ویملہ اُٹھ ناں۔۔۔کبیر ویملہ کو ہِلا ہِلا کر کہتا ہے لیکن ویملہ اب اِس دنیا سے دور چلی گئی تھی۔۔۔۔۔وہ کیا جواب دیتی۔۔

کبیر پریشان،اور گھبرا جاتا ہے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے وہ ویملہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـ اٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

میں نکلا اور ریڑھی لے کر راستے پر اک موڑ آ۔۔۔آ۔۔۔روہن جو کے رحیم پور کا ہی رہنے والا تھا اپنی ریڑھی لے کر جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کے لیے جا رہا ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ گنگا رہا ہوتا ہے۔۔۔جب ویملہ کو سامنے زمین پر پڑے دیکھ کر گانا آدھا اُس کے منہ میں رہ جاتا ہے۔۔

روہن ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے اور پھر بھاگ کر ویملہ کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔

ارے یہ تو ویملہ بھابھی ہے لیکن یہ خون۔۔۔روہن ویملہ کا خون دیکھ کر بہت پریشان ہو جاتا ہے۔۔۔

اور جلدی سے موبائل نکال کر کسی کا نمبر ملانے لگتا ہے۔۔

راجہ بھاگ کہ آیا جنگل کی طرف جو راستہ جاتا ہے اُس پر، تو جلدی آ۔۔۔روہن ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

◈◈◈

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں شہزادے غلامِ سلیمان ؟؟؟ وہ رابیل کے پھولوں والی بستی سے پھول توڑ رہا ہوتا ہے جب پیچھے کسی کی آواز آتی ہے۔۔

وہ آواز پہچان جاتا ہے۔۔۔

کچھ نہیں بس کچھ پھول چاہیے تھے۔۔۔غلامِ سلیمان پھولوں ہی توتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔

آپ نے شہزادی حِن سے اجازت لی تھی ؟؟۔۔۔

جی مم جان سے اجازت لے کر ہی توڑ رہا ہوں خینہ۔۔۔

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔

خینہ حِن کی دوست کی بیٹی ہوتی ہے جو کے پھولوں کی رکھوالی کے لیے باغ میں گھوما کرتی تھی۔۔۔اِسی وجہ سے غلامِ سلیمان اور خیمہ کی آپس میں اچھی دوستی بھی تھی۔۔

شہزادے غلامِ سلیمان۔۔۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ پھول آپ کو کس لیے چاہیے ؟؟ کیونکہ آپ کبھی بھی باغ میں نہیں آتے تھے آج ہم نے آپ کو یہاں دوسری بار آتے دیکھا۔ خینہ کہتی ہے۔۔

یہ پھول؟؟ غلامِ سلیمان کی سوچ سیدھا اتاشہ پر جاتی ہے وہ اپنی آنکھیں بند کرتا ہے اور اتاشہ کا چہرہ اُس کے سامنے آجاتا ہے، وہ معصومیت، وہ آنکھیں، وہ گڑھے۔۔۔وہ مسکراہٹ غلامِ سلیمان سوچ کر ہی مسکرادیتا ہے۔۔

شہزادے ہم آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں؟؟۔۔۔خینہ غلامِ سلیمان کو کھویا ہوا دیکھ کر سوال کرتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان آپنی آنکھیں کھولتا ہے۔۔۔۔

بس یونہی ہمارا دل کیا تو لینے آگئے۔۔ غلامِ سلیمان اتاشہ کو سوچتے اور پھول توڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی اچھا شہزادے۔۔۔۔ شہزادے وہ ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی۔۔۔

خینہ ہم آپ کی ساری باتیں اطمینان سے سنیں گے لیکن فلحال ہم بہت جلدی میں ہیں ہمیں جانا ہوگا۔۔۔خینہ کہہ ہی رہی ہوتی ہے جب غلامِ سلیمان بات کاٹ کر بولتا ہے اور اُڑھ جاتا ہے۔۔

مگر ہماری بات۔۔۔۔غلامِ سلیمان۔۔۔خینہ منہ بنا کر کہتی اور اُسے جاتا ہوا دیکھتی ہے۔۔

◈◈◈

سارے گاؤں والے ویملہ کی لاش پر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔ہر کوئی الگ الگ باتیں بنا رہا ہوتا ہے۔۔

آخر ہوا کیا اِس بیچاری کے ساتھ۔۔۔ایک عورت ساتھ کھڑی عورت سے کہتی ہے۔۔۔

مجھے لگتا بیچاری کا پاؤں پھسل گیا ہوگا اور لکڑی گھس گئی پیٹ سے۔۔۔دوسری عورت کہتی۔

پتا نہیں اب اِس کی بیٹی کا کیا ہوگا باپ تو ہے ہی نشائی۔۔۔یہی تو تھی ایک اُس کا سہارا۔۔۔ساتھ کھڑی تیسری عورت کہتی ہے۔۔

ارے کیا تم سب یہاں کھڑی ہو کر باتیں کر رہی ہو اِس کو اس کے گھر لے کر جاو اٹھاؤ اِسے۔۔۔روہن اُن تینوں عورتوں سے کہتا ہے۔۔

◈◈◈

مونی آج پتا ہے ہم ماں کے لیے خود کھانا بنائے گے وہ بیچاری ہمارے لیے ہر روز صبح اٹھ کر جاتی ہیں اور شام کے بعد واپس آ کر ہمیں کھانا بنا کر دیتی ہیں تھکی ہوئی ہو کر بھی وہ ہمیشہ ہمارے لیے کھانا بناتی ہیں۔۔۔آج ہم ان کے لیے بنائے گے وہ بہت خوش ہو جائیں گی دیکھنا آپ۔۔۔اتاشہ مونی کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف ہوتی ہے جب اُسے باہر سے آتی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔۔۔۔۔

مونی لگتا ہے کوئی باہر ہے۔۔۔ہم دیکھ کر آتے ہیں۔۔۔اتاشہ مونی کو کہتی باہر کی طرف چل دیتی ہے۔

بابا آپ؟؟اور یہ سب کیا کر رہے ہیں۔۔۔اتاشہ کبیر کو دیکھ کر کہتی ہے جو بھاگ کر دروازہ بند کر رہا ہوتا ہے۔۔۔اور بہت ڈرا سا ہوتا ہے۔۔

و۔۔۔وہ ت۔۔۔تاشی تو جلدی سے سامان باندھ ہم۔۔۔ہم آج جا رہے۔۔۔تیری بوآ کے گھر۔۔۔کبیر کانپتے لفظوں کا سہارا لے کر اپنی بات کرتا ہے۔۔

لیکن بابا ابھی اتنی جلدی؟؟اور ماں وہ بھی تو جائے گئی ہمارے ساتھ اُن کو آنے دیں پھر ہم سامان باندھیں گے۔۔اتاشہ باپ کی ایسی حالت پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔

ت۔۔و۔۔۔جھے جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کر ب۔۔۔بس۔۔۔کبیر بہت ڈرا ہوا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بابا سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں ہمارا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔بابا بتائے ناں؟؟اتاشہ باپ کو دیکھ کر پریشانی سے کہتی ہے۔۔

و۔۔۔وہ تو ہٹ۔۔جا آگے سے۔۔۔کبیر کہتے ہوئے اتاشہ کو دھکا دے کر کمرے کی طرف بھاگتا ہے۔۔

بابا ہوا کیا؟؟اتاشہ پریشانی سے کہتی باپ کو کمرے میں جاتا ہوا دیکھتی ہے اور دروازہ بند کرنے کے لیے مڑتی ہے۔۔۔۔۔

سامنے سے کچھ لوگ اُس کے گھر کی طرف آرہے ہوتے ہیں۔۔

ارے یہ سب اکھٹے کیا کرنے آرہے ہیں یہاں۔۔۔اتاشہ حیرانگی سے دیکھتی ہے۔۔

جب کچھ غور سے دیکھنے پر اُسے اپنی ماں کی ساڑھی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔

ارے یہ ہماری ماں نے پہنی ہوئی تھی ساڑھی لیکن یہ کون ہے جس نے ویسی ہی ساڑھی پہنی ہے اور اِس کو ہوا کیا ہے جو ریڑھی پر لیٹا یا ہوا ہے۔۔۔اتاشہ ابھی سوچ ہی رہی ہوتی ہے جب اُسے ویملہ کا چہرہ نظر آتا ہے۔۔۔

ما۔۔۔ں۔۔۔۔۔اتاشہ زور سے چیختی ہے اور تب تک سب لوگ اتاشہ کے گھر کے دروازے پر آجاتے ہیں۔۔

کیا ہوا ہماری ماں کو کیا ہوا؟؟؟؟اتاشہ روتے ہوئے سب سے پوچھ رہی ہوتی ہے۔۔

بیٹا سنبھالو خود کو۔۔۔اُن میں سے ایک عورت اتاشہ کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔جو کے پاگلوں کی طرح اپنی ماں کو اٹھا رہی ہوتی ہے۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔کیا سنبھالیں خود کو ہم ہماری ماں، ہماری ماں۔۔۔ماں۔۔۔اتاشہ کہتے کہتے ماں کو دیکھ کر رونا شروع ہو جاتی ہے۔۔۔

وہ چیخ چیخ کے رو رہی ہوتی ہے۔

ہمیں نہیں پتا ہمیں ہماری ماں لا کر دیں ہم، ہم آپ سب کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔۔۔ہمیں ہماری ماں لا دیں۔۔۔اتاشہ سب کے سامنے پاگلوں کی طرح ہاتھ جوڑتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

بیٹا ہم کیا کر سکتے ہیں یہ تو اُپر والے کی مرضی ہے یہ تو۔۔۔اُس کو دیکھ کر ایک عورت کہتی ہے۔۔

اتاشہ روتے روتے بیہوش ہو جاتی ہے۔۔

ارے ارے بچی کو سنمبھالو۔۔۔روہن اتاشہ کو دیکھ کر عورتوں سے کہتا ہے، جس پر سب عورتیں اتاشہ کے پاس جاتی ہیں اور اُسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتی ہیں۔۔

روحِ جن۔۔۔اتاشہ کو آواز سنائی دیتی ہے وہ بے ہوشی کی حالت میں بھی اُسے سن سکتی تھی۔۔

روحِ جن ایسا نہیں کریں آپ کمزور نہیں پڑیں۔غلامِ سلیمان۔

غلامِ سلیمان آپ دیکھیں ناں ہماری ماں ہماری ماں مر گئی ہم اب کیسے سنمبھالیں خود کو۔اتاشہ دل میں کہتی ہے۔۔

روحِ جن اللہ تعالٰی اپنے اُس بندے کو جلدی اپنے پاس بولا لیتا ہے جو اُنھیں پسند ہو۔اِس پر روتے نہیں ہیں ہم اپکا درد سمجھ سکتے ہیں۔۔۔لیکن ابھی آپ نے کمزور نہیں پڑنا، آپ کی ماں کو آپ کے بابا نے مارا ہے، اُن کو اِن کے کیے کی سزا ملنی چاہیے اُٹھیں آپ۔۔

لیکن غلامِ سلیمان وہ ہمارے بابا ہیں وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔

روحِ جن آپ کی ماں کو اُنھوں نے دھکا دیا جس کی وجہ سے وہ گر کر لکڑی کی نوک پر جا لگی، آپ صرف جا کر اپنے بابا سے یہ بات پوچھیں دیکھیں کیا کہتے ہیں، اور خود کو اکیلا مت سمجھیں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے پاس۔۔۔۔

غلامِ سلیمان کہتا جس پر اتاشہ جھٹکا لے کر اُٹھتی ہے۔۔۔اور اندر کی طرف بھاگتی ہے، جہاں اُس کا باپ ایک کونے میں چھپا بیٹھا ہوتا ہے۔۔

بابا۔۔۔وہ دردناک آواز سے کہتی ہے جس کی آنکھیں رو رو کر لال ہو گئی تھیں۔۔

چُپ چُپ تاشی جا تو یہاں سے چلی جا کوئی پوچھے تو میرا نہ بتانا۔ کبیر ڈرتے ہوے کہتا ہے۔۔

بابا آپ نے ماں کو۔۔۔اتاشہ کہتے کہتے رونے لگتی ہے۔۔

تاشی، کسی کو مت بتانا۔۔۔کبیر کہتا ہے۔۔

دیکھنا تاشی ایک دن تیرا باپ میرے ساتھ کی ساری ناانصافیوں کا بدلہ دیگا۔۔۔۔اور اُس دن مجھے سکون ملے گا۔اتاشہ کو اُس کی ماں کی بات یاد آتی ہے۔۔

اتاشہ روتے ہوے باہر جاتی ہے۔۔

ہمارے بابا نے ہماری ماں کو مارا ہے۔۔۔اتاشہ سب کے سامنے روتے ہوے کہتی ہے۔۔

اے لڑکی یہ کیا بول رہی ہے تو؟؟ کہیں پاگل واگل تو نہیں ہو گئی۔۔اُس کو ایسا کہتے دیکھ راکیش کہتا ہے۔۔

ہم ٹھیک ہیں ہمارے بابا ہی نے ماں کو مارا ہے۔اتاشہ چینخ کر کہتی ہے۔۔

جس پر کبیر بھاگ کر باہر آتا ہے۔۔۔۔گندی اُولاد تجھے کہا بھی تھا منہ مت کھولنا تو بھی اپنی ماں کی طرح میری دشمن نکلی۔۔۔۔کبیر کہتا کہتا اتاشہ کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔

لیکن وہ ہاتھ ہوا میں ہی رک جاتا ہے، جس کو دیکھ کر سب حیران ہوتے ہیں۔۔

ایک دم سے ہاتھ نیچے جاتا ہے جیسے کسی نے کبیر کا ہاتھ جھٹکا ہو۔۔

روحِ جن ہم برداشت کر رہے ہیں کہ یہ آپ کے باپ ہیں۔۔۔اگر اُنھوں نے پھر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی تو میرا صبر جواب دیں دے گا۔۔اتاشہ کو آج غلامِ سلیمان کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔

جس کو سن کر اتاشہ کے ہوش اُڑھ جاتے ہیں، اتنی پر سکون آواز۔۔۔کے اگر کوئی انسان سنتا تو پاگل ہو جاتا۔۔۔۔

دیکھ لیا آپ سب نے اب۔۔۔اتاشہ کبیر کے جرم قبول کرنے پر سب کو کہتی ہے۔۔

پکڑو سب اُس کبیر کے بچے کو۔۔۔۔رو ہن کہتا ہے جس پر سب مرد اسے پکڑنے کے لیے بھاگتے ہیں۔۔۔اور ایک فون پر پولیس کو بلاتا ہے۔۔

اتاشہ وہی بیٹھی رونے شروع ہو جاتی ہے۔۔

◈◈◈

کچھ ہی دیر میں پولیس آ جاتی ہے اور کبیر کو لے جاتی ہے۔۔

اب ویملہ کو جلانے کا بندوبست کیا جا رہا تھا۔۔۔وہ ہندو تھے تو ان کا یہی رواج تھا۔۔

اتاشہ ایک جگہ سن ہو کر بیٹھی آنکھوں سے آنسوں بہائیں جا رہی تھی۔۔

روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان کی آواز اتاشہ کے کانوں میں پڑتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہمیں ماں کی یاد آ رہی ہے۔۔۔۔۔اتاشہ ویسے ہی بیٹھی ہوئی کہتی ہے۔۔

روحِ جن ہم جانتے ہیں ہم سے بھی آپکی یہ تکلیف نہیں دیکھی جا رہی لیکن پہلے آپ اپنی ماں کو غسل دیں اٹھیں۔۔۔۔

غسل ؟؟ وہ کیسے دیتے ہیں اور کیا ہوتا ہے۔۔

جب کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے تو اُسے پاک وصاف کر کے بھیجا جاتا ہے تا کے اللہ تعالیٰ اُسے سکون میں رکھیں۔۔۔۔

لیکن ہمیں نہیں پتا کیسے دیتے ہیں۔۔

آپ پریشان نہ ہوں کچھ ہی دیر میں ایک عورت آپ کے پاس آئے گی آپ ان سے پوچھنا وہ آپکو طریقہ بتائے گی۔۔

لیکن میں اُنھیں پہچانوں گی کیسے ؟؟۔

اُن کے چہرے سے ،اُن کے چہرے پر نور ہو گا۔۔۔وہ بزرگ سی ہو نگی۔۔

ٹھیک ہے غلامِ سلیمان۔۔

اتاشہ کھوئی ہوئی سی بیٹھی اُس عورت کا انتظار کرتی ہے۔جب کوئی اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتا ہے،وہ ایک دم سے اُوپر دیکھتی ہے۔۔

ایک بزرگ عورت جو زیادہ عمر ہونے بعد بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے چہرے پر نور ہی نور پھیلا ہوتا ہے اِس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔۔

آپ ؟؟اتاشہ پہچان جاتی ہے لیکن پھر بھی پوچھتی ہے۔۔

میں بی فاطمہ ہوں اِسی گاؤں میں رہتی ہوں۔۔۔مجھے کسی نے بتایا کے آپکی ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو میں آگئی آپ کے پاس۔۔

لیکن مجھے کسی نے۔۔۔۔۔

جی میں جانتی ہوں غلامِ سلیمان نے آپ سے میرا ذکر کیا ہو گا دراصل میں جنات کی بات سن سکتی ہوں،تو غلامِ سلیمان نے مجھے ہی آپ کے پاس آنے کا کہا ہے۔۔۔اتاشہ کہہ ہی رہی ہوتی ہے جب بی فاطمہ بتاتی ہے۔۔

آیئے ہم آپکو غسل کا طریقہ بتائے۔۔۔بی فاطمہ اتاشہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کہتی ہے ساتھ لے جاتی ہے۔۔

ویملہ کو غسل دیا جاتا ہے سب عورتیں پریشان ہوتی ہیں کے آخر یہ کیا کر رہی ہے اتاشہ۔

غسل دیتے ہوئے اتاشہ اپنی ماں کو گلے لگا کر روتی ہے۔۔۔۔

نہیں بیٹا روتے نہیں آپ کے رونے سے آپکی ماں کو تکلیف ہو گی کیا آپ چاہتی ہیں جیسے وہ اپنی زندگی میں تکلیف میں رہی ویسے ہی مرنے کے بعد بھی رہے ؟؟ بی فاطمہ اتاشی کو کہتی۔۔

نہیں ہم اب نہیں روئے گے بی جان۔۔۔اتاشہ بی فاطمہ سے کہتی جس پر بی فاطمہ مسکراتی ہے۔۔

سب لوگ کھڑے کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں بی فاطمہ کچھ مسلمان مردوں کو بلا کر اپنے گاؤں میں بنے قبرستان میں ویملہ کی قبر بنواتی ہے۔۔

اے لڑکی تو پاگل ہے کیا یہ سب کیا کر رہی ہے اِس سے تیری ماں کو شانتی نہیں ملنے والی۔۔۔راکیش اتاشہ کی اِس حرکت پر کہتا ہے۔۔

جس پر سب لوگ ہاں ہاں کہتے ہیں۔۔

اب سب کو جو کہنا ہے کہیں ہماری ماں کو اُس میں ہی سکون ملے گا،وہ مٹی کی اِمانت ہیں اور مٹی میں ہی جائے گی۔اتاشہ وہی کہتی ہے جو بی فاطمہ نے اتاشہ سے کہا ہوتا ہے۔۔۔اتاشہ بی فاطمہ سے یہ سوال غسل دیتے وقت پوچھتی ہے جس پر بی فاطمہ سب بتاتی ہے۔۔

تو ہندو ہو کر مسلمانوں والے کام کر رہی ہے اپنے دھرام سے ہٹ رہی ہے شرم نہیں آتی تجھے۔راکیش اتاشہ کی بات سن کر کہتا ہے۔۔

ہم ہندو پیدا ہوئیں یہ ہماری غلطی نہیں ہے لیکن آج سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہم ہندو بن کے زندگی گزاروں ہاں یہ ہماری غلطی ہے۔۔

تو اپنے بھگوان کو چھوڑ رہی ہے۔۔۔۔راکیش۔

بے شک ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے اور وہ واحد ہے جو پوری دنیا کا مالک ہے،اُس کے علاوہ کوئی بھی خدا نہیں۔۔۔اتاشہ بھیگی آنکھوں سے کہتی ہے۔۔

تیرا ساتھ رہنا ہی نہیں چاہیے تو یہاں رہنے کے قابل ہی نہیں۔۔۔راکیش کہتا ہے۔۔

خبر دار جو کسی نے اِس کو کچھ بھی کہا۔۔بی فاطمہ آتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ اُس کا اپنا گھر ہے تم لوگوں نے کوئی بھی غلط حرکت کی تو میں پولیس کو بولا لوں گی۔۔بی فاطمہ کہتی ہے جس پر سب چُپ ہو جاتے ہیں۔۔۔چار بندے آکر ویملہ کا جنازہ کاندھوں پر اُٹھاتے ہیں۔۔

بی جان ہماری ماں۔۔۔اتاشہ لال آنکھوں سے بی جان سے اپنی ماں کو لے جاتے ہوئے دیکھتے کہتی ہے۔۔

بیٹا وہ اللہ کی امانت تھیں انھوں نے واپس لے لی، تم اُنھیں بھول تو نہیں پاؤ گی میں جانتی ہوں لیکن تمھاری آج سے میں ماں ہوں۔۔۔بی فاطمہ کہتی ہے جس پر اتاشہ اُس کے گلے لگ کر روتی ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

ویملہ کو دفن کیا گیا تھا۔۔آج اتاشہ بلکل اکیلی ہو گی تھی اُس کے دل کا حال وہ خود ہی جانتی تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ماں کی باتیں یاد کر رہی ہوتی ہے، شدت سے یاد آنے پر جو آنسوں اُس نے کب سے روکے ہوئے تھے وہ باہر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔کچھ دیر کے بعد اُس کے رونے میں اور شدت آجاتی ہے وہ زور زور سے رونے لگتی ہے۔۔

روحِ جن، نہیں کرو مجھ پر اتنا ظلم۔۔۔غلامِ سلیمان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی ہے جس پر وہ ایک دم سے چپ ہو جاتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہم اکیلے ہو گئے ہیں، یہ گھر ہمیں کھانے کو دوڑتا ہے۔۔۔سب گاؤں والے ہمیں نکالنا چاہتے ہیں ہم کیا کریں ہمیں سکون نہیں مل رہا رونے سے بھی دل کا بوجھ ہلکا نہیں ہو رہا۔۔۔وہ سسکیاں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہمیں معلوم ہے روحِ جن لیکن ہم آپ کے ساتھ ہیں ناں؟؟ماں باپ جتنا پیار تو شاید ہی کوئی دے پائے لیکن ہم آپ کو روح کا سکون ضرور دیں گے۔۔۔روحِ جن۔

روح کا سکون؟؟کیسے ملے گا غلامِ سلیمان؟وہ لال آنکھوں سے غلامِ سلیمان کو دیکھتی ہے۔۔

بتاتا ہوں بتاتا ہوں پہلے جلدی سے آپ اپنے آنسوں صاف کریں۔غلامِ سلیمان۔

کر دیئے، اب بتائیں۔۔۔

آپنے ساتھ دیکھیں۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ اپنے ساتھ دیکھتی ہے جہاں ایک خوبصورت مہرون رنگ کا فراک پڑا ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے رابیل کے پھولوں جیسا کام ہوا ہوتا ہے اور ساتھ ہی فراک کے ایک دوپٹہ بھی ہوتا ہے۔۔

روحِ جن دنیا میں بہت سے لوگ آتے ہیں اور چلے بھی جاتے ہیں۔۔۔اور ہم جانتے ہیں یہ بات اُس کے باوجود بھی ہم روتے ہیں خود کو تکلیف دیتے ہیں۔۔اور یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، جب انھوں نے آپ کو ماں باپ دیئے تو کیا آپ نے ان سے کہا تھا؟نہیں ناں۔۔۔وہ چاہتے تو آپکو شروع سے بھی ماں باپ سے دور کر سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا آپ کو ماں کا پیار دیا۔۔۔۔اب آپ سے اگر لیا ہے تو آپ کو اس پر افسوس کرنے کے بجائے اُن کے اگے کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔۔

لیکن ہم دُعا۔۔؟ ہماری دُعا وہ سنیں گے ؟؟ ہم ایک ہندؤ لڑکی نہ کبھی اُن کا ذکر کیا، نہ ہی کبھی اُن کا کوئی کام۔۔۔ وہ میری سنیں گے کیا؟۔۔۔اتاشہ مایوسی سے کہتی ہے۔۔

روحِ جن وہ اللہ بہت رحیم ہے، جب بھی کوئی اُن کے سامنے ایک آنسوں گراتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ ہم سے گناہ ہو گیا، ہم سے غلطی ہو گئی ہم معافی مانگتے ہیں ہمیں معاف کر دیں۔۔تو وہ نہیں دیکھتے وہ انسان کتنا بڑا گناہ گار ہے معاف کر دیتے ہیں، تو پھر آپ کو تو خود اللہ تعالیٰ اپنے راستے پر لانا چاہتے تھے اسی لیے آپ کا دل اپنی طرف موڑ لیا اُنھوں نے۔۔

تو اب میں کیا کروں غلامِ سلیمان ؟؟۔۔اتاشہ۔

یہ کپڑے پہنے اچھے سے حجاب لیں ایسے کے آپکے سر کا ایک بھی بال نظر نہ آئے۔۔۔غلامِ سلیمان اتاشہ سے کہتا ہے۔۔

جی میں جاتی ہوں۔۔۔۔اتاشہ۔

◈◈◈

کچھ ہی دیر میں اتاشہ وہ فراک پہنے اُپر حجاب لیے آ جاتی ہے، وہ بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی یوتی ہے۔۔

جو اللہ کا راستہ چنتا ہے، وہ پھر بے حد خوبصورت لگتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان اب بتایئے کیا کرنا ہے۔۔۔۔اتاشہ کہتی ہے۔۔

آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔روحِ جن۔

وہ تو ھم ہیں ہی۔۔۔غلامِ سلیمان آپ نئی بات بتائے کوئی۔اتاشہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تاشی پیاری لگ رہی ہے بہت بہت بہت۔۔۔تاشی میری تاشی۔۔۔اتاشہ کو دیکھ کر مونی بار بار کہنے لگتا ہے۔۔

مونی ناں کریں ایسا مجھے جلن ہو رہی ہے اب۔۔۔مونی کو بولتا دیکھ غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

ارے ہمارے مونی سے کچھ نا کہیں۔۔۔۔غلامِ سلیمان کے کہنے پر اتاشہ پھر مسکراہٹ دباتے ہوئے غصے والے انداز میں بولتی ہے۔۔

ہاں ہاں یہ میری تاشی ہے مونی کی تاشی ہے۔۔۔مونی اتاشہ کو خود کی سائیڈ لیتے دیکھ کہ بولتا ہے۔۔

ناں کریں یہ ستم ہم پر جناب مونی جی۔۔۔۔غلامِ سلیمان بھی ہنسی دباتے ہوئے مونی سے کہتا ہے۔۔

مونی نے کہہ دیا تو کہہ دیا۔۔۔بس بس بس۔۔۔مونی پھر سے کہتا ہے۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔مونی کے ایسا کہنے پر دونوں ہنسنے لگتے ہیں۔۔

◈◈◈

روحِ جن آیئے آپکو کلمہ پڑھائیں ہم۔۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

کلمہ وہ کیا ہوتا ہے غلامِ سلیمان ؟اتاشہ حیرانی سے دیکھتی ہے۔۔

روحِ جن اسلام کی پہلی سیڑھی ہے یہ۔۔۔آپ جب تک یہ نہیں پڑھیں گی تب تک آپ اسلام میں نہیں آسکیں گی۔۔۔اور اُسے دل سے بھی ماننا ہو گا۔۔۔غلامِ سلیمان اتاشہ سے کہتا ہے۔۔

جی میں ضرور عمل کروں گی۔۔اتاشہ کہتی ہے۔۔

تو پھر پڑھیں۔۔۔۔غلامِ سلیمان اتاشہ جو کلمہ پڑھاتا ہے جس کے پیچھے پیچھے اتاشہ بھی پڑھتی ہے۔۔

کلمہ پڑھنے کے بعد اتاشہ کے دل میں سکون کی لہر اُٹھتی ہے۔۔

روحِ جن اب آپ نماز پڑھیں میں آپکو جیسے کہوں آپ نے ویسے ویسے کرنا ہے اور سب سے پہلے وضو کرنا ہے۔۔۔

غلامِ سلیمان کہہ کر اُسے وضو کا طریقہ بتاتا ہے جس کے بعد اتاشہ وضو کر لیتی ہے۔۔

اب جو جو ہم پڑھائیں وہی پڑھنا ہے نیت کے بعد آپ نے اپنی توجہ صرف نماز پر رکھنی ہے کیونکہ نماز پڑھتے ہوئے بندا اللہ کے سامنے ہوتا ہے، اُس سے بات کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان اتاشہ کو سمجھا رہا ہوتا ہے۔۔

جی ٹھیک ہے غلامِ سلیمان شروع کریں؟۔۔۔ اتاشہ سب سن کر کہتی ہے، جس کلمے نے اُسے اتنا سکون دیا تو نماز کتنا دے گی یہی سوچ کر وہ بے صبری سے نماز پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔

جی ضرور آپ کے ساتھ ہی ہم نے جانماز رکھا ہے اُسے بیچھا لیں اور پھر اس پر بغیر جوتے کے کھڑی ہو جائے۔۔۔ غلامِ سلیمان کہتا اتاشہ ویسا ہی کرتی ہے۔۔

اس طرح سے اتاشہ کو غلامِ سلیمان ساری نماز پڑھا دیتا ہے۔۔۔ اتاشہ کے لیے نئے الفاظ تھے لیکن غلامِ سلیمان نے ہر لفظ ٹھہر ٹھہر کر پڑھایا تھا جس سے اُسے آسانی ہوئی۔۔

چلیں روحِ جن ہم چلتے ہیں انشااللہ کل آئیں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے غلامِ سلیمان فی امان اللہ۔۔۔

روحِ جن آپ نے رونا نہیں ہے آپ کے رونے سے ہمارے دل میں درد ہوتا ہے۔۔۔ جیسے جیسے آپ کے رونے میں شدت آتی ہے میرے دل میں تکلیف بڑھتی جاتی ہے۔۔

وہ کیوں؟؟ اتاشہ سوال کرتی ہے۔۔

وہ اس لیے روحِ جن کے ہم آپ سے محبت کرتے ہیں اور جن سے ہم محبت کرتے ہیں اُن کے رونے پر ہمارے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔۔۔ ہم اب تک کے آپنی دنیا میں دوسرے جن ہیں جسے کسی انسان سے محبت ہوئی اور مم جان نے بتایا تھا کے جس کو پہلے محبت ہوئی تھی اُسے بھی دل میں تکلیف ہوتی تھی۔۔۔ جب جب وہ انسان روتا تھا یا تکلیف میں ہوتا تھا۔۔۔ اُس کے بعد ہمیں محبت ہوئی کسی انسان سے بلکہ نہیں ہماری روحِ جن سے۔۔۔ ہمارا سکون۔۔۔

غلامِ سلیمان کی بات سن کر اتاشہ کھو سی جاتی ہے۔۔۔۔

ہم جائیں روحِ جن ؟؟ آپ اجازت دیں۔۔۔۔

اگر ہم کہیں کے نہیں جائیں پھر ؟؟ اتاشہ۔

ہم آپ کی اجازت کے بغیر ہِل بھی نہیں سکتے روحِ جن۔۔۔

ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں غلامِ سلیمان۔۔۔ اتاشہ اُس کی آواز میں کھوئی ہوئی کہتی ہے۔۔

ہم جانتے ہیں روحِ جن آپ ہم سے جتنی محبت کرتی ہیں مونی سے تو کچھ کہنے نہیں دیتی آپ۔۔۔ غلامِ سلیمان محبت بھرے انداز میں کہتا ہے جس پر اتاشہ ہنسنے لگ جاتی ہے۔۔

مونی تو ہمارا پہلا پیار ہے کیوں مونی۔۔۔ اتاشہ کہتے مونی کو دیکھتی ہے۔۔

تاشی مجھ سے پیار تاشی مجھ سے پیار ہاں ہاں۔۔۔۔ مونی کہتے ہوے جھولا جھولتا ہے۔۔

ارے ہم ابھی یہی ہیں خوشبو گئی نہیں ہے جو آپ ہوش میں آ گئے ہیں۔۔۔ غلامِ سلیمان مونی کو بولتا دیکھ کہتا ہے جس پر مونی چپ کر کے جھولا جھولنے لگتا ہے مونی کو عادت ہو چکی تھی خوشبو کی اسی لیے وہ بھی کچھ نہیں کہہ سکا۔۔

آپ ہمارے مونی کو بلیک میل کر رہے ہیں ؟؟ اتاشہ مسکراہٹ دباتے کہتی ہے۔

نہیں، مونی ہم آپ کو بلیک میل کر سکتے ہیں ؟؟ غلامِ سلیمان مونی سے پوچھتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان اچھا بچا غلامِ سلیمان اچھا بچا۔۔۔ مونی زور زور سے کہتا ہے۔۔

لیکن مونی۔۔۔۔

تاشی چپ تاشی چپ۔۔۔۔اتاشہ کچھ کہنے لگتی ہے جس پر مونی چپ کرنے کا کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے مونی میاں پارٹی بدل لی۔۔۔۔اتاشہ مایوس سے لہجے میں مسکراہٹ دبائے کہتی ہے۔۔

اب آپ بلیک میل کر رہی ہیں مونی کو۔۔۔ غلامِ سلیمان اتاشہ کی شکل دیکھ کر کہتا ہے۔۔

ہم نے کب کیا؟؟ اتاشہ فٹ سے کہتی ہے۔۔

یوں مینا سامنہ بنا کے روحِ جن۔۔۔۔غلامِ سلیمان مسکراہٹ کو دباتے کہتا ہے۔۔

ہم آپ کو بتائے ؟؟ اتاشہ۔

نہیں نہیں روحِ جن ہم چلے۔۔۔اتاشہ کے کہنے پر غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔۔

جس پر اتاشہ ہنسنے لگتی ہے۔۔

اب ہم جائیں ؟؟ غلامِ سلیمان۔

جی غلامِ سلیمان آپ جائیں فی امان اللہ۔۔اتاشہ غلامِ سلیمان کو اجازت دیتی ہے۔۔

فی امان اللہ روحِ جن۔۔۔ مونی آپ کو بھی فی امان اللہ اور یاد رہے آپ میری پارٹی کے ہو۔۔۔غلامِ سلیمان جاتے جاتے اتاشہ کو تنگ کر کے جاتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔۔۔۔۔اتاشہ ن پر زور دے کر بولتی ہے۔۔

روحِ جن۔۔۔۔۔غلامِ سلیمان بھی ن پر زور دے کر بولتا ہے۔۔

آپ نے جانا ہے یا نہیں؟؟اتاشہ پوچھتی ہے۔۔

دل تو آپ کے پہلو میں بیٹھنے کا ہے۔۔۔غلامِ سلیمان۔

غلامِ سلیمان فی امان اللہ۔۔۔اتاشہ کہتی ہے۔

جی جی فی امان اللہ جاتے ہیں ہم، اب کیا آپ دھکے دے کر نکالے گی؟؟ غلامِ سلیمان اتاشہ کی آنکھیں دیکھ کر شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان کی بات پر اتاشہ ہنستی ہے۔۔۔اور غلامِ سلیمان کو اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر دلی سکون ملتا ہے اور وہ چلا جاتا ہے۔۔

آہستہ آہستہ خوشبو جانے لگتی ہے۔۔۔اتاشہ کو اُس کے جانے کا علم ہونے لگتا ہے۔۔۔لیکن جاتے ہوئے وہ اتاشہ کو نیند کی وادیوں میں کھو جانے کا بندوبست کر کے جاتا ہے۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کے اُس کے جاتے ہی اتاشہ اکیلی ہو جائے گی اور پھر اُسے یہ سوچ کر تکلیف ہو گی اور وہ غلامِ سلیمان نہیں دیکھ سکے گا۔۔اسی لیے جاتے ہوئے وہ کچھ پڑھ کر اتاشہ پر پھونکتا ہے جس کے بعد اتاشہ پر ایک دم نیند کا خمار چھانے لگ جاتا ہے اور وہ سو جاتی ہے۔۔

◈◈◈

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿۷۲ : ۱﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿۷۲ : ۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

سورج کی کرنیں آسمان پر چھا رہی تھیں اتاشہ جو رات کو غلامِ سلیمان کی وجہ سے کب سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔ مونی کی آواز پر ایک دم سے اٹھی تھی۔۔

کیا ہوا مونی آپکو؟؟؟ اتاشہ اُٹھتے ساتھ مونی سے پوچھتی ہے۔۔

مونی کو بھوک لگی ہے مونی کو بھوک لگی ہے۔۔ اتاشہ کے پوچھنے پر مونی کہتا ہے۔۔

ہم بھوک تو ہمیں بھی لگ رہی ہے مونی لیکن آج ماں بھی نہیں ہیں جو ہمیں کچھ بنا کر دیں۔۔۔ اتاشہ اپنی ماں کو یاد کر کے پھر سے اداس ہونے لگتی ہے۔۔

خوشبو۔۔۔۔۔ خوشبو۔۔۔۔۔ مونی ایک دم سے کہتا ہے جس پر اتاشہ کو بھی اُس کے آنے کا احساس ہو جاتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔ اتاشہ خوشبو کے آتے ہی کہتی ہے۔۔

"یہ کیسے ممکن تھا کے غلامِ سلیمان کی روحِ جن اُداس ہو اور غلامِ سلیمان نہ آئے۔"

جی روحِ جن ہم ہی ہیں۔۔۔ غلامِ سلیمان اتاشہ سے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہمیں اور مونی کو بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ اتاشہ اپنا دکھ غلامِ سلیمان کو سناتی ہے۔۔

ہاں تو روحِ جن ناشتہ بنائے ناں مونی بھی کھا لے گا اور اِسی بہانے ہم بھی کیوں مونی میاں؟؟ غلامِ سلیمان شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہمیں تنگ نہیں کریں ہم سے نہیں بنایا جاتا ناشتہ۔۔۔ اتاشہ ایک اور دکھڑا غلامِ سلیمان کو سناتی ہے۔۔

روحِ جن ہم کس کام آئے گے آپ کے؟؟ کیا کیا کرنا ہے اتنا تو پتا ہی ہو گا آپ کو؟۔۔۔

ہاں جی یہ تو پتا ہے ہمیں لیکن بنائے گا کون۔۔۔ اتاشہ غلامِ سلیمان کی بات سن کر کہتی ہے۔۔

ایک ہے ناں غلامِ سلیمان معصوم وہی بنائے گا اب غلامِ سلیمان اپنی روحِ جن کو تو تنگ نہیں کریں گے۔۔۔

غلامِ سلیمان آپ ناشتہ بنائے گے ہاہاہا آپ نے کبھی بنایا بھی ہے؟؟۔

نہیں ہم نے کبھی نہیں بنایا لیکن ہاں آپ کے لیے بنانے میں حرج ہی کیا ہے؟۔

جی کوئی حرج نہیں ہے، مونی لگتا ہے آج ہم پورا دن بھوکے ہی گزاریں گے۔۔۔اتاشہ مسکراہٹ دباتے ہوے مونی سے کہتی ہے۔۔

جی بلکل نہیں روحِ جن، ساتھ دیکھیں اپنے۔۔۔اتاشہ کے ایسا کہنے پر غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ اپنے ساتھ دیکھتی ہے وہاں بہت سے پھلوں کی ٹوکری پڑی ہوتی ہے۔۔

یہ آپ لائے ہیں۔۔۔اتاشہ سیب اٹھاتے ہوے کہتی ہے۔۔

جی روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

شکریہ غلامِ سلیمان۔۔۔

بھلا آپ کے منہ سے بھی یہ شکریہ کہنا اچھا لگتا ہے؟؟روحِ جن۔۔۔شکریہ کہنے پر غلامِ سلیمان اتاشہ سے کہتا ہے۔۔

جی اچھا نہیں کہتی غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ انگور مونی کو دیتے ہوے کہتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان مسکرا دیتا ہے۔۔

◈◈◈

اتاشہ گھر کے کاموں میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔جب غلامِ سلیمان کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکراتی ہے۔۔

روحِ جن۔۔۔۔

غلامِ سلیمان دیکھیں ہم کتنی مشکلوں سے کام کر رہے ہیں۔۔۔اتاشہ اپنا دکھ غلامِ سلیمان کو سناتی ہے۔۔

آپ کاموں کے لیے نہیں بنی روحِ جن۔۔۔اُنھیں چھوڑ دیں اور میری بات سنیں۔

اتاشہ نے ہاتھ میں جھاڑو پکڑا ہوتا ہے جو غلامِ سلیمان کے کہنے پر فٹ سے نیچے پھینک دیتی ہے جیسے وہ بس کسی کے یوں کہنے کے انتظار میں تھی۔۔

ارے آپ نے تو بہت جلدی بات مان لی۔۔غلامِ سلیمان اس کے جھاڑو نیچے پھینکنے پر کہتا ہے۔۔

ہم آپ کی بات کا احترام کرتی ہیں ناں اسی لیے۔۔۔اتاشہ احسان چڑھانے والا منہ بنا کر کہتی ہے۔

واہ کیا بات ہے چلیں پھر لگائے جھاڑو ہم یہی کہنے والے تھے کے صفائی سے لگانا۔۔۔غلامِ سلیمان مسکراہٹ دبائے کہتے ہیں۔۔

آپ بہت گندے ہیں غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ روہنسا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

روحِ جن ہم مذاق کر رہے تھے۔غلامِ سلیمان اس کو اُداس دیکھ کر کہتا ہے۔۔

چلیں چھوڑیں اِسے ہم آپ کو کہیں لے جانا چاہتے ہیں۔۔

کہاں غلامِ سلیمان؟؟۔

چلیں تو پھر بتاتے ہیں۔۔۔سب سے پہلے آپ مسکرائے کیونکہ جھاڑو سے آپکی جان چھوٹ گئی ہے۔۔۔غلامِ سلیمان آپنی ہنسی کنٹرول کیے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ ن پر زور دے کر بولتی ہے۔۔

جی کروں روحِ جن۔۔۔

آپ کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔اتاشہ منہ بنائے پوچھتی ہے۔۔

مجھ ناچیز سے خطا ہو گئی روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان مسکراہٹ دباتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

ویسے آپکی ناک بہت لال ہو گی ہے اور آپ غصے میں بھی بہت حسین لگ رہی ہیں روحِ جن۔۔۔۔

غلامِ سلیمان اتاشہ کی ناک دیکھتے ہوے کہتا ہے۔۔

جس پر اتاشہ مسکرا دیتی ہے۔۔

◈◈◈

جنگل کے بیچو بیچ غلامِ سلیمان اتاشہ کو لے کر جاتا ہے۔۔

ایک درخت کے پاس آکر وہ اسے رکنے کا بولتا ہے۔۔

کیا ہوا غلامِ سلیمان ؟؟اتاشہ رُکنے کو وجہ پوچھتی ہے۔۔

روحِ جن اِس جگہ سے آگے جب آپ کا قدم بڑھے گا تو آپ ایک الگ جگہ پہنچ جائے گی، تو آپنے ڈرنا نہیں ہے میں آپ کے ساتھ ہی ہوں۔۔۔غلامِ سلیمان اتاشہ سے کہتا ہے۔۔

ہمم ٹھیک ہے غلامِ سلیمان۔۔۔

چلیں بڑھائے قدم۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔ جس پر اتاشہ قدم بڑھاتی ہے جیسے ہی اُس کا قدم زمین پر پہنچتا ہے ایک تیز روشنی پیدا ہو جاتی ہے جس پر اتاشہ آنکھیں بند کر لیتی ہے، کچھ ہی دیر میں روشنی کی شعاعیں محسوس نہ ہونے پر اتاشہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحِ جن آنکھیں کھول لیں۔۔۔غلامِ سلیمان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی ہے جس پر وہ آنکھیں ایک دم کھولتی ہے۔۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے والا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ جاتی ہے۔۔

وہ جہان سارا را بیل کے پھولوں سے سجا تھا ایک طرف پانی کی نہر رواں تھی جس میں بہت خوبصورت ہنسوں کے جوڑے گھوم رہے تھے، دوسری طرف بہت ہی خوبصورت سفید رنگ کا گھوڑا کھڑا تھا۔۔ ہر طرف خوبصورت تتلیاں اڑھ رہی تھی، بہت سے خوبصورت پرندوں کی آوازیں آرہی تھیں وہ جہان اتاشہ کے دل کو سکون دے رہا تھا۔۔

اتاشہ جلدی سے قدم بڑھاتے ہوئے گھوڑے کی طرف جاتی ہے اور اُسے پیار کرنے کے لیے ہاتھ اس پر رکھتی ہے۔۔۔اُس کے پیار کرنے پر گھوڑا اپنا سر نیچے کر لیتا ہے۔۔۔جوں ہی وہ ہاتھ لگاتی ہے اتاشے کے پُرانے کپڑوں کی جگہ اُس کے جسم پر سفید رنگ کا فراک جو پاؤں کو چھو رہا ہوتا ہے وہ آ جاتا ہے۔۔۔اور سر پر سفید رنگ کا ہی حجاب۔۔۔۔

وہ ایک پری لگ رہی ہوتی ہے۔۔

روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان کی آواز پر وہ گھوڑے سے ہٹ جاتی ہے۔۔

یہ آپ نے کیا؟؟ اتاشہ غلامِ سلیمان سے پوچھتی ہے۔۔

جی روحِ جن۔۔۔۔

یہ بہت خوبصورت اور پُر سکون جگہ ہے غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ ہر طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے کہتی ہے،۔

شکریہ غلامِ سلیمان۔۔

یوں کہہ کر ہمیں شرمندہ نہیں کریں ہمارے لیے آپ سے اہم کچھ نہیں آپ کی ایک مسکراہٹ ہمارے لیے آپ کے شکریہ سے بڑھ کر ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہم آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔اتاشہ اُس کی آواز میں کھوئی سی کہتی ہے۔۔

روحِ جن ابھی ہم۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم آپ کو دیکھنا چاہتے غلامِ سلیمان۔۔۔آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے۔۔۔کب تک آپ ہماری آنکھوں کو بے سکون رکھیں گے ؟غلامِ سلیمان کہنے ہی لگتا کچھ جب اتاشہ اُس کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔

ہم آپ کے سامنے آجائیں گے لیکن آپ پھر کبھی ہمیں بھول نہیں پائیں گی روحِ جن۔۔۔ہمارا چہرہ آپ کی آنکھوں کے سامنے سے کبھی نہیں جائے گا۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

ہمیں بس اب آپ کو دیکھنا ہے ہم کچھ نہیں جانتے۔۔اتاشہ ضدی انداز میں کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے روحِ جن آپ کے لیے کچھ بھی۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔۔اور ایک دم سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی ہے رابیل کے پھولوں کی خوشبو اور بھی گہری ہونے لگتی ہے۔۔ایک تیز روشنی اتاشہ کی آنکھوں میں پڑتی ہے۔۔

"اور آج وہ اپنی دنیا، اپنی برادری کے اصولوں کو توڑ کر ایک انسان جس میں اُس کی روح تھی۔۔۔اُس کے سامنے آیا تھا۔"

روشنی مدھم ہونے پر اتاشہ اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولتی ہے۔۔

چھ فٹ قد، دودھ سی گوری رنگت، آنکھیں نیلے موتیوں کی طرح، چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی مونچھیں، گھنی پلکیں، سر پر ایک خوبصورت تاج۔۔۔اور سفید کپڑے پہنے ہوئے وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا بلکہ وہ تھا ہی خوبصورت۔۔۔ایسی خوبصورتی کسی بھی انسان کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی۔۔۔بلا کا خوبصورت تھا غلامِ سلیمان۔۔

اتاشہ کی آنکھیں تو ایک جگہ جم گئی ہو جیسے۔۔

روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جس پر اتاشہ ایک دم اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان آپ۔۔۔آپ۔۔اتاشہ رُک رُک کر بولتی ہے۔۔

کیا ہوا روحِ جن ہمیں؟ غلامِ سلیمان پریشان ہو کر پوچھتا ہے۔۔

آپ بہت زیادہ ہی خوبصورت ہیں، خوبصورت لفظ بھی آپ کے آگے پھیکا سا لگ رہا ہے ہم آپ کو نہیں دیکھے گے، اگر ہم آپ کو دیکھے گے تو ہمیں کافی عرصے تک ہوش نہیں آئے گا۔۔۔اتاشہ آنکھیں بند کیے کہتی ہے۔۔

روحِ جن آنکھیں کھولیں۔۔۔کچھ نہیں ہوگا۔۔غلامِ سلیمان اُس کی بات پر سانس بحال کر کے کہتا ہے۔۔

نہیں نہیں ہم نہیں دیکھیں گے آپ کو۔۔۔اتاشہ کہتی ہے۔

جس پر غلامِ سلیمان اپنی آنکھیں بند کر کے کھولتا ہے جس سے ایک دم سے اتاشہ کی آنکھیں بھی کھل جاتی ہیں۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اتاشہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔اتاشہ کو سمجھ نہیں آرہی ہوتی کے کیا بولے اور کیا نہیں اُس کی خوبصورتی اور کشش کے سامنے سب پھیکا تھا۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱ : ۷۲﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَ۔ اٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲ : ۷۲﴾(سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

آپ کی مسکراہٹ۔۔۔اتاشہ اسے مسکراتا دیکھ کر کہتی ہے۔۔

روحِ جن ہمارے چہرے کو دیکھ رہی ہیں؟ یہ خوبصورتی آپ کے بعد میرے چہرے پر آئی ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان اس سے کہتا ہے۔۔

کیا مطلب؟؟اتاشہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

روحِ جن جب سے آپ ہماری زندگی میں آئی ہیں تب سے ہم اندر سے خوش رہتے ہیں اور اندر کی خوشی ہی باہر کی خوبصورتی کی وجہ بنتی ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ شرما کر اپنی آنکھیں نیچے کر لیتی ہے۔۔

روحِ جن آپ ہواسواری کرنا چاہیں گی؟؟ غلامِ سلیمان۔

ہواسواری کیا آپ نے یہاں اڑنے والا جہاز بھی منگوایا ہے؟؟اتاشہ خوشی سے اچھلتے ہوئے کہتی ہے جس پر غلامِ سلیمان زور سے ہنس دیتا ہے۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟اتاشہ منہ بنا کے پوچھتی ہے۔

دراصل ہم نے جہاز والوں سے بات تو کی تھی لیکن وہ مانے ہی نہیں تو ہم نے خود میں ہی جہاز کی فیٹنگ کروالی۔۔۔ غلامِ سلیمان ہنسی دباتے ہوئے بولتا ہے۔۔

آپ ہمیں چھیڑ رہے ہیں؟اتاشہ بڑی بڑی آنکھوں سے غورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں ہم نادان تو آپ کو حقیقت سے روشناس کروا رہے تھے۔ غلامِ سلیمان پھر سے ہونٹوں کو دانتوں میں دباتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا تو آپ نے فیٹنگ کروائی ہے ؟؟۔

جی بلکل روحِ جن۔۔۔۔۔

تو پھر اڑ کے دیکھائے۔۔۔اناشہ ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا تو پھر یہ لیں۔۔۔ غلامِ سلیمان کہہ کر ایک پاؤں زمین پر زور سے مارتا ہے اور آسمان کو چھونے لگتا ہے۔۔

جس کو دیکھ کے اناشہ کا منہ کھولے کا کھولا رہ جاتا ہے۔۔

کچھ ہی دیر میں غلامِ سلیمان نیچے آتا ہے۔۔

آپ نے تو بہت اچھی فیٹنگ کروائی ہے غلامِ سلیمان ہمیں بھی کروانی ہے فیٹنگ۔۔۔اناشہ خوشی سے کہتی ہے۔

ہاہاہاہا۔۔۔روحِ یہ ہمیں ہمارے بابا کی طرف سے ملا ہے وراثت میں۔۔۔۔ غلامِ سلیمان ہنستے ہوئے اسے بتاتا ہے۔

تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔اناشہ منہ بنائے کہتی ہے۔

اگر پہلے بتا دیتا تو آپکی اتنی پیاری پیاری نادانی والی باتیں کیسے سن پاتا روحِ جن۔۔۔ غلامِ سلیمان اس کے پاس آکر کہتا ہے جس پر اناشہ اپنی ناسمجھی پر مسکرا دیتی ہے۔۔

چلیں گی ؟؟ غلامِ سلیمان اناشہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی ضرور۔۔۔اناشہ ہاتھ تھامتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ یہ ۔۔۔اتاشہ جیسے ہی ہاتھ پکڑتی ہے تو ایکدم سے چھوڑتے ہوئے کہتی ہے ۔۔

ارے کیا ہوا ؟؟ غلامِ سلیمان حیرانگی سے پوچھتا ہے ۔۔

آپ کے ہاتھ بہت نرم ہیں ۔۔۔اتاشہ کہتی ہے جس پر وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کرتا ہے ۔۔

روحِ جن کچھ نہیں ہوتا ہاتھ پکڑنے سے ۔۔۔غلامِ سلیمان کے کہنے پر وہ پھر سے اس کا ہاتھ پکڑتی ہے ۔۔

ہاتھ پکڑنے کے بعد اسے بہت سکون مل رہا ہوتا ہے وہ ہاتھ اس کے لیے ایک سہارا تھا ایک ایسا سہارا جو اسے اکیلا ہوتے ہوئے بھی اکیلا محسوس نہیں ہونے دے رہا تھا ۔۔

وہ غلامِ سلیمان کے ساتھ ہوائی سواری کر رہی تھی اور اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں آ رہا تھا ۔۔

غلامِ سلیمان ؟؟ اتاشہ کھوئی ہوئی کہتی ہے ۔۔

جی روحِ جن ۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوں ؟؟ ۔

جی پوچھیں ۔۔۔

آپ ہمیں روحِ جن کیوں کہتے ہیں ؟ ۔

ہم آپ کو روحِ جن کیوں کہتے ہیں ؟؟ غلامِ سلیمان پھر سے کہتا ہے ۔۔

جی ۔۔۔

کیونکہ ہم جن ہیں اور آپ ہماری روح جیسی ہیں ۔۔

روح جیسی مطلب ۔۔۔اتاشہ ۔

انسان کے اندر روح ہوتی ہے جس سے وہ زندہ رہتا ہے ویسے ہی آپ میرے لیے روح جیسی ہیں میرے اندر رہتی ہیں۔۔۔اور اسی لیے ہم آپ کو روحِ جن کہتے ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان مسکرا کر کہتا ہے جس پر اناشہ مسکرا دیتی ہے۔۔

◈◈◈

وہ دونوں ایک گھنے درخت کے نیچے بیٹھے ہوتے ہیں اناشہ نے اپنا سر غلامِ سلیمان کے کاندھے پر رکھا ہوتا ہے۔۔۔ہر جگہ رابیل کی خوشبو چھائی ہوئی ہوتی ہے ہر طرف سکون ہی سکون ہوتا خوبصورت پرندے اپنی سریلی آواز میں گانا گا کر ان دونوں ساتھ کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔۔

ایک دم سے غلامِ سلیمان کا سر پر سجا خوبصورت تاج چمکنے لگ جاتا ہے۔۔

یہ کیا ہے غلامِ سلیمان؟؟اناشہ تاج کو چمکتا دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔

روحِ جن عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے یہ ہمارا تاج ہمیں نماز کا بتاتا ہے تا لے ہم نماز، وقت پر ادا کریں۔۔

چلیں پھر ہم نماز ادا کرلیں ورنہ اللہ تعالیٰ ہم سے خفا ہو جائے گے۔۔اناشہ جلدی سے غلامِ سلیمان سے کہتی ہے۔۔

جی ضرور روحِ جن۔۔

وہ دونوں خوبصورت بہتی نہر سے وضو کرتے ہیں اور اُس گھنے درخت کے سائے میں عصر کی نماز ادا کرتے ہیں۔۔

وہ دونوں بے حد خوبصورت لگ رہے ہوتے ہیں۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد غلامِ سلیمان اناشہ کو گھر چھوڑتا ہے۔۔

◈◈◈

روحِ جن آپ آرام کر لیں ہم چلتے ہیں آپ کے کھانے کے لیے کھانا ہم رکھ کر جا رہے ہیں جب بھی آپکو اکیلا پن محسوس ہو جب بھی آپ کا دل اُداس ہو بس آنکھیں بند کر کے اس مالا پر ہاتھ رکھیے گا ہم آ جائے گے۔۔

جی ٹھیک ہے غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ کہتی ہے جس کے بعد وہ اپنی دنیا کا رخ کر لیتا ہے۔۔

◈◈◈

غلامِ سلیمان آپ آج کسی انسان سے مل کر آئے ہیں؟؟ وہ گھر میں داخل ہوتا ہی ہے جب حِرن اُس سے سوال کرتی ہے۔۔

مم جان وہ ہم آپکو۔۔۔۔

سچ بولیں غلامِ سلیمان۔۔۔غلامِ سلیمان کہہ ہی رہا ہوتا ہے جب حِرن بات کے درمیان بولتی ہے۔۔

جی مم جان۔۔غلام آنکھیں نیچے کر کے جواب دیتا ہے۔۔

لیکن کیوں غلامِ سلیمان ہم نے آپکو منا کیا تھا شاید۔۔۔حِرن غلامِ سلیمان کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔

مم جان ہم صرف ملنے گئے تھے وہ۔۔۔۔

وہ کون غلامِ سلیمان؟؟ حِرن حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

وہ مم جان ہم اُن سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان تیزی سے بولتا ہے۔۔

ایک انسان سے؟۔

جی ایک انسان ایک لڑکی۔۔۔غلامِ سلیمان نظریں چُراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایک لڑکی؟؟ غلامِ سلیمان آپ کا دماغ تو جگہ پر ہے آپ جانتے بھی ہیں بادشاہ زاد کو زرہ سا بھی علم ہوا تو وہ کیا کریں گے؟ حِرن پریشان ہو کر کہتی ہے وہ پریشانی تھی اپنے بیٹے کو کھونے کی۔۔

مم جان ہم چاہ کر بھی اُن سے دور نہیں ہو سکتے ناں ہی ہم دور کریں گے اُنکو خود سے پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

لیکن آپکو اُسے چھوڑنا ہی ہو گا غلامِ سلیمان یہ آپکی مم جان کا حکم ہے۔ حِرن سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔

آپ کا حکم سر آنکھوں پر مم جان لیکن ہم روحِ جن سے الگ نہیں ہو سکتے ہم پر یہ ظلم نہیں کریں ہم اُن سے دوری نہیں سہہ سکتے مم جان۔۔۔ وہ حِرن کے پاؤں میں بیٹھا آنکھوں میں آنسوں لیے نرم لہجے میں التجا کر رہا ہوتا ہے۔۔

حِرن نے پہلی بار اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسوں دیکھے تھے اور پہلی بار اُس سے کچھ مانگا تھا۔۔

غلامِ سلیمان ہم آپکو روتا نہیں دیکھ سکتے لیکن جو آپ مانگ رہے ہیں وہ بھی نہیں دے سکتے ہم مجبور ہیں ایک جن اور ایک انسان کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔ ہم آپ کو نہیں کھو سکتے آپ ہماری اکلوتی ملکیت ہو۔ وہ غلامِ سلیمان کی آنکھوں سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

وہ نہیں ہو گی تو بھی ہم مر جائے گے مم جان۔۔۔ غلامِ سلیمان کی آنکھیں ایک بار پھر سے آنسوؤں کا شکار ہوتی ہیں۔۔

غلامِ سلیمان آپ اتنی محبت اور ایک انسان۔۔۔ حِرن حیرانگی سے اُسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

بہت زیادہ مم جان حد سے زیادہ۔۔۔ غلامِ سلیمان نم آنکھوں سے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے۔۔

حِرن کا دل ایک بار زور سے دھڑکا تھا اُسے خطرہ سا محسوس ہو رہا تھا۔۔

مم جان۔۔۔ حِرن کو کھویا ہوا دیکھ کے غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

جی غلامِ سلیمان۔۔۔

مم جان محبت تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے اِس میں ہماری کیا خطا ہے ؟۔

کوئی خطا نہیں ہے غلامِ سلیمان لیکن ہماری برادری اِس کو نہیں مانتی کیونکہ انسان کے لیے ایک انسان بنایا گیا ہے اور جن کے لیے جن ہم کچھ بھی کرلیں لیکن یہ اصول نہیں ختم ہو سکتا کیونکہ یہ قدرت کا اصول ہے۔۔

مم جان ہم اُن سے الگ نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے کچھ بھی نہیں لیکن ہم کیا کریں؟ غلامِ سلیمان درد بھری آواز میں کہتا ہے۔۔

صبر۔۔۔ صبر کریں غلامِ سلیمان اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ایک انسان کی محبت پیدا کی ہے تو اِس کا حل بھی نکال دیں گے بس آپ کبھی کبھی جایا کریں۔۔۔ جن اسے روتا دیکھ کہتی ہے۔۔

ماں تھی بیٹے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

جی مم جان۔۔۔۔ غلامِ سلیمان آنکھیں صاف کرتا باہر کا رخ کرتا ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲ : ۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـٰامَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲ : ۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

وہ ہواؤں سے باتیں کر رہا تھا یا یوں کہنا سہی ہو گا کے وہ آج سب سے گلہ کر رہا تھا اپنے اور اپنی محبت کے بیچ آنے والی مشکلات کا۔۔۔۔

اُڑتے اُڑتے وہ رابیل کی بستی میں پہنچ گیا تھا وہاں جا کر اُسے باغ کا خیال آیا تھا ایک سیکنڈ کے لیے اسکا دل اتاشہ کے نام پر دھڑکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کے وہ اور اتاشہ کبھی ایک نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی خود کو جھوٹی امیدوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوا ہوتا ہے۔۔

باغ میں پہنچ کر وہ ہر پھول کو ہاتھ لگا رہا تھا اُسے اتاشہ کو دی ہوئی مالا یاد آرہی تھی وہ اُسکا بار بار خوشبو کی وجہ سے سکون میں آجانا یاد آرہا تھا۔۔

وہ وہی بیٹھا اتاشہ کو یاد کرنے لگا تھا۔۔

شہزادے غلامِ سلیمان۔۔۔پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔

آجاو خینہ۔۔۔وہ درد بھرے نرم لہجے میں کہتا ہے وہ جانتا تھا جب وہ بستی میں آیا کرتا تھا خینہ لازمی اُس سے ملنے آتی تھی۔۔

کیا بات کے شہزادے آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں اور آپکی آنکھیں اتنی لال جس سے معلوم ہو رہا ہے کے آپ رو رہے تھے۔۔۔خینہ غلامِ سلیمان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے جس پر غلامِ سلیمان نظریں چرا لیتا ہے۔۔

ایسی بات نہیں خینہ ہم بس تھوڑا تھک سے گئے اُڑتے اُڑتے اور آنکھیں بھی ہماری ہوا کی تیزی کی وجہ سے لال ہوئی ہیں۔۔غلامِ سلیمان منہ کا رخ دوسری جانب کر کے کہتا ہے۔۔

نہیں پھر بھی ہمیں لگ رہا کے آپ پریشان ہیں؟؟آپ ہمیں اپنی پریشانی کی وجہ نہیں بتائے گے؟۔

خینہ۔۔۔وہ اُس کے سوال پر آنکھیں بند کر کے کہتا ہے۔۔

جی شہزادے۔۔۔۔

خینہ کیا آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے؟۔

محبت ؟؟خینہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

جی محبت۔۔۔وہ ویسے ہی آنکھیں بند کیے پوچھتا ہے۔۔

جی شہزادے ہوئی ہے۔خینہ اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

اگر وہ آپ کو ناں ملے تو؟؟۔

لیکن کیوں نہیں ملے گے؟؟خینہ حیرانگی سے سوال کرتی ہے۔۔

ہم نے کہا اگر۔۔۔غلامِ سلیمان اگر پر زور دے کر کہتا ہے۔۔

ایسا ہم نے کبھی سوچا نہیں لیکن اگر ہو بھی گیا ایسا تو ہم ہر طریقہ استعمال کریں گے جن سے وہ ہمارے ہو جائے پھر چاہے وہ ممکن ہو یا نا ممکن۔۔۔۔خینہ عاشقانِ رویے میں کہتی ہے۔۔

اور اگر وہ محبت ہماری دنیا کے اصولوں کے خلاف ہو؟؟تب۔۔۔غلامِ سلیمان کا آج ایک کے بعد ایک سوال آرہا تھا۔۔

جیسے وہ تلاش کرنا چاہتا تھا اتاشہ اور اُس کی محبت کا ایک ہو جانا، کامیاب ہو جانا۔۔

شہزادے ہم اپنی دنیا کے اصولوں کے خلاف محبت کرنے سے پہلے سوچیں گے۔۔۔خینہ مختصر جواب دیتی ہے۔۔

لیکن محبت تو محبت ہے ہو ہی جاتی ہے تب کیا کریں گی؟ غلامِ سلیمان کے سوالوں کا نشانہ خینہ بن گئی تھی۔۔

ہم یہ اصول توڑ دینگے سزا جو بھی دینگے منظور ہو گی لیکن اپنی محبت کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔خینہ۔

خینہ کے ایسا کہنے پر غلامِ سلیمان آنکھیں کھول کر لال آنکھوں سے اُسے دیکھتا ہے۔۔۔۔جیسے اُسے اُس کے سوال کا جواب مل گیا ہو۔۔

واقعی؟؟آپ سزا کو چنے گی؟؟ غلامِ سلیمان حیران کن نظروں سے خینہ کو دیکھتا ہے۔۔

جی شہزادے۔۔۔

ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کا خینہ ہم اب چلتے ہیں۔۔۔ غلامِ سلیمان کے دل کو سکون ملا تھا وہ سمجھ چکا تھا اُسے اب کیا کرنا ہے۔۔

شہزادے آپ کہاں جا رہے ہیں ہمیں آپ سے بات کرنی تھی اُس دن بھی آپ ایسے ہی چلے گئے تھے آج بات سن کے جایئے گا۔۔ وہ غلامِ سلیمان کے آگے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

آپ کی بات ہم ضرور سنے گے لیکن ابھی وقت نہیں ہے ہمارے پاس مم جان ہمارا انتظار کر رہی ہو نگی۔۔ وہ کہتا اور ہوا میں گم ہو جاتا ہے۔۔

◈◈◈

ہلکہ ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ کھڑکی سے باہر ہاتھ نکالے بارش کی بوندوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔

تاشی تاشی موجی کو بھی نہانا ہے مونی کو بھی نہانا ہے۔۔۔ اُسے کھڑکی کے پاس بیٹھا دیکھ مونی زور زور سے کہتا ہے۔۔

مونی جناب ہم آپ کو نہا تو دیں لیکن آپ کو ٹھنڈ لگ جانی ہے۔۔ اتاشہ اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے مونی کر غورتے ہوے بولتی ہے۔۔

مونی کو نہیں معلوم مونی کو نہیں معلوم۔۔۔ مونی جھولا تیزی سے جھولتا ہوا زور زور سے کہتا ہے۔۔

ارے ٹھیک ہے بابا ہم آپ کو نہادیتے ہیں۔۔ اتاشہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوے کہتی ہے۔۔

اتشہ مونی کو پنجرے سے نکال کر اپنے ہاتھ پر بیٹھاتی ہے اور اُسے کھڑکی پر کھڑا کر دیتی ہے۔۔

آہا آہا۔۔۔۔مزہ آگیا مونی کو مزہ آگیا مونی کو۔۔۔مونی بارش کی بوندیں جسم پر محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تاشی تاشی خوشبوں خوشبوں ؟؟؟ بارش میں نہاتے ہوئے مونی کو ایک دم غلامِ سلیمان کا خیال آتا ہے وہ آج صبح سے اتاشہ سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔

جی مونی ہم بھی یاد کر رہے ہیں ان کو کب سے لیکن ابھی تک وہ نہیں آئے ہم سے ملنے۔۔۔اتاشہ مالا کو ہاتھ لگا کر کہتی ہے۔۔

اس کے مالا کو ہاتھ لگاتے ہی خوشبو ہر طرف پھیل جاتی ہے ایک تیز روشنی سے کمرے میں پیدا ہوتی ہے۔۔۔

اتاشہ کو اُس کے آنے کی خبر ہو جاتی ہے۔۔

ایک دم سے روشنی ختم ہو جاتی ہے اور غلامِ سلیمان اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا ہوتا ہے۔۔

کہاں تھے آپ آج صبح سے آپ نہیں آئے ہمیں گھوٹن سی ہونے لگی تھی۔۔۔اتاشہ اُسے مسکراتا دیکھ ناراض لہجے میں کہتی منہ سا بنا لیتی ہے۔۔

روحِ جن ہم آہی رہے تھے کے ہمیں آپ کے لیے کچھ لانا تھا یہ سوچ کر ہم واپس لوٹ گئے۔۔۔غلامِ سلیمان اُس کا بنا ہوا منہ دیکھ کہ کہتا ہے کیونکہ وہ جسنتا تھا کے آج اُس کی کلاس لگنی ہے۔۔

ہم دونوں کو آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔اتاشہ منہ بسورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہم دونوں کو مطلب آپ کے علاوہ کوئی اور بھی ہمارے دیر سے آنے پر خفا ہیں ؟؟ غلامِ سلیمان حیران کن نظروں سے اتاشہ کو دیکھ پوچھتا ہے۔۔

جی بلکل۔۔۔اتاشہ منہ بنائے جواب دیتی ہے۔۔

لیکن کون ؟؟ غلامِ سلیمان ابھی تک صدمے میں تھا۔۔

اور کون ہمارے دلردار۔۔۔ ہمارا سکون، ہما۔۔ بس بس زیادہ گہرائی میں جانے کو نہیں کہا آپ سے نام بتائے بس۔ اتاشہ جان بوجھ کر غلامِ سلیمان کو تنگ کرنے کے لیے ایسا بول ہی رہی ہوتی ہے جب غلامِ سلیمان کو اُس کا کسی اور کی تعریف کرنا ناگوار لگتا ہے اور وہ اُسے وہیں ٹوک کر کہتا ہے۔۔

ارے ہمارا معنی مہراج۔۔۔ اتاشہ مونی کر طرف اپنے دونوں ہاتھ کا اشارہ کیے کہتی ہے جو بارش میں مزے سے نہا رہا ہوتا ہے۔۔

اتاشہ کے ایسا کہنے پر غلامِ سلیمان کو دلی سکون ملتا ہے جو کسی اور کی تعریف کرتے ہوئے اتاشہ نے خراب کر دیا تھا۔۔

اُس کے ایسا کہنے پر وہ سانس زور سے باہر چھوڑتا ہے اور مونی اور اتاشہ کی طرف بڑھتا ہے۔۔

ارے ارے مہراج نہیں کہیں انھیں یہ تو ہمارے مہراج کے بھی باپ ہیں روحِ جن آپ انکی عزت کیا کریں۔۔۔ غلامِ سلیمان چارپائی جو کھڑکی کے ساتھ رکھ کر اتاشہ بیٹھی ہوتی وہاں بیٹھتے ہوئے کہتا ہے جب کے دوسری بات سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

جس پر مونی ٹکر ٹکر غلامِ سلیمان کو تو کبھی اتاشہ کو دیکھتا رہتا ہے۔۔

۔

ارے ارے ہماری کیا مجال جو انکی شان میں گستاخی کریں آپ بھی کیا بات کرتے ہیں غلامِ سلیمان۔۔۔ اتاشہ کہتی ہے معصومیت سے۔۔

تم دونوں مونی کو پاگل بنا رہے ہو پاگل بنا رہے ہو ہاں ہاں مونی یہ دونوں پاگل بنا رہے ہیں۔۔۔ مونی اتاشہ کی بات سن کر ان کو ٹکر ٹکر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری اتنی جرات کہاں سرتاج یہ آپکی پیاری لاڈلی نے کہاں مونی کو ہم پاگل بنائے گے۔۔۔مونی کی بات سُن کر غلامِ سلیمان ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے جس پر اتاشہ بھی مسکراہٹ چھپانے لگتی ہے لیکن غلامِ سلیمان کی بات پر اُسے گھورتی ہے۔۔

دیکھ لیں مونی جناب سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے دیکھیں کیسے گھور رہی ہیں ہمیں دیکھیں دیکھیں مونی میاں۔۔۔غلامِ سلیمان اتاشہ کو دیکھ کر مونی سے کہتا ہے۔۔

خوشبوں تم بھی ڈرامے باز ہو ہاں ہاں مونی نے پہچان لیا تم بھی ڈرامے باز ہو۔۔۔غلامِ سلیمان کی بات سن کر مونی کہتا ہے جس پر وہ دونوں ہنسنے لگ جاتے ہیں۔۔

◈◈◈

روحِ جن آئیں بارش میں چلتے ہیں۔۔۔وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اپنی ہن شکل آنکھیں دیکھ کر کہتا ہے۔۔

ہم بھیگ جائے گے غلامِ سلیمان اور آپکو پتا جب ہم بھیگتے تو۔۔۔اتاشہ کہہ ہی رہی ہوتی جب اس کی نظر اُس کے چہرے پر پڑتی ہے وہ کَشش ،وہ نور ،وہ دو نیلی آنکھوں والا چہرہ جو اُسے عاشقانہ طریقے سے دیکھ رہا ہوتا ہے وہ کچھ دیر کھو سی جاتی ہے اُسے دیکھتے ہوئے۔۔

ہم چلیں غلامِ سلیمان۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اُسکا ہاتھ پکڑے باہر صحن میں لے جاتی ہے اور دونوں بارش میں بھیگنے لگ جاتے ہیں۔۔۔اتاشہ بارش کے ہر قطرے کو اپنے جسم پر محسوس کر کے خوش ہو رہی ہوتی ہے جبکہ غلامِ سلیمان بُت بنا بس اُسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـٰٔامَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

اناشہ کے چہرے پر خوشی دیکھ اُسے دِلی سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ دونوں پوری طرح سے بھیگ گئے تھے۔۔ اناشہ اُس کا ہاتھ پکڑے کبھی ایک جگہ تو کبھی دوسری جگہ لے جا رہی تھی اور وہ بس اُس کے پیچھے پیچھے چلتا جا رہا تھا اور اُس کو ہی دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔

وہ اُس کے لمبے بال جو کمر سے نیچے جا رہے تھے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

غلامِ سلیمان جھولا جھول لیں ہم ؟؟ اناشہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر چلتے ہوئے ایک دم سے مڑ کر پوچھتی ہے۔۔

آپ پہلے ہی بہت بھیگ گئی ہیں۔۔۔ ہمیں لگتا اب اندر چلنا چاہیے ہمیں۔۔ غلامِ سلیمان اُس کے پوچھنے پر ہوش کی دنیا میں آ کر کہتا ہے۔۔

نہیں پلیز ہمیں جھولا جھولنا۔۔ یا ایسا کہہ سکتے ہیں کے ہمیں آپ کے ساتھ اِس برسات میں ایک خوبصورت لمحہ بنانا ہے۔۔۔ اناشہ اُسے مسکراتا دیکھ کھوئی ہوئی کہتی ہے۔۔۔

"ہاں وہ تھا ہی بہت خوبصورت بے حد خوبصورت"

ٹھیک ہے چلیں۔۔۔ وہ اناشہ کی بات سُن کر کہتا ہے۔۔

آ۔۔۔۔ چلیں پھر۔۔ اناشہ خوشی سے کہتی اُس کا ہاتھ پکڑے جھولے کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان اُس کے پیچھے ہی چلتا جاتا ہے۔۔

وہ جھولے پر بیٹھی تھی اُس کے بال زمین کو چھو رہے تھے غلامِ سلیمان اُس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔۔

اور اب آہستہ سے جھولا جھولانے لگتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہم آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں آپکی موجودگی ہمارے لیے سکون کا باعث بنتی ہے۔۔۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کے آپ ہمیں ملے۔۔۔ اناشہ جھولا جھولتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان سر نیچے کیے مُسکرا دیتا ہے۔۔۔

اُفففف۔۔۔ یہ آپکی مسکراہٹ بہت قاتلانہ ہے غلامِ سلیمان۔۔۔ اناشہ اُسے مُسکراتا دیکھ کہتی ہے۔۔

ارے ارے آج تو ہماری بڑی تعریف ہو رہی ہے خیر تو ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان جھولے کو پھر سے جھولا کر کہتا ہے۔۔

کیونکہ آج آپ پر ہمیں بہت پیار آرہا ہے۔۔۔ بس آج سکون بھی ہے اور دل بھی گھبرا رہا ہے۔۔۔ اناشہ پہلی بات خوشی اور دوسری پر تھوڑی پریشان ہو کر کہتی ہے۔۔

کیوں گھبرا رہی ہیں آپ؟؟ غلامِ سلیمان حیران ہو کر پوچھتا ہے۔۔

ہمیں علم نہیں اِس بات کا غلامِ سلیمان۔۔۔ وہ سر نیچے کیے کہتی ہے۔۔

روحِ جن جو ہوگا بہت اچھا ہوگا آپ پریشان نہیں ہو۔۔۔ غلامِ سلیمان اُس کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے لیکن کہیں نہ کہیں وہ خود بھی اندر سے ڈرا ہوا ہوتا ہے۔۔

نہیں ہم پریشان نہیں ہوتے کیونکہ ہمارے پاس آپ ہیں۔۔۔ آپ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہے گے ناں؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔

ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گے۔۔۔ بھلا غلامِ سلیمان کو بھی کوئی روحِ جن سے دور کر سکتا ہے۔۔ ہاں بس ایک بندے کے علاوہ؟؟۔

اُس کی بات سن کر وہ خوش ہوتی ہے لیکن ایک دم آخری بات سن کر وہ حیرانگی سے اُسے دیکھتی ہے۔۔

وہ کون؟؟؟اتاشہ پوچھتی ہے۔۔

ہمارے مونی میاں۔۔غلامِ سلیمان مسکراتے ہوئے کہتا ہے وہ نہیں چاہتا تھا اتاشہ کو پریشان کرنا۔۔

اِسی لیے بات کا رُخ دوسری طرف موڑ لیا تھا اُس نے۔۔

ہاہاہاہا۔۔اتاشہ جھولا جھولتے بہت ہنسنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

اور وہ اُسے مسکراتا دیکھ مسکرانے لگ جاتا ہے اور اب اُس کو بھی سکون مل رہا ہوتا ہے۔۔

◈◈◈

بادشاہِ زاد کا محل ایک بہت ہی بڑے بادل پر بنی ہوتی ہے وہ ایک بادل کی طرح بنی ہوئی تھی لیکن محسوس کرنے پر وہ ایک گھر کی طرح سخت تھی۔۔اُس کے اندر کی ہر چیز سونے، چاندی، ہیرے اور موتیوں سے بنی ہوئی تھی۔۔بادشاہِ زاد کا تخت ایک سونے کی بڑی کُرسی سے بنا ہوتا ہے جن پر ہیروں سے کام ہوا ہوتا ہے۔۔

بادشاہِ زاد کے محل میں بہت سے جن کام کر رہے ہوتے ہیں۔۔

بادشاہِ زاد اپنے تخت پر بیٹھا ہوتا ہے۔بادشاہ زاد بہت اونچے قد کا مالک ہوتا ہے اُس کے ہاتھ کی چھ چھ انگلیاں تھی۔۔اُس کی ایک ہی بڑی آنکھ تھی جو ماتھے پر تھی۔سر پر ایک تاج جو بے حد خوبصورت تھا۔۔رویہ کے لحاظ سے وہ اپنی دنیا کے تمام جنوں سے بے حد محبت سے بات کرتا تھا اُس کا دل موم کی طرح تھا لیکن غلطی کرنے والوں کے ساتھ بہت بھیانک۔۔۔

آقا باہر کوئی آیا ہے آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔

بادشاہِ زاد کا خبری اُس کے پاس خبر لے کر آتا ہے۔۔۔

کون ہے وہ۔۔بادشاہِ زاد اونچی آواز میں کہتا ہے۔۔۔

کوئی مادہ جن لگ رہی آقا لیکن اُس کا چہرہ ڈھکا ہوا ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہ رہی ہے۔۔ خبری بادشاہِ زاد سے کہتا ہے۔

اچھا جاؤ اُس سے پوچھ کہ آؤ کون سی بستی ہے اور کس وجہ سے یہاں تشریف لائی ہیں۔۔ بادشاہِ زاد۔

جی آقا ہم بولتے ہیں۔۔ خبری کہتا باہر کی جانب چل دیتا ہے۔۔

◈◈◈

وہ چارپائی پر لیٹی ہوئی کانپے جارہی ہوتی ہے۔۔۔ بارش میں بہت دیر بھیگنے کی وجہ سے اُس کو بہت ٹھنڈ لگ گئی ہوتی ہے۔۔

تاشی تاشی تو ٹھیک ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ مونی اتاشہ کو کانپتے دیکھ پوچھتا ہے۔۔

ج۔۔جی م۔۔۔مو۔۔ن۔۔ی ہ۔۔۔ہم۔۔۔ٹھ۔۔ٹھیک۔۔ہ۔۔ہیں۔۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کانپتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں نہیں تاشی ٹھیک نہیں ہے نہیں ہے۔۔۔ مونی اتاشہ کے اُپر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اتاشہ مسلسل کانپے جارہی ہوتی ہے۔۔۔

مونی اتاشہ کو کانپتا دیکھ اُس کے چہرے کے پاس جاکر غلامِ سلیمان کی دی ہوئی مالا کا ایک موتی منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

ی۔۔۔یہ ک۔۔کیا۔۔۔ک۔۔ر۔۔۔ر۔۔۔ہے ہیں م۔۔۔مونی۔۔۔آ۔۔۔پ۔۔۔۔اتاشہ اُسے ایسا کرتے دیکھ مونی سے کہتی ہے۔۔

جب ایک دم سے خوشبوں کمرے میں پھیلنے لگتی ہے اور غلامِ سلیمان وہاں نمودار ہو جاتا ہے۔۔

کیا ہوا روحِ جن آپ کو؟؟ وہ بھاگ کر اتاشہ کے پاس جاکہ پوچھتا ہے۔۔

آ گیا آ گیا۔۔۔ مونی غلامِ سلیمان کو دیکھ کر کہتا ہوا ساتھ پڑے میز پر جا بیٹھتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان اُسے کانپتا دیکھ بہت پریشان ہو جاتا ہے۔۔

و۔۔۔ہ ہم غ۔۔لام۔۔۔اتاشہ کہتی کہتی بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔

روحِ جن روحِ جن۔۔۔ غلامِ سلیمان اُسے ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان باہر کی طرف بھاگتا ہے اور باہر سے لکڑیاں اُٹھا کر لاتا ہے۔۔۔

وہ کھڑکی بند کرتا ہے اور چار پائی کے ساتھ لکڑیاں ایک دوسرے کے اُپر رکھ کر آنکھیں بند کرتا ہے اور ایک دم سے کھولتا ہے۔۔۔اُس کی آنکھیں کھولتے ہی لکڑیاں آگ پکڑ لیتی ہیں۔۔۔

وہ اتاشہ کی شال اُس کے اپر ڈالتا ہے اور اُس کے پاؤں کو اپنے ہاتھوں سے رگڑنے لگتا ہے۔۔۔کچھ ہی دیر میں کمرہ گرم ہو جاتا ہے۔۔۔اتاشہ کے جسم میں حرکت پیدا ہوتی ہے جسے دیکھ غلامِ سلیمان اُس کے پاس آتا ہے۔۔

روحِ جن روحِ جن۔۔؟؟؟ وہ اتاشہ کو آواز لگاتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ آہستہ سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

آپ کو کیا ہو گیا تھا روحِ جن۔۔۔ غلامِ سلیمان اُس کے منہ سے اپنا نام سنتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اتاشہ اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہم نے آپکو بتایا نہیں ہمیں ٹھنڈ بہت لگتی ہے بچپن میں ہمیں نمونیہ ہوا تھا جس کی وجہ سے ہمیں ڈاکٹر نے ٹھنڈ سے بچانے کا کہا تھا۔۔ وہ اس کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے اُس سے کہتی ہے کیونکہ اُس کی آنکھیں نم تھی۔۔۔

لیکن آپ نے یہ بات ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی کیوں ؟؟ وہ نم آنکھوں سے اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ ڈر گیا تھا ہاں وہ اُس کو کھونے سے ڈرتا تھا۔۔

ہم آپ کے ساتھ وہ لمحے ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔وہ اُس کی آنکھوں سے گرے ہوئے آنسوں صاف کیے کہتی ہے۔۔۔۔

لیکن آپ کو ہمیں بتا دینا تھا۔۔آپ جانتی بھی ہے ہم پر کیا گزری جب آپ ہوش میں نہیں تھی ؟؟وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتا ہے۔۔

ارے ابھی تو یہ نہیں بتایا کے زیادہ ٹھنڈ کی وجہ سے ہماری جان کو بھی خطرہ ہے۔۔ڈاکٹر نے بتایا تھا۔۔اتاشہ مسکراہٹ دباتے ہوئے غلامِ سلیمان سے کہتی ہے۔۔۔وہ اُسے تنگ کرنا چاہ رہی تھی۔۔

کیا؟؟؟آپ نے ہمیں کیوں اِن سب باتوں سے لاعلم رکھا؟؟ وہ پریشانی سے کہتا ہے اُسے سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کیا کرے۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔اُس کا اُترا ہوا چہرہ دیکھ اتاشہ ہسنے لگ جاتی ہے اور وہ اُسے حیرانگی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

ہم مزاق کر رہے تھے غلامِ سلیمان۔۔جان کا خطرہ نہیں بتایا تھا ڈاکٹر نے۔۔۔وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

اُس کی بات سن کر غلامِ سلیمان اپنی رُکی ہوئی سانس بحال کرتا ہے۔۔

روحِ جن ہماری جان نکلنے لگی تھی خُدارا ایسا مذاق دوبارہ مت کیجئے گا۔۔۔وہ اُسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔

ہم نہیں کریں گے غلامِ سلیمان۔۔۔اتاشہ اُس کو زیادہ پریشان دیکھ کر کہتی ہے۔۔

جی روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے ہاتھ رکھنے پر اُسے اتاشہ کا جسم تپتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔۔

روحِ جن آپ۔۔۔آپ کا تو جسم بخار سے تپ رہا ہے۔۔وہ پریشانی سے کہتا ہے۔۔

کچھ نہیں ہوتا غلامِ سلیمان بس آپ یہاں میرے ساتھ اوپر بیٹھیں ہمیں آپ کے کاندھے پر سر رکھ کر سکون کو اپنے اندر اتارنا ہے۔۔۔اتاشہ چارپائی پر جگہ چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لیکن۔۔غلامِ سلیمان اوپر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے جس پر اتاشہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اُسے چُپ رہنے کا کہتی ہے۔۔

وہ چُپ چاپ چارپائی پر اُس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

اتاشہ اُس کے کاندھے پر سر رکھتی ہے جس سے اُسے سکون ملتا ہے۔۔۔اور نیند کی وادیوں میں کھو جاتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھا رہتا ہے۔۔

◇◇◇

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾(سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◇◇◇

وہ اُسکو مکمل سویا ہوا محسوس کر کے اُس کا سر اپنی گود میں رکھتا ہے اور اُس کے جسم پر چادر ڈال دیتا ہے۔

وہ اُس کے چہرے کو دیکھنے میں مگن ہو جاتا ہے اُس کا چہرہ بخار کی وجہ سے لال ہوا ہوتا ہے وہ معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

غلامِ سلیمان کو اُس پر بہت پیار بھی آرہا تھا اور ساتھ اُس کی ایسی حالت پر پریشان بھی ہو رہا تھا۔۔

وہ اُس سوئی ہوئی کے بالوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھیرنے لگتا ہے۔۔

ایک دم سے اُس کے دل میں تکلیف سی ہوتی ہے۔۔۔۔ ہر طرف اندھیرا سہ چھانے لگتا ہے۔۔۔ وہ اِس بات سے بلکل بے خبر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے۔۔۔ کے کیا ہو رہا ہے اُس کے ساتھ۔۔

غلامِ سلیمان غلامِ سلیمان۔۔۔ اُس کے کانوں میں حِن کی آواز ٹکراتی ہے۔۔

اور ایک دم اندھیرا غائب ہو جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اناشہ کا سر تکیے پر رکھتا ہے۔۔

ہم آتے ہیں روحِ جن آپ اپنا خیال رکھیئے گا۔۔۔ وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔۔

◈◈◈

کیا بات کرنی ہے آقا سے ؟؟ بادشاہِ زاد کا خبری اُس مادہ جن سے پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔

ہمیں اُن کو کوئی بات بتانی ہے۔۔۔ جو آپ کو نہیں بتا سکتے۔۔۔ وہ مادہ جن چہرے کو کپڑے سے ڈھکے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا بات ہے محترمہ بادشاہِ زاد نے ہی بھیجا ہے ہمیں بات معلوم کرنے کے لیے۔۔۔ خبری تھوڑے غصے میں کہتا ہے۔۔

جی بہتر لیکن ہم اُن کے علاوہ کسی کو بتانا مناسب نہیں سمجھتے۔۔۔ وہ کہتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔

◈◈◈

مم جان کہاں ہے آپ مم جان۔۔۔۔ غلامِ سلیمان گھر میں داخل ہوتے ہوئے حِن کو آواز لگاتا ہے۔۔

کیا ہوا غلامِ سلیمان کیوں اتنی تیزی سے آ رہے ہیں۔۔۔ حِرن اُسے دیکھتے کہتی ہے۔۔

مم جان ہمیں آپ نے بلایا ہے ؟؟۔

جی میرے لختِ جگر بُلایا ہے لیکن اس میں اتنی حیرانگی والی کونسی بات ہے ؟؟ حِرن اُس کو حیران دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔

نہیں مم جان یہ بات حیران کن نہیں ہے لیکن ہماری آنکھوں کے سامنے ایک دم اندھیرا آ جانا یہ بات ہمیں حیرت میں مبتلا کر رہی ہے۔۔۔۔

کیا کہا آپ نے ؟؟؟ آپ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا ؟؟ حِرن اُس کی اِس بات پر گھبرا کر کہتی ہے۔۔

جی مم جان لیکن ہوا کیا آپ کو اس بات پر آپ گھبرائی کیوں ؟؟ وہ حیرانگی سے حِرن کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بیٹا وہ۔۔

کیا مم جان کیا ہوا ؟؟ وہ حِرن کو گھبرایا ہوا دیکھ پھر سے پوچھتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان اِس کا مطلب ہے آپ کسی بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے والے تھے۔۔۔ وہ غلامِ سلیمان کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر نرم لہجے میں کہتی ہے۔۔

مم جان تھے ؟؟ وہ اپنے آنے والی مصیبت کے ٹَل جانے کی بات سُن کر پوچھتا ہے۔۔

جی تھے اگر آپ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا مکمل طور پر چھا جاتا تو آپ اُس پریشانی میں مبتلا ہو جاتے۔۔

تو اگر ہم مبتلا ہو جاتے تو پھر کیا ہم کبھی دیکھ نہ پاتے ؟؟ وہ حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

نہیں غلامِ سلیمان آپ پھر جہاں بھی ہونگے وہاں سے بادشاہِ زاد کے محل میں پہنچ جاتے۔۔۔

ہم آپ سے کہتے بھی تھے غلامِ سلیمان کم آیا جایا کریں اور یہ بھی کہا آپکو کے چھوڑ دیں۔۔۔ جِن نم آنکھوں سے غلامِ سے کہتی ہے۔۔

لیکن مم جان ہم اُنھیں نہیں چھوڑ سکتے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ غلامِ سلیمان کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان آپ اپنی مم جان سے دور ہو جائے گے اگر اُن سے دور ناں ہوے تو۔۔۔ وہ وہی بیٹھی نرم لہجے میں کہتی ہے۔۔

مم جان اُن کو چھوڑنا ہمارے بس میں نہیں ہم معذرت چاہتے ہیں۔۔۔ وہ کہتا باہر کی جانب چلنے لگتا ہے جب اچانک اتاشہ کے بیمار ہونے کا خیال اُس کے ذہن میں آتا ہے اور اُس کے قدم رک جاتے ہیں۔۔

مم جان۔۔۔ اگر کوئی انسان بیمار ہو تو کیا کیا جائے؟؟ وہ جِن سے پوچھتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہماری دنیا میں جب کوئی بیمار ہوتا ہے تب ہم اُنھیں سورۃ یٰسین پڑھ کر پانی میں پھونک کر دیتے ہیں جس سے وہ صحت یاب ہو جاتا ہے انسانوں کے علاج سے ہم واقف نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام ہر مخلوق کو شفاء پہنچاتا ہے۔۔۔ جِن۔

شکریہ مم جان۔۔۔ وہ جِن کی بات پر اُس کا شکریہ ادا کرتا ہے کیونکہ وہ جان جاتا ہے اُسے کیا کرنا ہے۔۔

ہمیشہ خوش رہو غلامِ سلیمان۔۔۔ جِن اُسے دُعا دیتی ہے۔۔

اور ہم اپنی محبت روحِ جن کے ساتھ بہت خوش ہوتے ہیں مم جان۔۔۔ وہ اُس کی دعا پر مسکرا کر کہتا باہر کو چلا جاتا ہے۔۔

◈◈◈

وہ اتاشہ کے پاس پہنچتا ہے جہاں وہ سکون سے سوئی ہوئی تھی لیکن بخار کی وجہ سے تپ رہی تھی۔۔

روحِ جن۔۔۔۔۔روحِ جن۔۔۔وہ اتاشہ کے پاس آکر اُس کے سر پر یا تھ پھیرتے ہوئے اُسے پیار اور انتہائی نرم لہجے سے اُٹھانے لگتا ہے جس کی آواز پر وہ ہلکی سی حرکت کرتی ہے لیکن بخار کی وجہ سے مکمل ہوش میں نہیں آتی۔۔

وہ وہیں چارپائی کے ساتھ بیٹھے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھ جاتا ہے۔۔

روحِ جن ہم آپ سے بہت پیار کرتے ہیں ہمارے لیے آپ کا ساتھ بہت ضروری ہے ہم نہیں جانتے کب کہاں کب ہمیں کس امتحان کا سامنا کرنا پڑ جائے ہم چاہتے ہیں آپ کبھی بھی اُداس نہیں ہوں۔۔۔لیکن ہم آپ کے بغیر رہنے کا سوچ کر بھی آدھا مر جاتے ہیں ہماری آدھی جان نکل جاتی ہے تو ہم؟ ہم کیسے آپ کے بغیر رہیں گے۔۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامے کسی بچے کی طرح روتے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔

روحِ جن ہم وعدہ کرتے ہیں ہمیں جس بھی مشکل سے گزرنا پڑا گزریں گے لیکن آپ سے دور نہیں جائیں گے۔۔۔وہ اُسکا بخار سے تپتا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں دبا کر کہتا ہے۔۔

کچھ ہی دیر رونے کے بعد وہ اُٹھ کر جانماز بیچھا کر نمازِ مغرب ادا کرتا ہے۔۔۔

اے ہمارے پروردگار ہم ایک جن برادری سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں وہاں پیدا کرنے والے آپ ہیں۔۔۔ہمیں ایک انسان سے محبت ہوئی۔۔۔ہمارے دل میں اِس کی محبت پیدا کرنے والے بھی آپ ہیں۔۔۔ہم نے کسی غلط ارادے سے کبھی اِس رشتے کو نہیں سوچا بے شک آپ دلوں کے حال سے واقف ہیں۔۔۔ہماری روحِ جن بہت معصوم ہیں اگر ہمارا جدا ہونا لکھا ہے تو انھیں ہمارے بغیر رہنے اور صبر کرنے والا بنا۔۔۔اور اگر ہمارا ملنا لکھا ہے تو ہمیں ہر اس پریشانی سے بچائے جو ہمیں جُدا کر رہی ہے۔۔۔لیکن ہمارے اللہ ہم اُن کے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔وہ روتے ہوئے دُعا کرتا ہے لیکن آخری بات پر وہ بچوں کی طرح رونے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ سورۃ یٰسں کا وِرد کرنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

وِرد ختم کر کے وہ پانی پر پھونکتا ہے اور وہی پانی اتاشہ کے پاس لے کر جاتا ہے۔۔۔

روحِ جن اٹھیں ہم آپ کے لیے کچھ لائے ہیں۔۔وہ کانپتے ہاتھوں سے گلاس پکڑے اُسے آٹھانے لگتا ہے۔۔۔

روحِ جن۔۔۔۔

اتاشہ اُس کی دوسری آواز پر اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ سے کھولتی ہے مکمل کھولنے پر غلامِ سلیمان کو سامنے کھڑا پا کر وہ اُٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

یہ پانی پی لیں روحِ جن۔۔وہ اُسے ہاتھ کی مدد سے اُٹھاتے ہوئے گلاس بڑھا کر کہتا ہے۔۔۔

جس پر اتاشہ پانی کا گلاس پکڑ لیتی ہے اور پانی پی لیتی ہے۔۔۔۔

غلامِ سلیمان ہمیں بھوک لگی ہے۔۔اتاشہ پانی پی کر کہتی ہے۔۔

روحِ جن کیا کھانا پسند کریں گی آج آپ۔۔وہ اُس کے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہم۔۔ہم تو سیب کھانا پسند کریں گے۔۔اتاشہ اپنی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔۔

ارے لیکن وہ تو آپ کے ساتھ ہی پڑے ہیں۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے جس پر اتاشہ حیران ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کے پاس فلحال کچھ کھانے کو نہیں تھا غلامِ سلیمان کھانے کے وقت آکر اُسے کھانا کھلا کے جاتا تھا اور جب اسکا دل ہوتا تھا تب لا کر دیتا تھا۔۔اور وہ سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن کہاں؟؟ اتاشہ پوچھتی ہے جس پر غلامِ سلیمان آنکھوں کے اشارے سے ساتھ دیکھنے کو کہتا ہے۔۔

اتاشہ جیسے ہی ساتھ دیکھتی وہاں ایک ٹھوکری میں بہت سے سیب پڑے ہوتے ہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔۔یہ تو ہیں۔۔۔لیکن ہمیں تو انگور کھانے تھے۔۔۔اتاشہ سیب کی ٹوکری کو دیکھتے کہتی ہے۔۔

ارے وہ بھی تو پاس ہیں آپ کے روحِ جن۔۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

ہیں؟؟؟کدھر اتاشہ غلامِ سلیمان کے کہنے پر ایک دم سے اُسے دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان اتاشہ کی دوسری طرف آنکھوں کا اشارہ کرتا ہے۔۔۔

اتاشہ اُس کے اشارہ کرتے ہی دوسری طرف دیکھتی ہے جہاں ایک اور ٹوکری میں انگور پڑے ہوتے ہیں۔۔۔

لیکن ہمیں تو کیلے کھانے ہیں۔۔اتاشہ غلامِ سلیمان کی شرارت کو سمجھتے ہوئے اُسے اور تنگ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

وہ تو آگے ہی پڑے ہیں آپ کے روحِ جن۔۔اللہ کتنی بھلکڑ ہو گئی ہیں آپ روحِ جن۔۔۔کہیں ہمارے پیار کا اثر تو نہیں ہے؟؟غلامِ سلیمان شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔۔وہ ان پر زور دے کر اُسے گھورتی ہے۔۔۔

اللہ اللہ کیا کیا ہم معصوم نے۔۔۔وہ ہنسی دباتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

جس پر اتاشہ اُس کے معصوم سے بنائے ہوئے چہرے کو دیکھ ہنسنے لگ جاتی ہے۔۔۔

اور وہ بھی اتاشہ کو دیکھ ہنسنے لگ جاتا ہے۔۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـ اٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾(سورۃ جن)۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

آقا آپ سے ملنے وہی مادہ جن آئی ہیں وہ۔۔ بات صرف آپ کو بتانا چاہتی ہیں۔۔۔ خبری بادشاہِ زاد کے پاس آکر کہتا ہے۔۔

جی بہتر اُسے آنے دیا جائے۔۔ کافی ضدی مادہ جن ہے۔۔ بادشاہِ زاد اکڑے انداز میں کہتا ہے۔۔

جیسا آپکا حکم آقا۔۔۔ وہ سر جھکائے کہتا باہر کی جانب بڑھ جاتا ہے۔۔

◈◈◈

کچھ ہی دیر میں وہ اُس مادہ جن کے ساتھ دربار میں داخل ہوتا ہے۔۔

کیا بات ہے محترمہ آپ نے کونسی ایسی خبر دینی تھی جو آپ نے ہم سے ملنے کی ضد نہیں چھوڑی؟؟ بادشاہ زاد۔

آقا ہم آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہیں کچھ ایسا جس سے آپ حیران رہ جائے گے۔۔۔ پردے کے اندر سے اُس کی آواز آتی ہے۔۔

ہاں تو بولیں۔۔۔ ارے ہم بھی تو جانے کونسی ایسی بات ہے جو بادشاہ زاد حیران کر دینے کا ہنر رکھتی ہے۔۔۔ وہ چہرے پر طنزاً مسکراہٹ لا کر کہتا ہے۔۔

آقا وہ۔۔۔۔۔۔

◈◈◈

اتاشہ اب بخار سے نجات پا چکی تھی۔۔۔ وہ غلامِ سلیمان کے ساتھ چار پائی پر بیٹھی باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

جب فاطمہ بی کمرے میں داخل ہوتی ہیں۔۔۔۔

غلامِ سلیمان اتاشہ کے علاوہ کسی کو دیکھائی نہیں دیتا تھا۔۔

ارے اتاشہ بیٹی کیسی ہیں آپ؟؟ وہ پیار سے اُس کے سر پر پیار دے کر بولتی ہے۔۔۔۔

الحمدللہ بی جان ہم بلکل ٹھیک ہیں بس کچھ طبیعت خراب ہوگئی تھی لیکن اب ہم ٹھیک ہو چکے ہیں۔۔۔

اتاشہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے فاطمہ بی سے کہتی ہے۔۔

ماشاءاللہ ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہو۔۔۔ وہ اُسے مسکراتا دیکھ کہتی ہے۔۔

بی جان بیٹھیں۔۔۔ وہ چار پائی پر بیٹھنے کے لیے کہتی ہے جہاں غلامِ سلیمان پہلے سے بیٹھا ہوتا ہے۔۔

روحِ جن نہیں نہیں۔۔۔ اتاشہ کی بات سن کر غلامِ سلیمان اُس کی شرارت کا اندازہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں بیٹا بس بیٹھتی ہوں۔۔۔

ارے ارے بی جان بیٹھیں بھی۔۔ غلامِ سلیمان کو دیکھ کر اتاشہ ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے جس پر فاطمہ بی بھی غلامِ سلیمان کے اپر بیٹھ جاتی ہے۔۔

وہ جسامت میں کافی صحت مند تھی اور یہی وجہ تھی غلامِ سلیمان کے ڈرنے کی۔۔۔

روحِ جن یہ بہت غلط کیا آپ نے ہم۔۔۔ ہماری سانس۔۔۔ غلامِ سلیمان اُسے دیکھ کر کہتا اور سانس بند ہونے کا بتاتا ہے جو کے بی جان کی وجہ سے بند ہونے لگی تھی۔۔۔۔

بی جان زرا اٹھیں ہم نیچے سے موتی اُٹھالیں ہماری مالا کا گر گیا ہے۔۔۔ غلامِ سلیمان کی ایسی حالت دیکھ اتاشہ فٹ سے بی جان سے کہتی ہے جس پر وہ اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔؟؟بی جان چارپائی پر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ جس کا موقع اُٹھا کر غلامِ سلیمان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

ارے یہیں تو گرا تھا شاید مونی نے کہیں پھینک دیا ہے۔۔۔ خیر آپ بیٹھ جائے۔۔اتاشہ بہانے سے اُن کو بہلا لیتی ہے۔۔

ہمم۔۔۔فاطمہ بی بیٹھ جاتی ہے۔۔

اتاشہ سائیڈ پر کھڑے غلامِ سلیمان کی طرف ہنسی دباتے ہوئے دیکھتی ہے جو ابھی تک اپنی سانسوں کو ترتیب میں لانے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔۔

اچھا بیٹا ہم بتانے آئے تھے ہمارے گھر آج سورۃ یٰس کا ختم ہے آپ نے لازمی آنا ہے۔۔فاطمہ بی اتاشہ سے کہتی ہے۔۔

جی ضرور بی جان ہم ضرور آئے گے اور ہمیں بھی آپ سے ایک کام ہے۔۔۔اتاشہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی بیٹا کہو کونسا کام ہے۔۔۔

وہ ہمیں قرآن پاک ہڑھنا ہے۔۔۔تاکہ ہم اپنی ماں کو بھیج سکیں پڑھ کر۔۔۔اتاشہ نم آنکھوں سے کہتی ہے۔۔

ماشاءاللہ کیوں نہیں بیٹا ہم ضرور پڑھائے گے آپ کو اور کل سے آپ ہمارے ساتھ رہا کریں ہم بھی اکیلے ہوتے ہیں اور آپ بھی ہم سوچ رہے تھے کے آپ بھی ہمارے ساتھ رہ لیں تاکے دونوں ماں بیٹی اکٹھے زندگی گزاریں۔۔۔فاطمہ بی شفقت اور مٹھاس سے کہتی ہیں۔ جس پر اتاشہ غلامِ سلیمان کو دیکھتی ہے جو کے کب سے اُن دونوں کی باتیں سن رہا ہوتا ہے۔۔۔

اناشہ ہاں بول دو۔۔۔غلامِ سلیمان کے اناشہ کے اس کی طرف دیکھنے پر کہتا ہے۔۔

جی ٹھیک ہے بی جان کل سے ہم آپ کے ساتھ رہیں گے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے جس پر اُس کے گالوں میں گڑھے پڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔

جس کو دیکھ کر غلامِ سلیمان کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھیئے گا ہم کل آتے ہیں پھر آپکا سامان وغیرہ بھی تو لے کر جانا ہے۔۔۔فاطمہ بی اناشہ کے ماتھے پر پیار دے کر کہتی ہے۔۔

جی ٹھیک ہے بی جان۔۔۔اناشہ کہتی فاطمہ بی کو باہر تک چھوڑنے چلی جاتی ہے۔۔۔۔

◈◈◈

غلامِ سلیمان اُن کو جاتا دیکھ مسکراتا ہے۔ تبھی اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگتا ہے اُسے سب کچھ دُھندلا نظر آرہا ہوتا ہے۔۔۔اس کا دماغ سن سا ہو جاتا ہے۔ وہ ساتھ پڑے میز کا سہارا لیتا ہے۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ بے ہوشی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

◈◈◈

اناشہ بی جان کو چھوڑ کر جیسے واپس آتی ہے غلامِ سلیمان وہاں موجود نہیں ہوتا۔۔۔۔

ارے یہ کہاں چلے گئے وہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔

وہ چلا گیا چلا گیا۔۔۔اناشہ کو سُن مونی کہتا ہے۔۔۔۔

لیکن ہمیں بتا کر تو جاتے آنے دیں پوچھتے ہیں ہم اُن سے بھی۔۔۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ اُس بات سے بلکل لاعلم تھی کہ آگے کیا مصیبت اُس کے انتظار میں کھڑی ہے۔۔۔۔

◈◈◈

اُس کی آنکھ آہستہ آہستہ کھولتی ہے اُس کے کانوں میں مختلف آوازیں گونج رہی ہوتی ہیں۔۔۔اُس کا جسم ٹوٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی مکمل آنکھیں کھول جاننے کی کوشش کرتا ہے کے وہ کہاں ہے۔۔؟۔۔۔

آنکھیں کھولنے پر اُسے معلوم ہوتا ہے کے وہ بادشاہ زاد کے محل میں ہے۔۔۔اور سامنے تخت پر بادشاہِ زاد اُس کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔آس پاس جنات کا ہجوم لگا ہوتا ہے۔۔۔اُس کے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے باندھے ہوے ہوتے ہیں۔۔۔۔وہ سمجھ جاتا ہے کے اُس کے اُپر جو مصیبت آنی تھی وہ آچکی ہے۔۔۔۔

ہاں کو بر خوردار۔۔۔ایک انسان سے محبت کرنے کا گناہ کیا تم نے وجہ جان سکتا ہوں میں؟؟ بادشاہِ زاد روب دار آواز میں غلامِ سلیمان سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

کیا محبت کرنا گناہ ہے؟؟ غلامِ سلیمان بادشاہ زاد کو دیکھ کہتا ہے۔۔

محبت کرنا گناہ نہیں لیکن انسانوں سے کرنا گناہ ہے۔۔۔بادشاہ زاد غصے سے کہتا ہے۔۔

محبت محبت ہے کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔اِس میں نہیں دیکھا جاتا کے محبت کرنے والا انسان ہے یا جن۔۔۔! غلامِ سلیمان بھی بادشاہ زاد کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔اُسے کوئی ڈر نہیں تھا کسی کا اُسے ڈر تھا تو صرف اناشہ سے دور ہو جانے کا۔۔۔۔

واہ یہ تو پورے کا پورا مجنوں بن گیا۔۔۔بادشاہ زاد طنزاً مُسکرا کر کہتا ہے۔۔۔۔

تم نے محبت بھی کی تو کس سے ایک ہندو لڑکی سے جس کا مذہب ہی اسلام نہیں جو اللہ سے اپنے پیدا کرنے والے پروردگار سے وفا نہیں کر پائی وہ تمھارے لیے کونسی وفا کرے گی؟؟ کس وفا کی اُمید رکھتے ہو تم؟۔۔ بادشاہ زاد غصے سے کہتا ہے۔۔

وہ ہندو پیدا ہوئی تھی اور اب وہ مسلمان ہے اُنھوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔۔۔اُنھوں نے اپنی وفا دیکھائی ہے۔۔غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔۔

دیکھوں غلامِ سلیمان تم نے بہت بڑا دھوکا کیا اپنے آپ سے بھی اور ہماری برادری سے بھی یہ گستاخی ناقابلِ برداشت ہے اس کی تمھیں سزا سنائی جائے گی۔۔۔اپنے آپ سے جو دھوکہ کیا وہ یہ کے تمھاری محبت ٹھیک ہے اور ہم سے ہمارے اصولوں کو توڑ کر۔۔۔سزا آج سے ٹھیک ایک ہفتے بعد جشن والے دن سُنائی جائے گی ہر طرح کے جنات کو دعوت دی جائے گی تاکہ تمھاری سزا کو دیکھ کسی انسان سے دوبارہ پیار کرنے کی غلطی نہ کر سکیں۔۔۔ابھی کے لیے اِس کو قید جن میں ڈال دیا جائے۔۔۔بادشاہِ زاد حکم سناتے ہوے کہتا ہے۔۔۔

آقا ہم آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔غلامِ سلیمان سر نیچے کر کے کہتا ہے۔۔

پوچھو۔۔۔بادشاہِ زاد کہتا ہے۔

آپ کو اس بات کی خبر دینے والا کون تھا؟؟ غلامِ سلیمان لال آنکھوں سے دیکھ پوچھتا ہے۔۔۔

اُس سے تمھارا کیا مطلب؟؟ بادشاہِ زاد روب دار آواز میں پوچھتا ہے۔۔

یہ بات ہمارے علاوہ صرف ایک شخص کو معلوم تھی۔۔۔اور وہ۔۔۔غلامِ سلیمان کہتے ہوے رونے لگ جاتا ہے۔۔۔

کیونکہ یہ بات اُس نے اپنی مم جان کو بتائی تھی اور یہ بات بادشاہ زاد کو بھی اُنھوں نے بتائی ہو گی غلامِ سلیمان نے کبھی نہیں سوچا تھا کے اُسکی ماں اُس کے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔

لیکن وہ پھر بھی اُس بات کو جاننا چاہتا تھا۔۔۔کے اس کا شک ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔

ایک مادہ جن نے۔۔۔اُسے یوں روتا دیکھ بادشاہِ زاد نرم لہجے میں کہتا ہے جس کو سُن کر غلامِ سلیمان کو ایک جھٹکا لگتا ہے اور وہ وہی بیٹھ کر رونے لگتا ہے۔۔۔کیونکہ اُس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا۔۔

وہ بیٹھے رو رہا تھا تب ہی دو جن اُسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

وہ اپنا سامان پیک کر رہی تھی آج اس کے دل میں عجیب سی اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔

مونی کیا ہمارے دل میں یہ کیفیت ہمارے گھر چھوڑ کر جانے کے لیے ہے؟؟ یا پھر ماں کی یاد آ رہی ہے؟؟ لیکن مجھے سکون نہیں آ رہا جب کے غلامِ سلیمان بھی ہمارے ساتھ ہیں تو ہم آج کیوں اداس ہیں؟؟ وہ مونی کی طرف دیکھ کہہ رہی ہوتی ہے جب فاطمہ بی کمرے میں آتی ہیں۔۔۔

کر لیا سامان پیک میری گڑیا نے؟ فاطمہ بی آتے ہی اتاشہ کو سامان پیک کرتے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

جی بی جان ہم نے کر لیا ہے لیکن بی جان ہمارے دل میں ایک عجیب سی بے سکونی ہے۔۔۔لیکن وجہ نہیں پتا ہمیں بس ہم اداس ہیں روح۔۔۔ہاں یہ ہمارے روح کی اداسی ہے لیکن سمجھ نہیں آ رہی کیوں ہے؟؟ وہ نم آنکھوں سے فاطمہ بی کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔

بیٹا تمھارے ساتھ جو جو ہوا تم نے اس پر ہر وقت صبر کیا۔۔ماں نہیں ہیں بابا بھی تمھارے کسی جلاد سے کم نہیں تھے۔۔اور پھر گھر میں اکیلی ہوتی ہو تو ایسا ہونا عام بات ہے۔۔ تم زیادہ نہیں سوچو۔۔ انشااللہ جو ہو گا بہتر ہو گا یہی وجہ ہے کے میں تمھیں اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہوں !۔۔ فاطمہ بی اتاشہ کے سر پو ہاتھ پھیرتے ہوے کہتی ہے۔۔

جی بی جان انشااللہ۔۔ وہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔

◈◈◈

وہ قید جنات کی ایک اندھیری کوٹھری میں بند ہوتا ہے جہاں اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوتا۔۔۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے۔وہ ایک کونے میں بیٹھا اتاشہ کا سوچ رہا ہوتا ہے۔۔

روحِ جن آپ سے آج ہم نہیں ملے۔۔ ہمارا دل پھٹنے کو آ رہا ہے۔۔ ہم آپ سے دور نہیں رہ سکتے ہم کیا کریں۔۔ پتا نہیں آپ کس حال میں ہونگی کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں۔۔ آپ کا یہ جن آج آپ کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا۔۔ وہ سسکیاں لیتے ہوے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔

آج وہ قید میں تھا لیکن پھر بھی اسے اس کی محبت کی فکر تھی۔۔ وہ تڑپ رہا تھا صرف اس کے لیے ایک انسان کے لیے جس میں اس کی روح بسی ہوئی تھی۔۔۔

◈◈◈

وہ رونے میں مصروف تھا جب کسی کے پاؤں کی آہٹ اس کے قید والے کمرے کی طرف آتی ہوئی سنائی دی۔۔۔

وہ آہٹ اس کمرے کی حدود میں آ کر رک گئی۔۔۔

غلامِ سلیمان۔۔ باہر سے کسی کی آواز آئی جس نے اس کے دل پر ایک زوردار تیر چلایا تھا۔۔ وہ زور سے آپنی آنکھیں اور مٹھیاں بند کرتا ہے۔۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔وہ پھر اس کا نام لے کر اسے بلا رہی تھی۔۔۔۔

چلی جائیں مم جان ہم آپ سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔۔۔وہ غصے کو کنٹرول کرتے روورے ہوے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان آپ اپنی مم جان سے بات نہیں کریں گے ؟؟وہ نرمی والے لہجے میں کہتی ہے۔۔۔

مم جان کس حق سے آپ یہ کہہ رہی ہیں۔۔۔ایک بیٹے کو اس کی محبت سے دور کر دیا آپ جانتی بھی ہیں آپ نے ہماری روح نوچ لی ہے آپ نے ہمیں جیتے جی مار ڈالا ہے۔۔۔ ہمیں کس قید کا کوئی غم نہیں ہمیں ہماری سزا کا بھی غم نہیں ہمیں غم ہے تو بس ہماری روح سے جدا ہونے کا۔۔۔وہ کیسے رہ رہی ہونگی ہمارے بغیر انکی ماں بھی نہیں ہیں جو انکا خیال رکھ سکیں انکا کوئی نہیں ہے ہمارے علاوہ وہ بہت معصوم ہے۔۔ ہماری روحِ جن سے جدا کر دیا ہمیں ہم نے انکی آواز بھی نہیں سنی آج ہمارے کانوں کا سکون چھین لیا ہماری آنکھوں کا سکون چھین لیا۔۔۔اتنا سب ایک بیٹے سے اسکی ماں کیسے چھین سکتی مم جان ؟؟ آخر کیسے ؟؟وہ روتے سسکیاں لیتے ہوے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔ہماری بات تو سنیں۔۔۔یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا ہمیں موقع تو دیں بتانے کا۔۔۔وہ بھی روتے ہوے کہتی ہے آخر ایک بیٹے کو اتنا تڑپتے ہوے کون ماں دیکھ سکتی ہے۔۔

آپ اگر یہاں سے گئی نہیں تو قسم ہے ہمیں روحِ جن کی ہم یہی خود کے ساتھ کچھ غلط کر دینگے۔۔۔وہ لال آنکھیں جن میں سے ایک کے بعد ایک آنسوں گر رہا تھا۔۔۔سے دیکھ کہتا ہے۔۔

ہم جا رہے ہیں غلامِ سلیمان آپ کچھ نہیں کریں۔۔۔وہ روتے ہوے کہتی چلی جاتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کے وہ اس کی قسم اٹھا رہا ہے جس میں اس کی جان بستی ہے اس کی روح۔۔۔۔۔

◈◈◈

وہ فاطمہ بی جان کے گھر آچکی ہوتی ہے۔۔۔اپنا سارا سامان فاطمہ بی کے اس کو دیئے ہوئے کمرے میں رکھتی ہے۔۔۔۔

گھر میں سب سورۃ یٰس پڑھنے کے لیے آرہے ہوتے ہیں۔۔اس کا دل ابھی بھی ویسا ہی تھا اس کے دل کی بے چینی ویسی ہی تھی لیکن وہ چپ تھی۔۔۔۔

وہ وضو کر کے سر کو پوری طرح حجاب سے ڈھک کر۔۔۔آنکھوں میں کاجل لگاتی ہے۔۔۔آج اسے کوئی چیز خوشی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

غلامِ سلیمان آج ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے؟؟ وہ شیشے میں کھڑے خود کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شاید آج ہم نے مالا کو نہیں ہاتھ لگایا؟ یا شاید وہ ہم سے ناراض ہو گئے اس دن والی شرارت سے۔۔۔

لیکن وہ ناراض نہیں ہوتے ہم سے۔۔۔ لیکن وہ ہم سے آج ملنے کیوں نہیں آئے۔۔۔وہ پریشان ہو کر کہتی ہے۔۔

اناشہ بیٹا آپ تیار ہو گئی ہیں تو آجائے باہر بی جان بلا رہی ہے۔۔وہ کھوئی ہوئی بیٹھی تھی جب کسی عورت کی آواز دروازے سے آتی ہے۔۔

جی ہم تیار ہیں آرہے ہیں ہم۔۔۔وہ جلدی سے اٹھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

اور اپنا حجاب ٹھیک کر کے باہر چلی جاتی ہے۔۔

◈◈◈

سورۃ یٰس پڑھ کر وہ اپنے کمرے میں آجاتی ہے۔۔۔اسے کچھ سکون ملتا ہے۔۔۔

اور وہ پلنگ پر لیٹتے ہی سو جاتی ہے۔۔

بے شک اللہ کے کلام میں بہت سکون ہے۔۔۔ ♡ ۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

اُس کی آدھی رات میں آنکھ کُھلتی ہے۔۔ وہ ساتھ پڑے میز پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر پیتی ہے۔۔

اُسے ایک دم خیال آتا ہے کے غلامِ سلیمان آج پورا دن اُس سے ملنے نہیں آیا۔۔

اُس کی آنکھیں بھیگنے لگ جاتی ہیں بھیگتی بھی تو کیسے نہ، اُسے اُس کی موجودگی سکون دیتی تھی اُس کے علاوہ اُس کے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا۔۔

آج ہم سے ملنے نہیں آئے آپ وہ مالا کو ہاتھ لگائے کہتی ہے۔۔

اُس کے مالا کو ہاتھ لگاتے ہی غلامِ سلیمان کا دل زور سے دھڑکتا ہے۔۔۔

روحِ جن۔۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوتا ہے۔۔ اور دل دھڑکنے پر اُس کا نام لیتا ہے۔۔

رو رو کر غلامِ سلیمان کی آنکھیں لال ہو چکی ہوتیں ہیں اُس کی نیلی آنکھوں کو جیسے کسی کی نظر لگ گئی ہو۔۔

مالا کو ہاتھ لگانے پر بھی جب غلامِ سلیمان نہیں آتا تو اتاشہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگ جاتا اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی روانی جاری ہو جاتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔آپ کیوں نہیں آ رہے۔۔۔آپ کیوں نہیں آ رہے ہمیں آپکی یاد آ رہی ہے۔۔۔

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے ایک بار آ جائیں۔۔۔وہ پوری رات سسکیاں لے کر روتے ہوئے یہی جملے دھراتی رہتی ہے۔۔

◈◈◈

سورج اپنے وقت پر آسمان میں اپنی کرنیں پھیلانے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

آج کا دن غلامِ سلیمان کی سزا منتخب کرنے کا تھا۔۔۔

جہاں غلامِ سلیمان کی سزا کے لیے مختلف جنات بادشاہِ زاد کے محل آ رہے تھے وہیں۔۔۔اتاشہ کی طبیعت خراب سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

◈◈◈

وہ شدید بخار میں لپٹی ہوئی پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

تاشہ اُٹھ جا صبح ہو گئی تاشی اُٹھ جا۔۔۔۔مونی اُسے سویا دیکھ زور زور سے کہتا ہے۔۔۔

مونی غلامِ سلیمان آئے تھے کیا؟؟ وہ دھیمی آواز میں پوچھتی ہے۔۔۔

نہیں نہیں خوشبو نہیں آئی نہیں آئی۔۔۔مونی اتاشہ کے پوچھنے پر کہتا ہے جس پر اتاشہ رونے لگ جاتی ہے۔۔۔

ایسا کیوں کر رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ کیا وہ نہیں جانتے ہم ان کے بغیر نہیں رہ سکتے ہم نے تو بس تھوڑی سی شرارت کی تھی اس کا مطلب یہ نہیں کے وہ ہمیں اس طرح کی سزا دیں۔۔۔وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اتاشہ بیٹا۔۔اتاشہ۔۔۔اٹھو بیٹا ناشتہ کر لو کب کا تیار کیا ہوا میں نے۔۔۔فاطمہ بی باہر سے دروازہ کھٹ کھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

جی جی۔۔۔بی جان اندر آجائے۔۔وہ بڑی مشکل سے انکو اندر آنے کا کہتی ہے۔۔۔۔

جس پر فاطمہ بی اندر آجاتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا اتاشہ بیٹا ابھی تک تم اُٹھی ن۔۔۔ارے تمھیں تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔فاطمہ بی اُس کو کہتے ہوے ہاتھ لگاتی ہے جس پر اُس کا تپتا جسم اُسے محسوس ہوتا ہے۔۔

پتہ نہیں بی جان کل رات سے ہماری طبیعت خراب ہے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا جیسے یہ سب کچھ ہمیں کھانے کو دوڑتا ہو جیسے ہماری زندگی کے تمام رنگ اُڑ گئے ہوں ہمارا دل بہت ہی بے سکون ہے۔۔۔وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا اتاشہ خیر تو ہے کیوں ایسا حال بنایا ہوا اپنا۔۔کس بات کو دل سے لگایا ہوا ہے میرے بچے۔۔۔

فاطمہ بی اُسے اپنے سینے سے لگا کر پوچھتی ہے۔۔

بی جان وہ۔۔وہ۔۔وہ فاطمہ بی کے گلے لگ سِسکیاں لیتے ہوے کہتی ہے۔۔

کیا میری بچی؟؟بتاو ہمیں۔۔فاطمہ بی اُسے روتا دیکھ پوچھتی ہے۔۔

بی جان ہمارے غلامِ سلیمان۔۔ہم سے کل سے ملنے نہیں آئے ہم مر جائے گے اُن کے بغیر۔۔۔ہمارا دل پھٹ جائے گا۔۔ہماری آنکھوں کے سامنے اگر وہ نہ آئے تو۔۔۔وہ بچوں کی طرح فاطمہ بی کے گلے لگ کر روتے ہوے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

بیٹا اتاشہ وہ ایک جِن ہے آپ جانتء بھی ہیں وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے اس کے باوجود بھی آپ ان کی آرزو کر رہی ہیں۔۔۔فاطمہ بی اُس کی کمر کو تھپ تھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں بی جان ہم نہیں جانتے وہ جن ہیں یا کچھ بھی وہ ہمارے ہیں۔۔۔ ہمارے غلامِ سلیمان ہماری محبت ہم اُن سے دور ہونے کا سوچ کر ہی مر جائے گے یوں نہیں بولیں آپ۔۔۔ وہ فاطمہ بی کو زور سے گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بیٹا اللہ تعالیٰ نے ایک قدرتی نظام بنایا ہے۔۔۔ ایک انسان اور ایک جن کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔۔ رب کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا اتاشہ۔۔ فاطمہ بی نرم لہجے میں کہتی ہے۔۔

لیکن ہم نہیں رہ سکتے بی جان۔۔۔ وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرا بچہ صبر سے کام لو سب ٹھیک ہو جائے گا انشااللہ ہم کوشش کرتے کے غلامِ سلیمان سے ہماری بات ہو جائے۔۔ پتا کرتے وہ کیوں نہیں آئے آپ سے ملنے۔۔۔ فاطمہ بی اُس کے ماتھے پر پیار دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہم آپ کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں بی جان ہمیں ہمارا غلامِ سلیمان لا دیں۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑ کر فاطمہ بی سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اتاشہ میرا بچا صبر کر لو۔۔۔ وہ اُسے سینے سے لگا کر کہتی ہے۔۔

نہیں ہوتا صبر ہم سے بی جان نہیں ہوتا اُن کے معاملے میں صبر ہم سے۔۔۔ وہ زور زور سے روتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

آپ چاہتی ہیں نہ کے غلامِ سلیمان آپ سے ملنے آجائے؟؟ فاطمہ بی اُس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی بی جان۔۔ وہ لال آنکھوں سے فاطمہ بی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو پھر صبر کریں ہم بات کرتے ہیں اُن سے آپ اُٹھیں ناشتہ کریں۔۔۔۔

پکاناں وہ ہم سے ملنے آجائے گے ناں ؟؟ وہ نم آنکھوں سے کہتی ہے۔۔

جی ضرور۔۔ فاطمہ بی اُس کے چہرے پر سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم ناں ابھی تیار ہو کر آتے اور ناشتہ کرتے کیونکہ اگر اُنھوں نے ہمیں اس حال میں دیکھ لیا تو وہ غصہ کریں گے ہم پر کیونکہ وہ ہم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ ہم اُنکی روحِ جن جو ہیں۔۔ اتاشہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی ضرور بیٹا اور ناشتہ کر کے ہم آپکو دوائی بھی دینگے۔۔

ٹھیک ہے میری پیاری سی بی جان۔۔ اتاشہ زور سے فاطمہ بی کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

◈◈◈

بادشاہِ زاد کے محل میں ہر قسم ہر ذات کے جنات آچکے ہوتے ہیں۔۔۔ ہر طرف بس غلامِ سلیمان کی بات ہو رہی ہوتی ہے۔ تبھی بادشاہِ زاد اپنے تخت پر آکے بیٹھتا ہے۔۔ اور ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان کو لایا جائے۔۔ بادشاہِ زاد دو جنوں کو دیکھ کہتے ہیں۔۔۔

جی آقا۔۔۔ دونوں سر جھکائے کہتے چلے جاتے ہیں۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں جن غلامِ سلیمان کو زنجیروں میں جکڑے وہاں حاضر ہو جاتے ہیں۔۔

ہاں تو میرے جنوں۔۔۔۔ یہ دیکھو یہ وہ جن ہے جو ہماری دنیا کے اصولوں کے خلاف ایک انسان سے محبت کر بیٹھا۔۔ آج تیسرا دن ہے ناہم نے اِسے کھانے کے لیے کچھ دیا نہ ہی پینے کے لیے۔۔۔ اور آج بھی ہم اس کو وہ سزا دینے والے جس سے ہماری برادری کا بچا بچا نصحیت شدہ ہو گا۔۔ بادشاہِ زاد غلامِ سلیمان کو دیکھ تمام جنات سے کہتا ہے۔۔

ہے کوئی جو بتا سکے اس کے ساتھ کیا کیا جائے ؟؟ بادشاہِ زاد اُونچی آواز میں کہتا ہے۔۔

آقا کیا ہم کچھ کہہ سکتے ہیں ؟؟ جنات کی بھیڑ میں سے ایک مادہ جِن کی آواز آتی ہے۔۔۔

جی ضرور کہو کیا کہنا ہے۔۔۔ بادشاہِ زاد اُسے دیکھ کہتا ہے۔۔

آقا یہ ہمارا لخّت جِگر ہمارا بیٹا ہے اِس سے خطا ہو گئی۔۔۔ اب سے ایسا نہیں کرے گا۔۔۔ وہ جِن کی آواز تھی ایک ماں کی جو اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔

نہیں آقا ہم پھر بھی ملنے جائے گے غلامِ سلیمان روحِ جن سے دور کبھی نہیں ہو سکتا جیتے جی تو بلکل نہیں۔۔۔ جِن کی بات سُن کر غلامِ سلیمان سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

ارے ایک تمھاری ماں تمھیں سزا نہ دینے کے لیے تڑپ رہی اور تم ایسا کہہ رہے ہو ؟؟ اُس کی بات سُن بادشاہِ زاد کہتا ہے۔۔

آقا یہ ماں نہیں ہیں اِن کی وجہ سے ہی تو آج ہم اپنی روحِ جن سے دور ہیں۔۔۔ وہ سُرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوے کہتا ہے۔۔

جس پر جِن رونے لگ جاتی اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کی نظروں میں خود کے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اچھا تو سنو غلامِ سلیمان۔۔۔ بادشاہِ زاد کے کان میں ایک جن آکر کچھ کہتا ہے جس کے بعد وہ کہتا ہے۔۔

ہم تمھاری سزا ایک شرط پر ختم کرینگے۔۔۔ اگر تم رابیل کی بستی کی رکھوالی کرنے والی خینہ سے شادی کرلو۔۔۔ بادشاہِ زاد کہتا ہے جس پر غلامِ سلیمان کو ایک جھٹکا سا لگتا ہے۔۔

کیا کہہ رہے ہیں آقا آپ ہمیں اُن سے کیسے۔۔۔ وہ ناسمجھی کے ساتھ کہہ رہا ہوتا ہے اُسے بلکل سمجھ نہیں آرہی ہوتی کے یہ سب کیا ہو رہا ہے اُس کے ساتھ۔۔۔۔

کیونکہ وہی ہیں جنھوں نے ہمیں یہ خبر دی۔۔۔اور اُن کے اس خبر کے بدلے اُنھوں نے ہم سے یہ شرط رکھی۔۔۔ بادشاہِ زاد کہتا ہے۔۔

کیا؟؟؟؟خینہ نے۔۔۔۔۔غلامِ سلیمان حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

ہاں ہم نے شہزادے غلامِ سلیمان۔۔۔غلامِ سلیمان کے کہنے پر خینہ بھیڑ میں سے نکل کر آتی ہے جس کا چہرہ ڈھانپا ہوا ہوتا ہے باہر آ کر وہ نقاب اُتارتی ہے۔۔۔۔۔

آپ نے ایسا کیوں؟؟؟ غلامِ سلیمان اُسے دیکھ کہتا ہے۔۔

کیونکہ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہمارا بچپن سے ارادہ تھا۔۔

پھر اب ہم ایک انسان کی وجہ سے کیسے آپ کو خود سے جُدا ہونے دیتے غلامِ سلیمان۔۔۔وہ غلامِ سلیمان کی طرف دیکھ کہتی ہے۔۔

لیکن ہم نے آپکو اس بات سے بے خبر رکھا تھا۔۔ یہ بات آپکو کیسے معلوم ہوئی؟؟ غلامِ سلیمان اُسے دیکھ ابھی تک پریشان تھا۔۔

جس دن آپ نے ہمیں کہا کے اگر ہم اپنی دنیا کے اصولوں کے خلاف کسی کی محبت میں گرفتار ہو جائے تو کیا کروں گی۔۔ ہمیں اُسی دن سے شک پڑ گیا تھا۔۔۔ کہ بغیر بات آپ ایسا پوچھ نہیں سکتے۔۔اور ہم نے تب سے آپکا پیچھا کیا تو ہمیں معلوم ہوا کے آپ ایک ہندو لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو چکے ہیں۔۔۔۔ اور اُن سے ملنے جاتے ہیں۔۔۔وہ سارا قصہ سناتی ہے۔۔

آپ جیسا گھٹیا دوست ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ ہم نے اپنے دل کی باتیں آپ سے کی اور آپ نے ہمارے ساتھ ہی دھوکا کیا۔۔۔ غلامِ سلیمان لال آنکھوں سے اُسے دیکھ غصے سے کہتا ہے۔۔۔

ہم نے دھوکا نہیں کیا۔۔بس اپنی محبت کو حاصل کرنا اور اُسے بھٹکنے سے روکا ہے۔۔۔وہ دوسری طرف منہ کیے کہتی ہے۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے ایسا کرنے سے غلامِ سلیمان کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟؟ یا اُس کی محبت کو؟؟۔۔غلامِ سلیمان اُس کی پیٹ دیکھ کر کہتا ہے۔۔

بلکل۔۔خینہ مسکرا کر کہتی ہے۔۔

یہ آپکی بھول ہے ہم پر ہماری محبت پر صرف ایک کا حق ہے ہماری روحِ جن کا اور رہ گئی بات اُن سے دور کرنے کی تو ہم مرنا قبول کر سکتے ہیں لیکن اُن سے دوری نہیں۔۔۔غلامِ سلیمان سخت انداز میں کہتا ہے۔۔

وہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے۔۔۔خینہ طنزاً کہتی ہے۔۔

میرے رب نے کس کتاب میں لکھا ہے کے محبت کی کوئی حدود ہوتی ہے؟؟ غلامِ سلیمان اُسے دیکھ کہتا ہے جس پر وہ خاموش ہو جاتی ہے۔۔

آقاِان سے کہہ دیں یا تو ہم سے شادی کر لے یا پھر آپ کی سزا جھیلے۔۔خینہ غصے سے بادشاہِ زاد کو دیکھ کہتی ہے۔۔

ہمیں سزا قبول ہے آقا۔۔۔غلامِ سلیمان اُسے دیکھ کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے آپکی سزا یہی ہے کے اگر آپ اُس انسان سے ملنے گئے تو ہم اُس انسان کو تکلیف دیں گے۔۔۔ اور آپ بہتر جانتے ہیں ہماری دی ہوئی تکلیف کیسی ہوتی ہے۔۔۔وہ تو لڑکی ہے برداشت بھی نہیں کر پائے گی۔۔بادشاہِ زاد غصے سے کہتا ہے۔۔۔جس پر غلامِ سلیمان کا جسم کانپ اُٹھتا ہے۔۔

آقا جو کیا ہم نے کیا اُس کی کیا غلطی ہے۔۔۔؟ وہ روتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اگر اتنا ہی خیال ہے اُسکا تو اب اس سے ملاقات کرنے کی جرات نہیں کرنا۔۔اور ساتھ ہی آپ کی ایک اور سزا بھی منتخب کی ہے۔۔۔وہ یہ کے آپکو سزائے موت سنائی جاتی ہے۔۔۔تاکے ہماری برادری میں کوئی ایسی جُرات نہیں کر سکے۔۔۔اور جب تک آپکو سزا نہیں دی جاتی تب تک انسانوں کی بستی میں جانے کا سوچنا بھی مت۔۔۔آپکو ہم اپنی ماں کے ساتھ کچھ دن گزارنے کی مہلت دے رہے ہیں۔۔۔بس۔۔۔بادشاہِ زاد اُسے سزا سناتے کہتا ہے۔۔۔

شکریہ آقا ہمارے جیتے جی تو ہم اُن سے دور نہیں رہ سکتے تھے آپ نے موت دینے کا حکم سنا کر اچھا کر دیا۔۔۔وہ مُسکرا کر کہتا ہے۔۔

اُس کی مسکراہٹ پر بادشاہِ زاد کو حیرانگی ہوتی ہے۔اور وہ چلا جاتا ہے۔۔

◈◈◈

غلامِ سلیمان اُڑ کر اپنے گھر پہنچتا ہے جہاں اُس کی ماں بیٹھی رو رہی ہوتی ہے۔۔

مم جان۔۔غلامِ سلیمان نرم لہجے میں کہتا ہے جس پر حِن اپنا سر اُپر کر اُسے دیکھتی ہے۔۔

بیٹے کو سامنے دیکھ وہ بھاگ کر اُس کے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔

غلامِ سلیمان آپ۔۔۔ٹھیک ہیں۔۔وہ اُسے دیکھ پیار کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔

میرا بچا میری جان۔۔۔وہ اُس کے سر پر روتے ہوئے پیار کرتی ہے۔۔

جی مم جان ہم ٹھیک ہیں۔۔۔وہ اپنی ماں کو گلے لگا کر کیتا ہے۔۔

بادشاہِ زاد نے چھوڑ دیا آپکو ہم جانتے تھے ایک ماں کو اُس کے بیٹے سے الگ نہیں کر سکتے یہ سب۔۔۔وہ گلے لگ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی مم جان بادشاہِ زادنے بس چھوٹی سی سزا منتخب کی ہے ہمارے لیے اُس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے مُسکرا کر کہتا ہے۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔۔ حِن کہتی ہے۔۔

جی مم جان خُدا کا شکر ہے۔۔غلامِ سلیمان مُسکرا کر کہتا ہے۔۔

لیکن کیا حالت بنا دی میرے بچے کی۔۔۔۔آپ بیٹھے ہم ابھی کچھ کھانے کو لاتے کب سے کچھ نہیں کھایا آپ نے۔۔۔وہ اُسے بیٹھاتے ہوے کہتی اور کچھ کھانے کے لیے لانے چلی جاتی ہے۔۔

جس کے جانے پر غلامِ سلیمان آہ بھرتا ہے۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ﴿۷۲:۱﴾ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سو جھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

فاطمہ بی اپنا پوری طرح سے دھیان لگائے غلامِ سلیمان سے رجوع ہونے کی کوشش میں لگی ہوتی ہے، اُس کا جسم مسلسل کپکپاہٹ میں مبتلا ہوتا ہے۔کہ تبھی غلامِ سلیمان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی ہے۔۔

بی جان۔۔۔آپ نے ہمیں یاد کیا؟۔

اُس کی آواز سنے فاطمہ بی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔آپ کہاں تھے ؟؟ ہماری بچی بخار سے تپ رہی ہے۔۔۔وہ آپ سے ملنے کے لیے بے تاب ہے۔۔۔ لیکن آپ کب سے اُس سے ملنے نہیں آئے۔۔۔فاطمہ بی غلامِ سلیمان سے ہمکلام ہو کر کہتی ہے۔۔

بی جان ہم روحِ جن سے ہی ملنے آرہے تھے آپ ہمارا ایک کام کریں گی ؟؟ غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

جی ضرور غلامِ سلیمان بتائیے۔۔۔

روحِ جن۔۔۔کی شادی کسی اچھے سے گھر میں کروا دیجیے گا۔۔۔وہ بہت بھولی ہے بہت معصوم سی روح ہے ہماری۔۔۔آپ تو اس بات سے واقف ہیں کے ہم کس وجہ سے یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ نرم سے لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہم واقف ہیں غلامِ سلیمان لیکن اتاشہ آپ کے بغیر نہیں رہ پائے گی۔۔۔وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکے گی۔۔۔ناہی وہ شادی کے لیے مانے گی۔۔۔

ہم جانتے ہیں بی جان ہمارے لیے بھی یہ سب برداشت سے باہر ہے۔۔۔ لیکن ہم اُنھیں اداس نہیں دیکھ سکتے۔۔۔وہ نم آنکھوں سے دیکھ کر کہتا ہے۔۔

لیکن وہ ہماری بات نہیں مانے گی۔۔۔فاطمہ بی سر نیچے کر کے کہتی ہے۔۔

بی جان ہم اُن سے بات کرتے ہیں آپ تو جانتی ہی ہیں۔۔۔ہمارے بعد وہ اکیلی ہو جائے گی اور اس طرح وہ زندہ رہتے ہوئے بھی زندگی نہیں گزار سکیں گی۔۔۔اسی لیے میں چاہتا ہوں کے وہ شادی کر لیں۔۔۔غلامِ سلیمان روتے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان روییے نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے انشاللہ اُس کے لیے بھی بہتر ہو گا اور آپ کے لیے بھی۔۔۔فاطمہ بی اُسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انشااللہ بی جان۔۔۔ کیا ہم روحِ جن سے مل لیں؟؟ وہ بھیگی ہوئی پلکیں اُٹھائے فاطمہ بی سے پوچھتا ہے۔۔

جی ضرور۔۔۔ فاطمہ بی کہتی ہے۔۔

کیا میں اُن کے سامنے یہ سب کہہ پاؤ گا؟؟ وہ فاطمہ بی سے پوچھتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان آپ کو نا چاہتے ہوئے بھی کہنا ہو گا۔۔۔۔ فاطمہ بی کہتی ہے جس پر وہ ٹھنڈی آہ بھر تا زمین پر بیٹھ جاتا ہے اور بچوں کی طرح رونے لگتا ہے۔۔

◈◈◈

مونی آج ہمارے غلامِ سلیمان ہم سے ملنے آئے گے اور ہم بلکل بھی اُن سے بات نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے تھے۔۔۔ وہ منہ بنائے مونی سے غلامِ سلیمان کے آنے پر جو کرنے والی تھی بتا رہی تھی۔۔

لیکن ہم تو اُن کی مسکراہٹ دیکھ کر ہی کھو سے جاتے ہیں ہم کیسے اُن سے آپنی ناراضگی ظاہر کریں گے۔۔۔ وہ منہ کے عجیب و غریب نقشے بنائے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

روحِ جن۔۔۔ وہ مونی سے باتیں کرنے میں مصروف ہوتی ہے جب غلامِ سلیمان کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکراتی دل کی دھڑکنوں کر تیز کر چکی ہوتی ہے۔۔۔ وہ جھٹ سے پیچھے کی طرف منہ کا رُخ کرتی ہے۔ جہاں غلامِ سلیمان نیلی آنکھوں کو لال کیے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

آپ۔۔۔ آپ آگئے۔۔۔ اُسے سامنے کھڑا دیکھ اتاشہ کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اُس کے گال پر گرتا ہے۔۔۔

جی روحِ جن۔۔۔ وہ خشک ہونٹوں سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہمیں نہیں کرنی آپ سے بات۔۔۔وہ منہ کا رُخ دوسری جانب کیے کہتی ہے۔۔

لیکن کیوں؟؟۔

کیا یہ ہمیں بتانا چاہیے؟؟وہ منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

روحِ جن۔۔۔وہ اُس کے سامنے آتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔

جائیے ہمیں نہیں کرنی بات۔۔آپ جانتے بھی ہیں ہم نہیں رہ سکتے آپ کے بغیر اُس کے باوجود بھی آپ ہمیں اِس طرح بنا بتائے چلے گئے اور ملنے بھی نہیں آئے۔۔۔اتنا ظلم غلامِ سلیمان؟؟وہ روتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

روحِ جن ہمیں معاف کر دیں آپ روئیے نہیں۔۔۔کبھی کبھی ہمیں نا چاہتے ہوئے بھی زندگی کے فیصلوں پر آمین کہنا ہی پڑتا ہے۔۔۔بس ہم نے بھی ویسا ہی کیا۔۔وہ اُس کے قدموں میں بیٹھا اُس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہتا ہے۔۔

کیا مطلب آپکا ہم سمجھے نہیں۔۔۔وہ اُسے حیرانگی سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

روحِ جن آپ جانتی ہیں ایک انسان کا ساتھی کون ہوتا ہے؟؟وہ اُس کے ہاتھوں کو پکڑے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔

جی انسان کا ساتھی اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔۔۔وہ اُسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

روحِ جن ہم زندگی کی بات کر رہے ہیں۔۔۔وہ نرم لہجے میں کہتا ہے۔۔جس پر اتاشہ اُسے دیکھنے لگ جاتی ہے جیسے اُسے اُس کا جواب معلوم نہیں تھا۔۔

ایک انسان کا ساتھی ایک انسان ہوتا ہے روحِ جن۔۔وہ آنکھیں زمین پر کیے اُس کو کہتا ہے وہ اُس سے نظریں چرانے لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وہ اتاشہ کی آنکھوں میں دیکھے گا تو وہ کمزور پڑ جائے گا اور اُسے

اُس وقت کمزور نہیں پڑنا تھا اُسے اتاشہ کو سمجھانا تھا اپنی روحِ جن کی آنے والی زندگی خوبصورت بنانی تھی۔۔

ہوگا۔۔ لیکن آپ کیوں ایسا کہہ رہے ہیں؟؟ وہ پھر اُسے دیکھ پوچھتی ہے۔۔

کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے ایک جِن اور ایک انسان کبھی ایک ہوئے ہوں؟؟ یہ بات اُس نے اپنے دل اور زبان دونوں کو بڑی مشکل سے مناتے ہوئے کہی تھی۔۔

نہیں لیکن آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں ہمیں بہت بے چینی سی ہو رہی ہے ہمیں سمجھ نہیں آرہا آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔ وہ آنکھیں گھماتے ہوئے کہتی ہے جب کے اُسے اندازہ ہو چکا تھا کے غلامِ سلیمان کس لیے ایسی بات کر رہا ہے بس وہ خود کو جھوٹی تسلیوں سے باندھے ہوئی تھی۔۔

اِس بات پر وہ اُس کے ہاتھ کو زور سے دباتا ہے اور اپنی سانس کو باہر کرتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔ اتاشہ اُس سے آنکھیں نہیں ملا رہی تھی۔۔۔

روحِ جن ہماری آنکھوں میں دیکھیں۔۔۔ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتا ہے جس پر اتاشہ نا چاہتے ہوئے بھی اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہماری برادری کو خبر لگ گئی ہے روحِ جن کہ ہم آپ سے ملنے آتے آپ سے محبت کرتے۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔ جس پر وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔ اور اپنا رخ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات تو ہے۔۔۔ اور جب وہ بات کُھلنے جا رہی تھی تو اُس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بھی تیزی پکڑ چکی تھی۔۔

تو اب غلامِ سلیمان؟؟ وہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے تو اُنھوں نے کہا ہے وہ آپکو تکلیف دیں گے اور ہم آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے اور وہ جانتے ہیں کہ غلامِ سلیمان روحِ جن سے خود الگ نہیں ہو گا اسی لیے یہ فیصلہ کیا سب نے !۔۔ وہ اب روتے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔ اُس کی برداشت اور صبر کی حد اب ٹوٹ چکی ہوتی ہے۔

اسکا مطلب آپ۔۔۔ وہ اُس کی رونے کی آواز سن کر ساتھ پڑے میز کا سہارا لے کر خود کو سنبھالتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔

جی روحِ جن۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ جس پر اُس کے قدم ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

وہ وہیں زمین پر گر گئی تھی اُس سے اُسکی جدائی کی بات نہیں سنی جا رہی تھی۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی کسی بچے کی طرح چینختے ہوئے رونے لگی تھی۔۔۔ غلامِ سلیمان خود کو بڑی مشکل سے سمبھالتے ہوئے اُس کے پاس آیا تھا۔۔

روحِ جن ایسا مت کریں ہمیں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ وہ اُسے روتا دیکھ کہتا ہے۔۔

تکلیف ؟؟ تکلیف ؟؟ اور جو ہم پر گزر رہی ہے اُسکا کیا؟؟ آپ کو یہ بات کرتے ذرہ سا بھی اندازہ نہیں ہوا کے یہ ہم۔۔۔ ہ۔۔۔ ہم ک۔۔۔ یسے بر۔۔۔ دا۔۔۔ شت کر۔۔۔ یں۔۔۔ گ۔۔۔۔ ے وہ ہچکیاں لیتے ہوئے روتی ہوئی کہہ رہی ہوتی ہے اُسکا دل مر جانے کو چاہ رہا تھا وہ۔۔۔ اُس سے دور ہونے کا سن کر ہی پاگل سی ہو گئی تھی۔۔

روحِ جن۔۔۔ وہ اُس کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان۔۔۔آپ جانتے ہیں ناں ہمارا آپ کے علاوہ کوئی نہیں اس دنیا میں۔۔۔ہاں جانتے ہیں نہ آپ؟؟ وہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔ جس پر غلامِ سلیمان بس اُس کی آنکھوں میں دیکھے جارہا ہوتا ہے وہ خود ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔۔۔

پھر پھر ایسا کیسے؟؟ وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں ہم۔۔ہم آپ سے الگ ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔غلامِ سلیمان ہم نہیں جانے دیں گے آپکو کہیں بھی۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اُس کو گلے لگا کر کہتی ہے۔۔

ششششش روحِ جن۔۔۔وہ اُس کو گلے لگا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔اُسے اُس کی سسکیاں لیتی ہوئی آواز تکلیف دے رہی تھی۔۔

روحِ جن اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے۔۔۔ہم آپ سے کبھی بھی دور نہیں جائے گے ہمیشہ آپکے دل میں زندہ رہیں گے۔۔۔آپ کو اللہ نے بہت سی نعمتوں سے نوازہ ہے۔۔۔اگر آپ سے وہ کچھ مانگ رہے ہیں تو کیا آپ انکار کرتی ہوئی اچھی لگے گی؟؟ اب وہ اُسے پیار سے سمجھا رہا ہوتا ہے جس پر وہ آنسوں بہاتی ہوئی خاموشی سے اُس کی بات سن رہی ہوتی ہے۔۔

نہیں۔۔۔ہم سے سب کچھ مانگ لیں لیکن آپ کو نہیں مانگے۔۔۔وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

روحِ جن۔۔۔ہم سب اللہ کی امانت ہیں۔۔۔آپ کو ہم سے مِلانے والی بھی وہی ذات ہے۔۔۔اور اگر آج وہ ہمیں الگ کر رہی ہے تو شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔آپ جانتی ہیں اگر وہ بہتر لیتا ہے تو بہترین عطاء کرتا ہے۔۔۔وہ اُس کے سر کو سہلاتے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔

لیکن۔۔۔آپ ہی میرے لیے بہترین ہو۔۔۔وہ اُس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے کہتی ہے اُسکی آنکھیں ابھی بھی آنسوؤں کا شکار بنی ہوئی تھیں۔۔۔

روحِ جن کیا آپ چاہتی ہیں کے آپ اللہ کو ناراض کر دیں؟؟ یا پھر آپ اُن کی کہی ہوئی بات کو غلط کہنا چاہ رہی ہیں۔۔۔ غلامِ سلیمان کہتا ہے۔

ایسی بات نہیں ہم بس آپ سے دور نہیں ہونا چاہتے۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش ہو جائے روحِ جن وہ آپکی خوشی آپکو دے دیں گے۔۔ وہ بہت رحیم ہیں۔۔۔ اگر ہم دور نہیں ہوئے تو ہمیں پھانسی ہو جائے گی۔۔۔ وہ اُسے سمجھاتا کہتا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کے وہ کبھی بھی اُس سے دور نہیں ہو سکے گی۔۔

اُسکی بات سن کر وہ اُس کے سینے سے اپنا سر اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے۔۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کے وہ اب صرف صبر ہی کر سکتی ہے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتے یہ ہم جانتے ہیں ہم نے دیکھا بھی ہے ہماری ماں کے ساتھ ہمارے بابا نے جو بھی کیا اُن کی سزا اُنکو ملی ہے۔۔۔ آپ فکر نہیں کریں غلامِ سلیمان ہم اپنے رب کی رضا پر خود کو راضی کر رہے ہیں۔۔۔ ہم نہیں جانتے یہ کتنا مشکل ہو گا ہمارے لیے لیکن رب کی رضا کو ماننے کے علاوہ ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے ہونا وہی ہے جو رب نے لکھا ہے اِسی لیے بہتر ہے ہم خوشی سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر خوش رہیں۔۔۔ وہ بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے کیونکہ وہ سمجھ گئی ہوتی ہے کہ وہ صرف اپنے رب کے لیے اِس دنیا میں آئی ہے جو بھی آیا گیا اُس کے رب کی مرضی سے۔۔۔۔

روحِ جن ہمیں خوشی ہوئی آپکو اسلام میں اتنا کھویا ہوا دیکھ کر۔۔۔ وہ مُسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ جانتے ہیں ہمیں آج احساس ہوا ہے کہ آپ ہماری زندگی میں کیوں آئے؟؟ ہمیں اپنے رب کی طرف لے جانے کیلئے۔۔۔ وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔۔

ہم تو بس ایک بہانہ تھے روحِ جن اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے آپکو خود تک پہنچایا ہے۔۔۔وہ اُس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہم آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔وہ مُسکراتے ہوئے کہتی ہے لیکن دل اُسکا رو رہا ہوتا ہے۔۔۔اِیسے تو صبر کرنے والوں کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بڑا نہیں رکھا۔۔۔

ہم بھی روحِ جن۔۔۔وہ اُس کو دیکھ کہتا ہے حالانکہ وہ خود بھی ٹوٹ چکا ہوتا ہے اُسے تو پھانسی بھی ہونی تھی۔۔

آپ ہماری ایک آخری بات مانیں گی؟؟ وہ اُسے دیکھ کہتا ہے۔۔

کونسی؟؟ اتاشہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ شادی کرلیں۔۔۔وہ آنکھیں چُراتے ہوئے کہتا ہے جس پر اتاشہ کے اندر ایک درد کی لہر اُٹھتی ہے لیکن وہ اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے۔۔

بہت بڑی قربانی مانگ رہے ہیں ہم سے لیکن آپ کی ہر بات مانی ہے اور کسی میں ہمیں نقصان نہیں ہوا یہ بات بہت تکلیف دہ ہے لیکن آپکے لیے کچھ بھی۔۔۔اتاشہ کچھ بھی کرے گی۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحِ جن ہمیں اب جانا ہوگا۔۔۔ہمارا دل ہمیشہ آپ کے پاس رہے گا۔۔۔ کبھی بھی اکیلا پن محسوس ہو تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر محسوس کیجیئے گا۔۔۔ہم آپکو وہیں ملیں گے۔۔۔وہ اُسے دیکھ کہتا ہے۔جس پر اتاشہ کا دل زوروں سے دھڑکنے لگتا ہے لیکن وہ کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کچھ نہیں کر سکتی تھی اُسے کرنا تھا تو بس صبر۔۔۔اور اپنے رب کی رضامندی میں خوش رہنا تھا۔۔۔

کیا آپکی خوشبو کبھی محسوس نہیں کر پائے گے ؟؟ وہ کیا ہے ناں ہمیں عادت ہو گئی ہے اُسکی۔۔۔وہ آنکھیں چُراتے ہوئے کہتی ہے وہ بہانے تلاش کر رہی تھی اُسے روکنے کے۔۔۔۔

اُس کے ایسا کہنے پر وہ مُسکراتا ہے اور اپنی مٹھی بند کرتا ہے اور کچھ ہی دیر میں اسے کھولتا ہے۔۔۔اُس کے ہاتھ میں ایک پرچی لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔جو وہ اتاشہ کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

اتاشہ پرچی لے کر اُسے کھولتی ہے۔۔۔اُس پرچی کو کھولتے ہی اتاشہ کو رابیل کے پھولوں کی خوشبو تیزی سے آنے لگتی ہے۔۔۔اور اُس پرچی کے درمیان میں "غلامِ سلیمان آپکے دل میں ہے روحِ جن" لکھا ہوتا ہے۔۔۔۔جسے دیکھ اتاشہ مسکراتی ہے لیکن اُس کی آنکھوں سے آنسوں بھی ٹوٹ کر گر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

وہ سامنے دیکھتی ہے لیکن غلامِ سلیمان جا چُکا ہوتا ہے۔۔۔۔آج وہ اُس سے بہت دور چلا گیا ہوتا ہے کبھی بھی نہ آنے کے لیے وہ وہیں بیٹھی رونے میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔۔غلامِ سلیمان اُس کی زندگی کا ایک خوبصورت احساس تھا۔۔۔جس کے ذریعے اُسے دین مِلا تھا ایک ایسی خوبصورت چیز جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی چابی ہے۔۔۔۔۔

◈◈◈

صبح کی کرنیں روز کی طرح آج بھی آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہوتی ہیں۔۔۔اُس کے دروازے پر زور سے دستک ہوتی ہے۔۔۔جس سے وہ نیند سے بیدار ہوتی ہے۔۔

وہ اپنا دوپٹہ سر پر سیٹ کر کے دروازے کا رخ کرتی ہے۔۔۔دروازہ کھولنے پر سامنے فاطمہ بی کھڑی نظر آتی ہیں۔۔۔۔۔

اُٹھ گئی میری گڑیا۔۔۔چلو اب جلدی سے تیار ہو جاو آپکو دیکھنے کوئی آرہے ہیں۔۔۔فاطمہ بی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔جس پر اتاشہ جی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

آج اُسے اتاشہ سے دور ہوئے تیسرا دن تھا۔۔اور اتاشہ ہر رات رو رو کر اللہ کی عبادت میں گزارتی تھی۔۔۔اور دن میں بھی وہ قرآن مجید پڑھتی اور تسبیح وغیرہ پڑھ کر خود کو صبر کا پانی پلاتی تھی۔۔

وہ سر کو مکمل حجاب میں لپیٹے ہوئے کالے رنگ کے بڑے سے فراک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔وہ ساتھ پڑے میز کا دراز کھول کر غلامِ سلیمان کی دی ہوئی پرچی کھولتی ہے اُس کی ٹکر پھر سے اُس خوشبو سے ہوتی ہے کوئی ایسا دن نہیں گزرا تھا اُس کے جانے کے بعد جب وہ یہ پرچی اُس نے نہ کھولی ہو۔۔۔وہ ہر روز دن رات پرچی کھول کر وہ جملہ پڑھتی تھی۔۔

"غلامِ سلیمان آپ کے دل میں ہے روحِ جن"۔

یہ جملہ اُسکو سکون دیتا تھا۔۔اُسے اُس سے غلامِ سلیمان کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا۔۔

◈◈◈

لڑکے والوں کو اتاشہ بہت پسند آتی ہے ایک مہینے بعد ہی کی گیارہ تاریخ کو اُس کی شادی تہہ ہو جاتی ہے۔

اتاشہ اب صرف خاموش ہی رہتی ہے۔۔۔صرف رب کی عبادت میں دل لگا لیتی ہے اُسے فرق نہیں پڑتا تھا کے اُسکی شادی کس لڑکے سے ہو رہی ہے۔وہ اُس کے ساتھ ٹھیک رہے گا بھی یا نہیں اُسے بلکل اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔

جہاں اتاشہ کی شادی اگلے مہینے کی گیارہ تاریخ کر رکھی گئی تھی وہیں غلامِ سلیمان کی پھانسی کی تاریخ بھی اگلے مہینے کی گیارہ تاریخ رکھ دی تھی۔۔

غلامِ سلیمان کو قید کر لیا گیا تھا۔۔۔

اتاشہ سے دور ہو کر وہ ایک لاش جیسا بن گیا تھا جس پر نہ تو کوئی سزا اثر کرنی تھی نہ ہی کوئی بات۔۔

◈◈◈

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۷۲:۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَـٰامَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۷۲:۲﴾ (سورۃ جن)۔

ترجمہ: تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے پھر کہا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب۔ سوجھاتا نیک راہ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہر گز نہ شریک بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو۔۔

◈◈◈

اتاشہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔ فاطمہ بی بہت خوش تھی اُنھوں نے اتاشہ کی رضامندی جانی تھی جس پر اُس نے ہاں میں ہی جواب دیا تھا کیونکہ۔۔۔ اُس نے اپنی محبت سے وعدہ کیا تھا۔۔۔

ہر طرف اتاشہ کے رشتہ پکے ہونے کی مٹھائی فاطمہ بی نے بھیجوائی تھیں۔۔۔

اتاشہ اب صرف اللہ کی رضا میں راضی ہو گئی تھی۔۔۔ اُسے ہر وقت ہر بات پر وہ یاد آتا تھا لیکن اُسے صبر بھی تو کرنا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ بس پوری رات اللہ کی بارگاہ میں رعتی رہتی تھی۔۔۔

اُدھر غلامِ سلیمان قید میں ایک پاگل کی طرح پڑا رہتا تھا۔۔۔ کافی دنوں کا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے وہیں سڑھ رہا تھا۔۔۔ اُس کے لبوں پر صرف ایک نام تھا۔۔۔ "روحِ جن"

◈◈◈

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزرتا گیا۔۔۔ ایک مہینہ پلکیں جھپکا کے گزر گیا۔۔۔

آج اتاشہ کی مہندی تھی پورا گھر۔۔۔ روشنی سے جگمگا رہا تھا مہمانوں کا ہجوم۔۔۔ ہر طرف تھا۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی سامنے آسمان میں چاند پر نظر رکھے کھڑی تھی۔۔

آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ۔۔۔ ہماری آج مہندی ہے۔۔۔ ہمارے ہاتھ پر جو نام لکھا جائے گا وہ غلامِ سلیمان نہیں ہوگا مولا۔۔۔ وہ غلامِ سلیمان نہیں ہوگا۔۔۔ وہ یہ کہتے کہتے چیخ چیخ کر رونے لگ جاتی

ہے۔۔۔آج اُس کا دل پھٹنے کو آرہا تھا۔۔۔آپنے دل کا حال اللہ تعالٰی کی بتاتے بتاتے وہ بچوں کی طرح روتے لگی تھی۔۔

اُسے غلامِ سلیمان کی یاد آرہی تھی۔۔

ہمیں ایک بار ہمارے غلامِ سلیمان کی مسکراہٹ دیکھا دیں صرف ایک بار۔۔۔آج ہم ایک نئی زندگی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔۔۔ایک بار اُنھیں ہمارے سامنے کر دیں ہم بہت کمزور پڑنے لگے ہیں وہ آکر ہمیں کہہ دینگے ناں کے روحِ جن آپ کی مہندی ہے چلیں تیار ہو جائے۔۔۔ہم جلدی سے تیار ہو جائے گے۔۔۔ہم ٹھیک ہے ناں میرے مولا۔۔۔وہ آئے گے ناں؟؟ وہ آئے گے ناں؟؟ وہ وہیں زمین پر بیٹھی بچوں کی طرح روتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

جب دروازے پر دستک کی آواز اُس کے کانوں سے گزرتی ہے جس پر وہ جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کرتی ہے۔اور دروازے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے فاطمہ بی اور ایک لڑکی کھڑی ملتی ہیں۔۔۔۔

اتاخہ بیٹا یہ آپ کو تیار کرنے آئی ہیں۔۔۔آپ جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجایئے گا پھر ہم مہندی کی رسم شروع کریں گے۔۔۔اور ہاں سُن لو لڑکی میری بچی ماشاءاللہ بہت پیاری ہے اُسے ایسا بنا دو کے سب دیکھتے رہ جائیں اور ہاں اُس کے کان کے پیچھے ایک کالا ٹکا بھی لگا دینا۔۔۔وہ کیا ہے میری بچی کو نظر لگ جائے گی۔۔۔فاطمہ بی اتاشہ کو تیاری کرنے کا کہہ کے ساتھ کھڑی لڑکی جو اتاشہ کو تیار کرنے آئی ہوتی ہے اُس سے کہتی ہے۔۔

جس پر وہ جی ٹھیک ہے کہہ کر اتاشہ کے کے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

◈◈◈

اتاشہ مہندی رنگ کے لمبے پاؤں تک جاتے فراک پہنے جس پر چھوٹے چھوٹے شیشے لگے ہوے تھے۔۔ سر پر نیٹ کا کام والا دوپٹہ جس کے چاروں طرف بہت ہی خوبصورت چھوٹی چھوٹی پتیوں کا کام ہوا ہو یا تھا۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔۔

اُس کا میکپ ہلکا سا کیا ہوتا ہے لیکن وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ وہ پہلی بار تیار ہوئی تھی۔۔۔ اُسے دیکھ فاطمہ بی تو بس اُس کے صدقے ہی اتارے جا رہی تھی۔۔۔

تیار ہونے کے بعد اُسے باہر صوفے تک فاطمہ بی لے کر جاتی ہے۔۔

سب لوگ اُسے مہندی لگاتے ہیں مٹھائی کھلاتے ہیں لیکن وہ بس سر ہلا کر سب کو اپنے نارمل ہونے کا یقین دلا رہی تھی۔۔

اُس کا دل بس غلامِ سلیمان کے پاس تھا اور جسم لوگوں میں۔۔

مہندی کی تمام رسمیں کر کے فاطمہ بی اُسے کمرے میں لے جاتی ہیں اور خود مہمانوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔۔

وہ مہندی کے جوڑے میں بیٹھی غلامِ سلیمان کو سوچے جا رہی تھی آج اُس کی آنکھوں سے آنسوں نہیں آ رہے تھے جب کے اُس کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔

وہ غلامِ سلیمان کی دی ہوئی پرچی کو اُٹھا کر اپنے سامنے کرتی ہے۔۔

غلامِ سلیمان دیکھیں آج آپکی روحِ جن کیسی لگ رہی ہے ؟؟ پتہ نہیں باہر سب کہہ کیا کیا کہہ رہے تھے کوئی پری کہتا تو کوئی شہزادی۔۔۔ لیکن پتہ ہے ہمیں کسی نے نہیں کہا ہم روحِ جن لگ رہے ہیں۔۔۔ آپ جانتے ہیں ہمارا دل بس کسی کے منہ سے یہ سننے کو چاہ رہا تھا۔ لیکن مجال ہو جو کسی نے کہا ہو۔۔۔ ہم کہاں کے خوبصورت لگ رہے ہیں اُن سب کو جب کے ہمیں تو اپنا آپ بے رنگ سا لگ رہا ہے۔۔۔ وہ پرچی کو سامنے رکھے اُس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

آپ جواب کیوں نہیں دے رہے غلامِ سلیمان۔۔۔ ہم کب سے آپ سے بات کر رہے ہیں۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔اور کچھ دیر پرچی کو دیکھتی رہتی ہے اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا ہوتا ہے۔۔۔وہ جلدی سے پرچی کو بند کر کے رکھ دیتی ہے۔۔

اور کپڑے بدلنے کے لیے اُٹھتی ہے۔۔۔

کپڑے بدل کر وہ وضو کرتی ہے اور جانماز بیچھا کر خود کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف کر دیتی ہے۔

◈◈◈

روز کی طرح آج بھی سورج نے اپنا دیدار کروایا تھا لیکن آج کا سورج اتاشہ اور غلامِ سلیمان دونوں پر بھاری تھا۔۔۔

آج جہاں اتاشہ کا نکاح اور بارات تھی وہیں غلامِ سلیمان کی پھانسی۔۔۔۔

◈◈◈

بادشاہِ زاد نے جنوں سے کہہ کر غلامِ سلیمان کو لانے کا کہا تھا تا کہ اُس کو پھانسی دی جا سکے۔۔

بادشاہِ زاد نے انکو حکم دیا تھا کے غلامِ سلیمان کے چہرے پر کپڑا کروا کر لایا جائے کیونکہ اُس کی ماں اُس کا چہرہ دیکھ ہی مر جائے گی۔۔

دونوں جن غلامِ سلیمان کو لے کر بادشاہِ زاد کے سزا دینے والے مقام پر پہنچتے ہیں۔۔۔

جہاں بادشاہِ زاد پہلے سے موجود ہوتا ہے۔۔ غلامِ سلیمان کسی لاش کی طرح ہو گیا تھا۔۔ جس پر کچھ بھی اثر نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اُس کے آنے پر بادشاہِ زاد کپڑا ہٹا کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔۔۔اور کپڑا واپس ڈال کر اُس کے گلے میں رسی ڈالنے کا حکم دیتا ہے۔۔۔۔

جس پر غلامِ سلیمان کچھ نہیں کہتا۔۔۔اُس کے گلے میں پھانسی ڈال دی جاتی ہے بس بادشاہِ زاد کے حکم کا انتظار ہوتا ہے۔۔۔۔

بادشاہِ زاد کے ہاتھ اٹھانے پر جن رَسی کو کھینچ کر اُوپر کرتا ہے۔۔۔

جس سے غلامِ سلیمان کے پاؤں زمین سے اُوپر ہو جاتے ہیں۔۔اور وہ کسی مچھلی کی طرح تڑپنے لگ جاتا ہے۔۔۔

پھر ایک دم اُس کے پاؤں کی حرکت آہستہ ہونے لگ جاتی ہے۔۔اور ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے۔

غلامِ سلیمان کی حرکت نہ ہوتا دیکھ جن بادشاہِ زاد کی طرف دیکھتا ہے جس پر وہ اُسے نیچے اتارنے کا حکم دیتے ہیں۔۔۔

آقا یہ مر گیا ہے۔۔اُس کے جسم سے روشنی نکلتی دیکھ ایک جِن کہتا ہے۔۔جب بھی کوئی جِن مرتا تھا اُس کے جسم سے ایسے ہی روشنی نکلتی تھی۔۔۔

جس سے اُن کو یقین ہوتا تھا کے یہ جِن اب ہمارے درمیان سے جا چکا ہے۔۔

آج غلامِ سلیمان بھی اُن کے درمیان سے جا چکا تھا۔

اصولوں کو توڑنے والوں کے لیے یہ سزا بھی ہمیں کم لگ رہی ہے۔۔بادشاہِ زاد غلامِ سلیمان کے جسم کو دیکھ کہتا اور باہر کی طرف چلا جاتا ہے۔۔

◈◈◈

اتاشہ مہرون رنگ کے لہنگا پہنا بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔لیکن کچھ کمی سی تھی اُس میں۔۔۔ اور وہ کمی مسکراہٹ کی تھی۔۔۔آج وہ بلکل ٹوٹ سی گئی تھی۔۔آج اُس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔اُس کے دل میں بے سکونی تھی۔۔۔

اُس کا نکاح باہر شروع تھا۔۔اب بس اُس کی مرضی جاننے کے لیے نکاح خواں نے اُس کے پاس آنا تھا۔

اُس کے چاروں طرف لڑکیاں بیٹھی تھیں۔۔جو اُس کے چہرے کو ہی دیکھنے میں مصروف تھیں۔۔۔

نکاح خواں کے آتے ہی وہ اپنے چہرے پر دوپٹہ ڈالتی ہے۔۔۔ نکاح خواں کیا کہہ رہا تھا؟؟ کیا پوچھ رہا تھا اُسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔ بس اُسے ایک جملہ یاد تھا جو فاطمہ بی نے اُسے کہنے کو کہا تھا۔

"جی مجھے قبول ہے"

اتاشہ نے وہی دُھرایا تھا۔ تین بار جس کے بعد نکاح خواں اُس کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر کی طرف چلا جاتا ہے۔۔۔اور وہ وہیں بُت بنی بیٹھی رہتی ہے۔۔

ہر کوئی ایک دوسرے کو مبارکباد دینے میں مصروف ہوتے ہیں لیکن۔۔۔اتاشہ کو بس خاموش کھوئی ہوئی سی بیٹھی رہتی ہے۔۔

کچھ ہی دیر میں فاطمہ بی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔۔

جس پر سب اُنھیں مبارک باد دینے لگ جاتے ہیں۔۔۔

ارے ارے لڑکیوں چلو اب باہر کھانا کھالو۔۔۔ میں زرا اپنی بچی سے بات کر لوں۔۔۔ فاطمہ بی سب کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔ جس پر سب باہر کی طرف چلے جاتے ہیں۔۔۔

اتاشہ وہیں بُت بنی بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔ فاطمہ بی اُس کے پاس جا کر بیٹھتی ہے۔۔۔

میری بچی بہت پیاری لگ رہی ہے آج۔۔۔ لیکن میری بچی کی مسکراہٹ کہاں غائب ہے؟؟ فاطمہ بی اُسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

بی جان مسکراہٹ ہماری تو وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ اب تو ہم بس زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔۔۔ اتاشہ کھوئی ہوئی کہتی ہے۔۔

میری بچی رب کی مرضی یہی تھی اور آپ جانتی ہیں اُن کے ہر کام میں ہی بہتری ہوتی ہے۔۔ آج آپ کسی کی ہو چکی ہیں۔۔ آج سے ایک نئی زندگی کا آغاز ہو رہا ہے آپکی۔۔ یوں ہی اگر ابھی سے آپ ہتھیار

ڈال دینگی تو آگے کیا ہو گا۔۔تب تو آپکو سمجھانے کے لیے بی جان بھی نہیں ہو نگی۔۔وہ مسکراتے ہوے اُسے کہتی ہیں۔۔

لیکن بی جان ہم۔۔۔کیسے۔۔وہ نم آنکھوں سے بی جان کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔

آپ نے اپنی محبت سے وعدہ کیا ہوا ہے میری بچی۔۔۔وہ اُسے دیکھ کہتی ہے۔۔

بس یہی بات ہمیں یہاں تک لے آئی ہے بی جان۔۔۔خیر ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔۔اللہ کی رضا میں خوش ہونے کی۔۔وہ سر نیچے کیے کہتی ہے۔۔۔

مجھے یہی اُمید تھی آپ سے میری گڑیا۔۔آپ کے شوہر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔اُنھوں نے آپ کی رضا جاننے کے لیے ہمیں بھیجا ہے۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔

جی بی جان۔۔بھیج دیں جب رب نے ایک انسان کے ساتھ جوڑ ہی دیا ہے۔۔تو ہم کون ہوتے عتراض کرنے والے۔۔وہ دوپٹہ چہرے پر کرکے کہتی ہے۔۔

یہ دوپٹہ کیوں؟؟وہ تو آپ کے شوہر ہیں۔۔فاطمہ بی اُس کو چہرے کے آگے دوپٹہ کرتے دیکھ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

ہم اُنھیں اپنا چہرہ نہیں دیکھانا چاہتے بی جان۔۔ہم ابھی خود کو سنبھال رہے ہیں۔۔ہم نہیں چاہتے وہ ہمارے چہرے کو دیکھ سمجھ جائیں کے ہم اس شادی کے لیے خوش نہیں ہیں۔وہ سر نیچے کیے کہتی ہے۔

ہمم ٹھیک ہے میری گڑیا جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔فاطمہ بی کہتی باہر کو چلی جاتی ہے۔۔

وہ آپنی سانس باہر کی طرف خارج کرتی ہے۔۔اور اپنی آنکھیں بند کیے غلامِ سلیمان کو یاد کرتی ہے۔۔۔

آپ کیوں چلے گئے غلامِ سلیمان۔۔۔وہ ایک ہچکی لیتے ہوے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکتی ہے۔۔۔

دروازے پر دستک ہوتی ہے۔جس سے وہ سمجھ جاتی ہے۔کے اُسکا شوہر اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔

جی آجائیں اندر۔۔اتاشہ کہتی ہے اُسکا جسم کانپ رہا ہوتا ہے اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہوتی ہے اُسکو سانس لیتے ہوئے مشکل ہو رہی ہوتی ہے۔۔

سامنے بیٹھا انسان بلکل خاموشی سے اُس مہرون گھونگھٹ والی لڑکی کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔جو مسلسل کانپ رہی ہوتی ہے۔۔

وہ اتاشہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اتاشہ کو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے اُس کے ہاتھ پر تیزاب ڈال دیا ہو لیکن وہ پھر بھی خاموشی سے خود کو آپنی آنکھیں بند کرتی ہے اور اُس کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگ جاتے ہیں۔۔۔

روحِ جن۔۔۔اپنا گھونگھٹ تو اُپر کریں ہم دیکھیں تو ہماری روحِ جن کیسی لگ رہی ہیں۔۔۔سامنے بیٹھا انسان اتاشہ کو کہتا ہے جس پر اتاشہ کی آنکھیں بڑی ہو جاتی ہیں اور وہ جھٹ سے اپنا گھونگھٹ اُٹھا کو سامنے دیکھتی ہے۔۔

وہی قاتلانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے وہ اُس کے سامنے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔

اتاشہ تو اُسے دیکھ پاگل سی ہو جاتی ہے اور جھٹ سے اُسے گلے لگا کر زور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

روحِ جن آج تو رونے کا دن نہیں ہے دیکھیں آج تو ہم دونوں ایک ہو گئے ہیں۔۔وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ۔۔یہاں وہ کیسے۔۔وہ حیرانگی سے اُسے دیکھ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔اُسے بلکل سمجھ نہیں آرہا ہوتا کے وہ واپس کیسے آیا اور اُس کی شادی کیسے ہوئی۔۔۔

روحِ جن۔۔۔۔یہ بہت لمبی کہانی ہے۔۔بس آپ اتنا یاد رکھیں کے اب ہم آپ کے اور آپ ہماری بن چکی ہیں اور ہاں بہت ہی خوبصورت لگ رہیں ہیں آپ ایسے روتے ہوئے آپ ہم پر ظلم نہیں کریں۔۔وہ مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ اس کے آنسو صاف کرتا ہے۔۔

جس پر وہ پھر سے اُسے گلے لگا لیتی ہے۔۔۔

ہم بہت ڈر گئے تھے غلامِ سلیمان۔۔۔ لیکن آپ نے صحیح کہا تھا ہمارا رب جو کرتا ہے اُسی میں بہتری ہوتی ہے۔۔ وہ بھیگی آنکھیں لیے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔

بے شک روحِ جن اُرف زوجہ محترمہ۔۔ وہ اُس کو زور سے گلے لگا کر کہتا ہے جس پر اتاشہ مسکراتی ہے۔

لیکن اب کھانا آپ خود بنائے گی ہمارے لیے بھی اور اپنے لیے بھی۔۔۔ وہ اُسکی چھوٹی سی ناک کو دباتے ہوے کہتا ہے۔۔۔

کیوں جی۔۔۔ اتاشہ اُسے گورتے ہوے دیکھ کہتی ہے۔۔۔

وہ اس لیے کے اب ہم جِن نہیں ہیں ایک انسان ہیں۔۔ ہماری ساری طاقت ہماری دنیا والوں نے رکھ لی کیونکہ آپ کا ہونے کے لیے ہمیں وہاں کی ہر چیز سے تعلق توڑنا پڑا۔۔ اور اسی لیے اُنھوں نے ہمیں آنے دیا ہماری روحِ جن کے پاس۔۔ ہمارے پاس اب کوئی جادو نہیں ہے۔۔ وہ اُسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔

ہمیں کچھ نہیں چاہیے بس ہمیں ہمارا غلامِ سلیمان چاہیے تھا جو مل گیا۔۔ وہ مُسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان اُس کی گود میں اپنا سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے۔۔۔ اور دونوں باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔۔

اتاشہ آج اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کر رہی تھی اُسے کم لگ رہا تھا۔۔

◈◈◈

غلامِ سلیمان کا ارادہ تھا وہ اتاشہ کے گھر جا کر اپنی نئی زندگی کا آغاز کرے لیکن آج کی رات فاطمہ بی نے اُن دونوں کو اپنے گھر ہی گزارنے کے لیے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ دونوں راضی ہو گئے تھے۔۔

غلامِ سلیمان نے اپنے ہاتھ سے اتاشہ کو کھانا کھلایا تھا۔۔۔ کھانا کھانے کھلانے کے بعد اتاشہ کپڑے بدل کر وضو کیے شُکرانے کے نوافل ادا کرنے لگتی ہے اور غلامِ سلیمان باہر فاطمہ بی کی طرف چلا جاتا ہے۔۔

غلامِ سلیمان ہم نے آپ سے پوچھا نہیں سب بہت جلدی میں ہوا۔۔ آپ کو آپ کی برادری نے کیسے اجازت دے دی۔۔ فاطمہ بی غلامِ سلیمان سے پوچھتی ہے۔۔

بی جان۔۔! ہماری پھانسی سے ایک رات پہلے بادشاہِ زاد ہمارے پاس آئے تھے۔۔ اُنھوں نے بتایا کے ہماری دنیا میں ایک جِن نے پہلے بھی ایک انسان سے محبت کی تھی۔۔ اور اُس کو بھی اُس انسان سے دور کر دیا تھا۔۔ لیکن وہ غائب ہو گئے تھے۔۔ آج تک کسی کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کہاں گیا ہے۔۔ اور پتا ہے ہمیں پتا چلا وہ کہاں ہے اور کون ہیں۔۔ غلامِ سلیمان کہتا ہے۔۔

کون ہے وہ؟؟ بی جان اُسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

بادشاہِ زاد۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا؟؟ فاطمہ بی حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

جی وہ بادشاہِ زاد ہی ہیں۔۔ اُنھوں نے سزا میں اُس انسان کو چھوڑ دیا تھا۔۔ لیکن آج تک اُسے بھول نہیں پائے تھے۔۔ اُنھوں نے مجھے ایک رات پہلے ہی قید سے آزاد کر دیا تھا۔۔ اور ہم سے کہا کہ ہماری طاقت کو ہم ساتھ نہیں لے جا سکتے اور نہ ہی کبھی واپس اپنی دنیا میں جا سکتے ہیں۔۔ جس پر ہم راضی ہو گئے۔۔ اور اُنھوں نے ہم سے سب کچھ لے کر ایک عام انسان بنا کے بھیج دیا۔۔ اُنھوں نے اپنی برادری کے اصولوں کو بھی زندہ رکھا اور ہماری محبت کو بھی وہ دل کے بادشاہ ہیں! اُنھوں نے ہماری جگہ دوسرے قیدی جس کی پھانسی بھی ٹھیک ہم سے ایک دن بعد تھی اُن کو پھانسی دے دی۔۔ وہ زندہ دل بادشاہ ہیں۔۔۔ غلامِ سلیمان مُسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ اور آپکی ماں؟؟ فاطمہ بی اُسے دیکھ کہتی ہے۔۔

ہماری ماں۔۔ وہ تو اُسی دن ہمیں چھوڑ کر اللہ کے پاس چلی گئیں تھی۔۔ جب جِنوں سے اُنھیں معلوم ہوا تھا کے ہمیں پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔۔ غلامِ سلیمان ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے سُن کر افسوس ہوا غلامِ سلیمان۔۔ وہ اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جس پر غلامِ سلیمان خاموش کھڑا رہتا ہے۔۔

◈◈◈

وہ واپس کمرے میں آتا ہے جہاں اناشہ جانماز پر ہی سوئی ہوئی ملتی ہے وہ غلامِ سلیمان کے جانے کے بعد کوئی بھی رات سکون سے نہیں سوئی تھی آج اُسے سکون سے سوتا دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کے وہ آج ہر اُلجھن سے نکل چکی تھی۔۔جِسے دیکھ غلامِ سلیمان مسکراتا ہے۔۔

میری روحِ جن۔۔۔وہ اُس سوئی ہوئی کو اپنے ہاتھوں کی مدد سے اُٹھا کر کہتا بیڈ پر لیٹا دیتا ہے اور اُس پر چادر ڈال دیتا ہے۔۔اور خود بھی دوسری سائیڈ لیٹ کر اُسے دیکھتا دیکھتا سو جاتا ہے۔۔

ختم شد

اس ناول میں آپکی فیورٹ جوڑی کونسی تھی؟؟؟؟ 😍😍

نوٹ: چھپ چھپ کر پڑھنے والے بھی اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کریں۔۔ 😜😜